﴿......اِنّ الفَضلَ بِيَدِ اللهِ يؤتِيهِ مَن يشاء☆﴾(آل عمران:٧٤) ﴿......عَسٰى اَن يَبعَثَكَ رَبكَ مَقاماً محموداً﴾ (بنی اِسرائیل:٨٠)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃالمبارک ۳/جولائی ۱۹۹۸ء شمارہ ۲۷

۸/ربیع الاول ۱۴۱۸ اہجری ☆ ۳/وفا ۱۳۷۷ اہجری شمسی

﴿ارشادات عالیه سیدنا حضرت مسیح موعود علیه الصلٰوة والسلام﴾

خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا ہے کہ تا میں حلم اور خُلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں

"خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا ہے کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں۔ انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسے دلائل اس کو ملیں جن کی رُو سے اُس کو یقین آجائے کہ خدا ہے۔ کیونکہ ایک بڑا حصہ دنیا کا اسی راہ سے ہلاک ہو رہا ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی الہامی ہدایتوں پر ایمان نہیں ہے اور خدا کی ہستی کے ماننے کے لئے اس سے زیادہ صاف اور قریب الفہم اور کوئی راہ نہیں کہ وہ غیب کی باتیں اور پوشیدہ واقعات اور آئندہ زمانہ کی خبریں اپنے خاص لوگوں کو بتلاتا ہے اور وہ نہاں در نہاں اسرار جن کا دریافت کرنا انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اپنے مقرّبوں پر ظاہر کر دیتا ہے۔ کیونکہ انسان کے لئے کوئی راہ نہیں جس کے ذریعہ سے آئندہ زمانہ کی ایسی پوشیدہ اور انسانی طاقتوں سے بالاتر خبریں اس کو مل سکیں۔ اور بلا شبہ یہ بات سچ ہے کہ غیب کے واقعات اور غیب کی خبریں بالخصوص جن کے ساتھ قدرت اور حکم ہے ایسے امور ہیں جن کے حاصل کرنے پر کسی طور سے انسانی طاقت خود بخود قادر نہیں ہو سکتی۔ سو خدا نے میرے پر یہ احسان کیا ہے جو اس نے تمام دنیا میں سے مجھے اس بات کے لئے منتخب کیا ہے کہ تا وہ اپنے نشانوں سے گمراہ لوگوں کو راہ پر لاوے"۔

("مسیح ہندوستان میں"، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۳)

جو شخص خدا تعالیٰ کا ہو جائے تو پھر یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اپنے بھائیوں کا نہ ہو

اس دور میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی تعلیم کی طرف خاص طور پر میری توجہ پھیری ہے

(خلاصه خطبه جمعه ۱۹/ جون ۱۹۹۸ء)

واشنگٹن، امریکہ (۱۹/جون): حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ جماعت احمدیہ واشنگٹن امریکہ کی مسجد بیت الرحمان میں ارشاد فرمایا۔ جمعہ میں شمولیت کے لئے واشنگٹن اور ارد گرد کے علاقوں سے لوگ کثرت سے شامل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورہ النمل کی آیت ۹۱ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَامُرُ بِالعَدْلِ وَالاِحسَانِ وَ اِيْتَاءِ ذِى القُربٰى وَيَنْهٰى عَنِ الفَحْشَاءِ وَالمُنكَرِ وَالبَغى يَعِظُكُم لَعَلَّكُم تَذَكَّرُون﴾ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اکثر احباب یہ سوال کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کا حوالہ دے کر بھی پوچھتے ہیں کہ قرآن کریم میں کل احکام ہیں کتنے؟ کیونکہ بعض جگہ پانچ سو، بعض جگہ سات سو اور بعض جگہ اور تعداد کا ذکر آتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "ازالہ اوہام" روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۵۰ کا حوالہ دے کر بتایا کہ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم میں بڑے حکم صرف دو ہی ہیں۔ یعنی توحید اور بنی نوع انسان سے ہمدردی۔ اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حکم بھی اصل میں ایک ہی ہے کیونکہ جو شخص خدا تعالیٰ کا ہو جائے تو پھر یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اپنے بھائیوں کا نہ ہو اور بنی نوع انسان کے لئے ہمدردی نہ رکھتا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے حوالہ سے حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ نفس کے تین درجے ہیں۔ نفس امّارہ، لوّامہ اور نفس مطمئنہ۔ اور اصلاح کے بھی تین ہی درجے ہیں۔ اول یہ کہ انسان کو ادنیٰ درجہ کے انسانی خلق سکھائے جائیں جو اسے جانوروں سے ممتاز کر دیں۔ دوم یہ کہ اس حالت سے ترقی کر کے اسے اعلیٰ درجہ کے اخلاق سکھائے جائیں اور سوم یہ کہ جب وہ اخلاق فاضلہ سے متصف ہو جائے تو پھر اسے شربت وصل الٰہی سے سیراب کیا جائے۔ یہ سب طریق قرآن کریم سکھاتا ہے۔

پس حکم تو ایک ہی ہے پھر آگے مدارج کے لحاظ سے تقسیم ہوتا چلا جاتا ہے اور تفصیلات کے لحاظ سے پھیلتا چلا جاتا ہے۔ اور پھر ہزاروں احکام میں منقسم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

باقی صفحہ نمبر ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام ملاقات کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ، ۱۳/جون ۱۹۹۸ء:

آج حضور انور کی بچوں کے ساتھ ملاقات کا دن تھا اور یہ آج ہی ریکارڈ اور براڈکاسٹ بھی کی گئی۔ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس میں وَمَا اَدْرٰكَ مَاالحُطَمَة آتا ہے۔ ترجمے کے سلسلے میں حضور انور نے بتایا کہ چونکہ پرانے علماء کو ایٹم کا علم نہیں تھا جو 'حُطَمَہ' لفظ کے معنے ہیں تو انہیں اس کے ترجمے میں دقت پیش آتی تھی لیکن اب سائنس اس کی ماہیت معلوم کر چکی ہے، مشاہدہ کر چکی ہے۔ اس لئے ہم احمدی اس آیت کو اس بات کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں کہ قرآن مجید کسی انسان کی لکھی ہوئی کتاب نہیں۔ اس کے بعد "سچائی" کے موضوع پر ایک مضمون پڑھا گیا اور پھر نظم سنائی گئی۔ اور آخر میں پردے کے موضوع پر ایک بچی نے اپنے ذاتی تاثرات پیش کئے۔

اتوار، ۱۴/جون ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ انگریزی بولنے والے زائرین کی ملاقات کا دن تھا جن میں اعلیٰ تعلیم یافتہ مختلف فنون سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔ سوال و جواب کا خلاصہ اختصار کے ساتھ قارئین کے لئے اپنی ذمہ داری پر درج ذیل ہے۔

☆...... کیا انسان کو سائنس کے اعلیٰ معیار پر trust کیا جا سکتا ہے؟ حضور نے فرمایا نہیں، ٹرسٹ اخلاق کا مطالبہ کرتا ہے جو آج کل مفقود ہے۔ آج کل کوئی ایسا moral نہیں جس پر ٹرسٹ کیا جا سکے۔ پہلے اخلاقی معیار کو یونیفارم کریں۔

☆...... آپ کے جواب سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سائنس کا مطالعہ بند کر دینا چاہئے؟ حضور انور نے فرمایا کہ باقی علوم کی طرح سائنس کا مطالعہ اٹل ہے۔ کیونکہ سائنس سچائی اور انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ میں نے انسانی فطرت کو برا نہیں کہا کیونکہ یہ خدا کی فطرت ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں اس فطرت کی طرف واپس آنا چاہئے۔

☆...... بے ایمان لوگوں کو کیسے راہ راست پر لایا جائے؟ حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ کی ہستی پر پختہ ایمان لائیں۔ یہی راہ راست کی بنیاد ہے۔

☆...... قرآن اور حدیث دونوں موجود ہیں۔ کیا حدیث کو بھی قرآن کے برابر اہمیت حاصل ہے؟۔ حضور انور نے فرمایا یہی تو مشکل ہے کہ لوگ احادیث کو جو بہت بعد میں لکھی گئیں اسے ہر حال میں صحیح سمجھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہم احادیث کو قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ یا خلفاء راشدین کی سنت پر پرکھتے ہیں۔ جو ان کے خلاف ہوں ہمارے لئے قابل قبول نہیں ہیں۔ مثلاً علماء کئی ایسی روایات پیش کرتے ہیں جن میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ لیکن ان کا منبع آنحضرت ﷺ نہیں ہیں۔ آپ نے کبھی کسی مرتد کو کسی قسم کی سزا نہیں دی۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں نے دنیا کو چیلنج کیا ہے کہ وہ کوئی ایسی مثال پیش کریں جس میں آنحضرت ﷺ نے کسی مرتد کو قتل کی سزا دی ہو لیکن آج تک کوئی مثال پیش نہیں کی جا سکی۔

مندرجہ ذیل سوالات بھی کئے گئے۔

☆......مارکسٹ آئیڈیالوجی تنزل کا شکار ہو گئی ہے۔

☆......پاکستان کی حالیہ صورت حال کے ہندوستان اور کشمیر کے تعلق میں کیا نتیجے نکل سکتے ہیں؟

☆......اسلام کا Free Masonary کے بارے میں کیا خیال ہے؟

☆...... کیا اسلام والدین کو اپنے بچوں کی شادی میں زبردستی کی اجازت دیتا ہے؟

سوموار، ۱۵/جون ۱۹۹۸ء:

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۳۵ جو یکم جنوری ۱۹۹۶ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

جرمنی میں ورود مسعود

مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماعات سے خطابات، مجالس عرفان اور جرمن و عرب مہمانوں کے ساتھ دلچسپ مجالس سوال و جواب، انفرادی و اجتماعی ملاقاتوں کے ایمان افروز پروگرام

(حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جرمنی کے سفر ۱۴/مئی تا ۲۶/مئی ۹۸ء کی مختصر رپورٹ)

(قسط پنجم)

فیملی ملاقاتیں

۲۰/مئی ۹۸ء کی صبح دس بجے مسجد بیت الظفر Immenhausen میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو بعد دوپہر تک جاری رہا۔ اس دوران قریباً چالیس فیملیوں کے قریباً ڈیڑھ صد افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ شام سواچھ بجے اسی علاقہ میں جرمن احباب کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب کا پروگرام تھا۔

جرمن احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب

۲۰/مئی ۹۸ء کو Immenhausen میں جرمن احباب کے ساتھ ایک کامیاب مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا جس میں کثیر تعداد میں جرمن تشریف لائے ہوئے تھے۔ علاقہ کے میئر نے بھی اس تقریب میں شرکت کی اور تقریب کے اختتام پر حضور انور کا ان کے شہر میں تشریف لانے پر شکریہ ادا کیا۔ اس مجلس میں کئے گئے بعض سوالات کے جوابات اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہیں:

☆ اسلام میں عورت کے حقوق کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت سے قبل عورت کے حقوق کا کوئی تصور موجود نہیں تھا اور وہ خود جائیداد متصور ہوتی تھی۔ حتّٰی کہ عیسائی ممالک میں، جن میں جرمنی بھی شامل ہے، گزشتہ صدی تک بھی یہی کیفیت رہی ہے۔ آنحضور ﷺ وہ پہلے نبی ہیں جنہوں نے عورت کو جائیداد سمجھنے کی بجائے جائیداد کا مالک بنادیا اور مرد اور عورت کو ہر لحاظ سے مساوی درجہ دیا۔ اگرچہ قرآنی تعلیمات بھی اسی اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہیں جس کی طرف سے دیگر انبیاء پر بھی تعلیمات اتاری گئی ہیں لیکن اسلام نے عورتوں کے بارے میں جو پُرشفقت تعلیم پیش کی ہے وہ کسی اور مذہب نے پیش نہیں کی۔

☆ حضور انور نے اپنی ذاتی تعلیم و تربیت کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جرمنی کے علاوہ جہاں محض چند تعلیمی اداروں نے مجھے یہ موقع دیا ہے ورنہ جہاں بھی میں گیا ہوں امریکہ، کینیڈا، افریقن ممالک، مشرقی ممالک میں (جاپان کے علاوہ)، وہاں کے سکولوں اور یونیورسٹیوں نے مجھے اپنے ہاں مدعو کیا ہے اور اس طرح مجھے ان کے تعلیمی نظام کو سمجھنے اور انہیں راہنمائی مہیا کرنے کا موقع ملا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میری عمومی تعلیم کوئی خاص نہیں ہے بلکہ مذکورہ بالا تجربہ ہی میری تعلیم ہے لیکن جو کچھ اللہ نے مجھے عطا کیا ہے وہ میرے ذاتی تجربات ہیں۔

☆ جماعت احمدیہ کے نظام کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں ایک دلچسپ جمہوری نظام رائج ہے۔ پس جہاں کہیں بھی چند ایک احمدی جمع ہو جاتے ہیں وہ انتظامی امور کی سرانجام دہی کے لئے اپنے میں سے عہدیداران کا انتخاب کرتے ہیں جن کی منظوری امیر سے حاصل کی جاتی ہے۔...... لیکن ہمارا نظام عام دنیا کے نظاموں سے کچھ مختلف ہے کیونکہ ہمارے ہاں لوگ کسی عہدہ کے لئے خود اپنا نام پیش نہیں کرتے، اسی طرح کسی قسم کا پراپیگنڈہ کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے اور پھر یہ کہ انتخابات کے باوجود عہدہ کسی کو عطا کئے جانے کا آخری فیصلہ امیر کے پاس ہوتا ہے کہ وہ اس کی منظوری دے۔ چنانچہ بعض اوقات کسی کے بارے میں بعض خفیہ رپورٹس کی بناء پر اس کا نام کسی عہدہ کے لئے منظور نہیں کیا جاتا اور ساری جماعت بخوشی اس فیصلہ کو قبول کرتی ہے۔ چنانچہ ہمارے ہاں کے نظام کو IDEAL DEMOCRACY کہا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ اس نظام کے لئے جب بھی رقم کی ضرورت پڑتی ہے تو ہر احمدی اس قربانی میں حصہ لیتا ہے اور اس کے دو طریق ہیں۔ اول یہ کہ وہ اپنی آمد کا کچھ حصہ پیش کر دیتے ہیں...... لیکن دنیا کی کوئی حکومت ہماری مالی مدد نہیں کرتی۔ جرمنی میں بھی حکومت ہمارے مالی نظام کی نگرانی کرتی ہے اور اس کا آڈٹ کرتی ہے اور ماضی میں کی جانے والی آڈٹ رپورٹس کی بنیاد پر انہوں نے ہم کو بعض سہولتیں بھی دی ہیں جو کہ یہاں Charitable کمیونٹی کو دی جاتی ہیں مثلاً ٹیکس سے چھوٹ وغیرہ

ہماری مالی قربانی کا دوسرا حصہ بلا معاوضہ خدمت کرنا ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اپنا وقت پیش کرتے ہیں اور کبھی بھی اس خدمت کا معاوضہ نہیں مانگتے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ وقت بہت قیمتی ہوتا ہے، رقم سے بھی زیادہ قیمتی۔

☆ اسلامی ممالک میں احمدیت پر مظالم کی وجہ اور پاکستان کے حالات میں تبدیلی کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ احمدی تو بہت سے غیر مسلم ممالک میں بھی مظالم کا نشانہ بنتے ہیں مثلاً بھارت، نیپال، سری لنکا اور کئی افریقن ممالک میں بھی۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کسی جماعت کو کیوں ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جائے؟ اور احمدی تو وہ ہیں جو اپنے اپنے ملک کے قانون کے تابعدار ہیں۔......

دراصل یہ وہی تاریخ میں محفوظ سلوک ہے جو پہلے بھی ہر نبی پر ایمان لانے والوں کے ساتھ کیا جاتا رہا ہے۔ چنانچہ عیسائیوں پر بھی رومن حکومت کے دور میں مسلسل تین سو سال تک ظلم کئے گئے جبکہ ان عیسائیوں نے عوام یا رومن حکومت کے خلاف کوئی جرم نہیں کیا تھا۔ یہی معاملہ احمدیوں کے ساتھ ہے۔...... درحقیقت یہ ایک نفسیاتی معاملہ ہے۔ ہر نبی نہایت سادہ اور عام حالت سے ترقی کرنا شروع کرتا ہے اور اخلاقی تعلیمات دیتا اور دوسروں کی اخلاقی حالت کو بلند کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگرچہ وہ کسی کو دھمکی نہیں دیتا لیکن معاشرہ سمجھتا ہے کہ اس کا پیغام بہت طاقتور اور چھا جانے والا ہے۔ پس یہ خوف اور حسد ہوتا ہے جو انہیں نبی اور اس کے ماننے والوں پر مظالم کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ مذاہب کی تاریخ میں ہمیشہ ہی یہ ہوتا آیا ہے کہ معاشرہ اپنی ساری طاقتیں اس پیغام کو آغاز میں ہی کچلنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔

اسلامی ممالک احمدیوں سے کچھ زیادہ ہی نفرت کرتے ہیں اور احمدیوں کے خلاف مختلف قوانین کا نفاذ بھی کرتے ہیں کیونکہ انہیں یہ احساس ہے کہ احمدیہ جماعت کا نظریہ اسلام ہی محمد رسول اللہ ﷺ کا اسلام ہے اور یہی بالآخر فتح پانے والا ہے جبکہ ان کا اپنا اسلام درمیانے دور کا اسلام ہے۔ پس وہ جانتے ہیں کہ ہماری ویلیوز (Values) ان کی ویلیوز کو شکست دینے کی اہل ہیں اور یہی وہ حسد ہے جو انہیں مجبور کرتا ہے کہ وہ احمدیوں کے خلاف اقدامات کریں۔

حضور نے فرمایا کہ مجھے پاکستانی حکومت اور حزب اختلاف کی سوچ میں کوئی تبدیلی دکھائی نہیں دیتی۔ دونوں ہی اپنے مفاد کے لئے احمدیوں کے خون کو مُلّا کے ہاتھوں فروخت کر سکتے ہیں۔ اور بنیادی انسانی حقوق کی ایسی پامالی کے باوجود بھی امریکہ جیسی سپر پاور پاکستانی حکومت پر کوئی دباؤ نہیں ڈالتی کیونکہ انہیں افغانستان میں اپنا مفاد عزیز ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ کی طرف سے کیا مقدر ہے، یہ کوئی نہیں جانتا لیکن جب بھی یہ ہوگا تو اچانک (بغتةً) ہوگا۔

☆ اس سوال کے جواب میں کہ آپ کیوں خلیفہ بنائے گئے؟ حضور نے فرمایا یہ تو میں نہیں جانتا۔

ایک اور ضمنی سوال کے جواب میں کہ عورتیں کیوں خلیفہ نہیں بن سکتیں، حضور انور نے فرمایا کہ گو مذہبی تاریخ میں تو ایسا نہیں ہوتا لیکن سیاست میں ہم عورتوں کو راہنما کے طور پر دیکھتے ہیں۔ اور آج کل بے نظیر بھٹو کے بارے میں بھی یہ کہا جاتا ہے کہ وہ خدا کی راہنمائی میں لیڈنگ رول کر سکتی ہیں۔...... لیکن مذہب میں ایسا نہیں ہوتا جس کی وجہ جسمانی بناوٹ کا فرق ہے۔ مثلاً عورتیں بچوں کو جنم دیتی ہیں، اور ایسی صورتوں میں انہیں اپنے ماننے والوں سے لمبے عرصہ کے لئے رابطہ منقطع کرنا پڑے گا۔ اگرچہ مذہبی معاملات میں عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرتی ہیں اور احمدیوں میں تو اپنی عہدیداروں کا انتخاب بھی وہ خود کرتی ہیں۔

☆ ایک سوال تھا کہ اگر کوئی اسلام کو سچا سمجھے لیکن خوف کی وجہ سے اسے قبول نہ کر سکے تو کیا کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس مسئلہ میں پہلے تو دعا کرنی چاہئے کیونکہ یہ خدا کا مذہب ہے۔ پس اسی سے مدد مانگے تو وہ آسانی پیدا فرمائے گا یعنی یا جرأت بڑھائے گا یا دوسروں کی طرف سے ڈالے جانے والے معاشرتی دباؤ سے اس کو محفوظ رکھے گا۔

☆ ابدیت (Eternity) اور آزادی کے کردار اور ان کے آپس کے تعلق کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہر زندہ چیز ہمیشہ زندہ رہنا چاہتی ہے اور میرے حاصل مطالعہ کے مطابق عمل تولید بھی اسی خواہش کی ایک شکل ہے، خواہ یہ عمل جنسی (Sexual) ہو یا غیر جنسی (A-sexual) اور یہ عمل ارتقاء کو اور زندگی کی خصوصیات کو ترقی بھی دے رہا ہے۔ ابتدائی جانور محض چند خصوصیات کے حامل تھے لیکن ارتقاء کے ساتھ ساتھ انسان جب وجود میں آیا تو وہ بے شمار خواص اپنے اندر رکھتا تھا۔ اسی طرح زیادہ سے زیادہ جگہ کی ملکیت حاصل کرنا بھی ابدیت پانے کی کوشش سے تعلق رکھتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آزادی ہر انسان کا بنیادی حق ہے لیکن کسی ایک کی آزادی کے لئے کسی دوسرے کی آزادی میں خلل نہیں ڈالا جاسکتا۔ انگریزی کا مقولہ ہے کہ جہاں تک تمہارا ہاتھ جاسکتا ہے وہاں تک حرکت میں تم آزاد ہو لیکن یہ آزادی وہاں ختم ہو جائے گی جہاں سے دوسرے کی ناک شروع ہوتی ہے۔ پس جو دنیاوی قوانین ہیں وہ ہمیشہ ابدیت اور آزادی کی بنیادوں پر ہی استوار کئے جاتے ہیں۔

☆ سخاوت اور اقتصادیات کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں تفصیل کے ساتھ اس بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ ضرور تمندوں کے لئے خرچ کرنا ہمیشہ ہی اچھا فعل نہیں ہے کیونکہ بعض لوگ ایسے کام صرف اپنے نام و نمود کی خاطر کرتے ہیں جبکہ قرآنی تعلیمات کے مطابق صرف خدا کی خاطر ہی خرچ کرنا چاہئے بے شک وہ مقدار میں بہت کم ہو۔

حضور نے مزید فرمایا کہ ایسا شخص جو دوسروں کا دکھ نہ دیکھ سکتا ہو اور ضرور تمندوں کی بھرپور مدد کا خواہشمند ہو لیکن اس کے ذرائع اس قدر نہ ہوں تو پھر عین ممکن ہے کہ وہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اپنے اقرباء کا حق مارے۔ پس قرآن کریم کہتا ہے کہ اتنا نہ خرچ کرو کہ تم خود غریب ہو جاؤ بلکہ ایسے خرچ کرو اور کرتے جاؤ جیسا کہ مواقع کا تقاضا ہو۔

بقیہ صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمائیں

قرآن کریم کی روحانی تاثیرات کے
ایمان افروز واقعات

(ریاض محمود باجوہ)

قرآن کریم ایک حیرت انگیز اور انقلاب آفریں کلام ہے جس نے کفر، جہالت، برائی، بغض و عناد، تعصب اور کبر و غرور کے اندھے کنوؤں اور تاریک گڑھوں کی اتھاہ گہرائیوں میں پڑے لوگوں کو خدا نما، قطب، غوث، ولی اور صوفی بناکر زمینی سے آسمانی بنادیا۔

اس مقدس کلام کی تاثیرات کا ذکر خداتعالیٰ نے متعدد آیات میں بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے، جب ان کافروں پر ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو سچائی کے آنے کے بعد اس کا انکار کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔(سورۃ احقاف)

پھر فرمایا: اگر یہ قرآن ہم کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تُو اسے دیکھتا کہ وہ (ادب سے) جھک جاتا اور اللہ کے ڈر سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔(سورۃ الحشر)

خود آنحضرت ﷺ کے بارے میں بخاری کتاب التفسیر میں یہ واقعہ درج ہے کہ آپؐ نے حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے فرمائش کی کہ مجھے قرآن کریم سناؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ بھلا میں آپ کو کیا سناؤں آپؐ پر تو قرآن اترا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں بات یہ ہے کہ مجھ کو قرآن دوسرے شخص سے سننا اچھا لگتا ہے۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے سورہ نساء پڑھنی شروع کی تھوڑی دیر بعد آپ نے فرمایا بس کرو۔ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

حضرت ابو بکرؓ جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے اور اس قدر پھوٹ پھوٹ کر روتے کہ آس پاس کے لوگ جمع ہو جاتے۔(سیر الصحابہ جلد اول صفحہ ۹۲)

حضرت عمر فاروقؓ کے اسلام قبول کرنے کا باعث بھی یہی ہوا۔ آپ گھر سے آنحضرت ﷺ کے قتل کے ارادہ سے تلوار سونت کر نکلے۔ رستہ میں نعیم بن عبداللہ ملے اور انہوں نے کہا عمر پہلے اپنے گھر کی خبر لو تمہاری بہن فاطمہ اور تمہارا بہنوئی دونوں مسلمان ہو گئے ہیں۔ آپ بہن کے گھر آئے اور بہنوئی اور بہن کو مارنا شروع کر دیا۔ بہن نے کہا عمر جو چاہو کر لو ہم اسلام کو نہیں چھوڑ سکتے۔ بہن کی حالت دیکھ کر دل نرم ہوا اور کہا کہ تم لوگ جو کچھ پڑھ رہے تھے مجھے بھی سناؤ۔ فاطمہ نے قرآن کے وہ اجزاء آپ کے سامنے رکھ دئے۔ آپ نے اٹھا کر دیکھا سورۃ الحدید کی آیات تھیں۔ جنہوں نے عمرؓ کو مسخر کر لیا۔

(سیر الصحابہ جلد اول صفحہ ۹۸،۹۹)

قرآن کریم کی روحانی تاثیرات نے حضرت عمرؓ کے اندر ایک عظیم الشان حیرت انگیز انقلاب برپا کر دیا۔ سیرت ابن اسحاق میں سورۃ طٰہٰ اور التکویر کے پڑھنے کا ذکر ہے۔ آپ کے حالات مطبوعہ سیر صحابہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۶،۱۵۷ پر لکھا ہے کہ آپ نماز میں عموماً ایسی سورتیں پڑھتے جن میں قیامت کا ذکر یا خدا کی عظمت و جلال کا بیان ہوتا اور اس قدر متاثر ہو جاتے کہ روتے روتے ہچکی بندھ جاتی۔ حضرت عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں باوجودیکہ پچھلی صف میں رہتا تھا لیکن حضرت عمرؓ قرآن پڑھ کر اس زور سے روتے تھے کہ میں رونے کی آواز سنتا تھا۔

حضرت امام حسنؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نماز پڑھ رہے تھے۔ جب سورۃ طور کی آیت آٹھ پر پہنچے تو بہت متاثر ہوئے اور روتے روتے آنکھیں سوج گئیں۔ حضرت عمر فاروقؓ بظاہر بہت سخت طبیعت تھے لیکن جب قرآن کریم کی کوئی آیت یا حصہ آپ کے سامنے پڑھا جاتا تو فوراً آپ کا دل نرم پڑ جاتا۔

حسانؓ بن ثابت، عامرؓ بن اکوع، طفیل بن عمرو، اسود بن سریع، کعب بن زہیر اور عبداللہؓ بن رواحہ وغیرہ سب عرب کے مشہور شاعر تھے مگر قرآن مجید کے سامنے ان سب نے سر نیاز خم کیا۔

لبید عرب کا ایک مشہور شاعر تھا اور سبعہ معلقہ کی بزم مشاعرہ کے ایک رکن تھے۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے آپ سے چند اشعار کی فرمائش کی تو انہوں نے جواب دیا "جب خدا نے مجھ کو بقرہ اور آل عمران سکھائی تو مجھے شعر کہنا زیبا نہیں"۔(سیرت النبیؐ از علامہ شبلی جلد سوم صفحہ ۲۸۹)

علامہ شبلی نے عرب کے بعض ادیبوں شاعروں اور سرداروں کے متعدد واقعات کا ذکر کیا ہے جن کو قرآن کریم کی تاثیرات روحانیہ نے متاثر کیا اور بعض کو ایمان لانے پر مجبور کر دیا۔ لکھتے ہیں:

"ضماد ازدی ایک صاحب تھے جو جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے وہ یہ سن کر کہ محمدؐ (نعوذ باللہ) دیوانے ہو گئے ہیں آپؐ کے علاج کے لئے آئے۔ آپؐ نے مختصر سی حمد اور کلمہ شہادت پڑھا۔ وہ سن کر متحیر رہ گئے۔ تین دفعہ پڑھوا کر سنا، پھر کہا کہ خدا کی قسم! میں نے کاہنوں کی بولی اور جادوگروں کے منتر اور شاعروں کے قصائد سنے ہیں لیکن تمہارا کلام کچھ اور ہی ہے۔ یہ تو سمندر تک میں اثر کر جائے گا"۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ابوجہل اور قریش کے دیگر اکابر جمع ہو کر مشورہ کرنے لگے کہ محمدؐ کی تحریک روز بروز زور پکڑتی جاتی ہے۔ کسی ایسے آدمی کو تلاش کرنا چاہئے جو جادو، کہانت اور شعر کہنا جانتا ہو تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ یہ کیا ہے؟ قریش کے سردار عتبہ بن ربیعہ نے کہا کہ میں یہ سب کچھ جانتا ہوں، کہو تو میں جاکر دیکھوں۔ چنانچہ آستانہ نبوی میں آکر اس نے صلح کی کچھ شرائط پیش کیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے جواب میں سورہ حٰم سجدہ پڑھنی شروع کی۔ کچھ ہی آیتیں پڑھی تھیں کہ اس نے آپ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا کہ قرابت کا واسطہ بس کرو۔ واپس پھرا تو چند روز تک گھر سے باہر نہیں نکلا۔ ابوجہل نے جاکر کہا "کیوں عتبہ! محمدؐ کے یہاں سے کھانا کھا کر پھسل گئے"۔ عتبہ نے کہا "تم جانتے ہو کہ میں سب سے زیادہ دولت مند ہوں، مجھ کو دولت کی طمع دامن گیر نہیں ہو سکتی۔ لیکن محمد نے میرے جواب میں جو کلام پیش کیا وہ نہ شعر تھا، نہ کہانت، نہ جادو۔ میں نے ایسا کلام کبھی نہیں سنا۔ انہوں نے جو کلام پڑھا اس میں عذاب الٰہی کی دھمکی تھی۔ میں نے ان کو قرابت کا واسطہ دیا کہ چپ ہو جائیں۔ میں ڈرا کہ تم پر عذاب نہ آجائے۔ لوگوں نے کہا محمد نے اپنی زبان سے عتبہ پر جادو کر دیا۔

ولید بن مغیرہ قریش میں بڑا دولت مند اور صاحب اثر تھا۔ وہ ایک دفعہ آپؐ کی خدمت میں آیا اور فرمائش کی کہ کچھ پڑھ کر سنایئے۔ آپؐ نے چند آیات پڑھیں۔ اس نے مکرر پڑھوا کر سنیں۔ آخر بیخود ہو کر بولا "خدا کی قسم اس میں کچھ اور ہی شیرینی اور تازگی ہے۔ اس نخل کی شاخوں میں پھل اور اس کا تنا بھاری ہے۔ یہ کسی انسان کا کلام نہیں"۔

بنوذہل بن شیبان کے سردار مفروق کے سامنے آپؐ نے چند آیتیں پڑھیں تو گو وہ مسلمان نہ ہوا مگر کلام الٰہی سے متاثر ہوا۔

نجاشی کے دربار میں حضرت جعفرؓ نے جب سورہ مریم کی تلاوت کی تو اس پر رقت طاری ہو گئی۔ اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر کہا "خدا کی قسم! یہ کلام اور انجیل دونوں ایک ہی چراغ کے پرتو ہیں"۔

اس قسم کے اور بعض واقعات ابن اسحاق نے "سیرت" میں نقل کئے ہیں۔ حضرت جبیر بن مطعمؓ اسیران بدر کو چھڑانے آئے تھے۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سورہ طور کی ایک دو آیتیں سن لیں تو فوراً حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ حضرت طفیلؓ بن عمرو دوسی کے کانوں میں اتفاقیہ قرآن مجید کی چند آیتیں پہنچ گئیں تو مسلمان ہو گئے۔ طائف کے سفر میں حضرت خالد العدوانیؓ نے آپؐ کو سورۃ طارق پڑھتے سنا تو گو وہ اس وقت مسلمان نہ ہوئے مگر پوری سورۃ ان کے دل میں گھر کر گئی یعنی یاد ہو گئی۔

حبش سے بیس آدمیوں کی ایک جماعت حاضر خدمت ہوئی۔ آپ نے ان کو قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت ابوعبیدہؓ، حضرت ابوسلمہؓ، حضرت ارقم بن ارقمؓ یہ تینوں اصحاب اسی کی کشش مقناطیسی سے کھنچ کر حلقہ اسلام میں آئے۔(سیرت النبی از علامہ شبلی جلد سوم صفحہ ۲۹۰،۲۹۱)

قرآن مجید کی روحانی تاثیرات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں"۔(ملفوظات جلد چہارم نیا ایڈیشن صفحہ ۴۵۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے سورۃ اخلاص سے محبت کا ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"بخاری شریف میں ایک حدیث آئی ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد انصاری مسجد قبا میں امامت نماز کرتا تھا۔ نماز پڑھانے کے وقت جب کوئی حصہ قرآن شریف کا پڑھتا تو اس کو سورۃ اخلاص کے ساتھ ملاتا یعنی پہلے سورۃ اخلاص پڑھتا اور بعد اس کے کوئی اور سورۃ یا کوئی حصہ قرآن شریف کا پڑھتا اور ہر رکعت میں وہ ایسا ہی کرتا۔ دوسرے اصحاب اس معاملہ میں اس پر اعتراض کرتے اور کہتے کہ کیا تُو دوسری سورتوں کو کافی نہیں سمجھتا کہ اس سورۃ کو بہر حال ساتھ ملا ہی دیتا ہے۔ اور بسا اوقات اسے کہتے کہ تو اس سورۃ کا بار بار ہر رکعت میں پڑھنا چھوڑ دے۔ وہ ہمیشہ یہی جواب دیتا کہ تمہارا اختیار ہے کہ مجھے امام بناؤ یا نہ بناؤ۔ میں تمہاری امامت چھوڑ دیتا ہوں لیکن اس سورۃ شریف کا پڑھنا ترک نہیں کر سکتا۔ لوگ اس کو دوسروں سے افضل جانتے تھے اور بہر حال اس کو ہی امام بنانا پسند کرتے تھے۔ اس واسطے یہ جھگڑا اسی طرح سے رہا۔ یہاں تک کہ ایک موقعہ پر آنحضرت ﷺ تک یہ بات پہنچائی گئی۔ آنحضرت ﷺ نے اس کو بلایا اور فرمایا کہ اے فلانے تجھے کون سی بات اس سے مانع ہے کہ تو اپنے ساتھیوں کا کہا مانے اور ہر رکعت نماز کے اندر تو نے سورۃ اخلاص کا پڑھنا کس واسطے اختیار کیا ہے۔ اس نے عرض کی یا رسولؐ اللہ مجھے یہ سورۃ پیاری لگتی ہے۔ تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کا پیار کرنا تجھے جنت میں داخل کر دے گا۔ فقط اس کی وجہ یہی ہے کہ اس سورۃ شریف سے محبت کرنا خداتعالیٰ کی توحید کے ساتھ محبت کرنا ہے"۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ ۵۵۸)

"شیخ ابن عربی لکھتے ہیں کہ ایک صوفی تھے وہ حافظ تھے اور قرآن شریف دیکھ کر بڑے غور سے پڑھتے تھے۔ ہر حرف پر انگلی رکھتے جاتے اور اتنی اونچی آواز سے پڑھتے کہ دوسرا آدمی سُن سکے۔ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ آپ کو تو قرآن شریف خوب آتا ہے پھر آپ کیوں اس اہتمام سے پڑھتے ہیں۔ فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میری زبان، کان، آنکھ، ہاتھ سب خدا کی کتاب کی خدمت کریں"۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ ۳۰۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "مجھے ایک دفعہ ایک نہایت مشکل امر کے واسطے اس دعا (سورہ فلق) سے کام لینے سے کامیابی نصیب ہوئی تھی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں لاہور گیا۔ میرے آشنا نے مجھے ایک جگہ لے جانے کے واسطے کہا اور میں اس کے ساتھ ہو لیا۔ مگر نہیں معلوم کہ کہاں لئے جاتا ہے اور کیا کام ہے۔ اس طرح بے علمی میں وہ مجھے ایک مسجد میں لے گیا جہاں بہت سے لوگ جمع تھے۔ قرائن سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ کسی مباحثہ کی تیاری ہے۔

میری چونکہ نماز عشاء باقی تھی میں نے ان

سے کہا کہ مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ مجھے ایک موقعہ مل گیا کہ میں دعا کرلوں۔ خدا کی قدرت اس وقت میں نے اس سورۃ کو بطور دعا پڑھا اور باریک در باریک رنگ میں اس دعا کو وسیع کر دیا اور دعا کی کہ ''اے خدائے قادر و توانا تیرا نام فالق الاصباح فالق الحب والنویٰ ہے۔ میں ظلمات میں گھرا ہوا ہوں۔ میری تمام ظلمتیں دور کردے اور مجھے ایک نور عطا کر جس سے میں ہر ایک ظلمت کے شر سے تیری پناہ میں آ جاؤں۔ تو مجھے ہر امر میں ایک حجتِ نیرہ اور برہان قاطع اور فرقان عطا فرما۔ میں اگر اندھیروں میں ہوں اور کوئی علم مجھ میں نہیں ہے تو تو ان ظلمات کو مجھ سے دور کر کے وہ علوم مجھے عطا فرما اور اگر میں ایک دانے یا گٹھلی کی طرح کمزور اور ردّی چیز ہوں تو تو مجھے اپنے قبضۂ قدرت اور ربوبیت میں لے کر اپنی قدرت کا کرشمہ دکھا۔

غرض اس وقت مَیں نے اس رنگ میں دعا کی اور اس کو وسیع کیا جتنا کہ کر سکتا تھا۔ بعدہ میں نماز سے فارغ ہو کر ان لوگوں کی طرف مخاطب ہوا۔ خدا کی قدرت کہ اس وقت جو مولوی میرے ساتھ مباحثہ کے واسطے تیار کیا گیا تھا۔ وہ بخاری لے کر میرے سامنے بڑے ادب سے شاگردوں کی طرح بیٹھ گیا اور کہا کہ مجھے آپ پڑھادیں۔ وہ صلح حدیبیہ کی حدیث تھی۔ لوگ حیران تھے اور میں خدا تعالیٰ کے تصرف اور کاملہ قدرت پر خدا کے جلال کا خیال کرتا تھا۔ آخر لوگوں نے اس سے کہا یہاں تو مباحثہ کے واسطے ہم لائے تھے تم ان سے پڑھنے بیٹھ گئے ہو۔ اگر پڑھنا ہی مقصود ہے تو ہم مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کر دیتے ہیں ان کے ساتھ جوں چلے جاؤ اور روٹی بھی مل جایا کرے گی۔ وہی شخص ایک بار مجھے ملا اور کہا میں اپنی خطا معاف کرانے آیا ہوں کہ میں نے کیوں آپ کی بے ادبی کی۔ میں حیران تھا کہ اس نے میری کیا بے ادبی کی ہے۔ حالانکہ اس وقت بھی اس نے میری کوئی بے ادبی نہ کی تھی۔ غرض یاد رکھو خدا تعالیٰ بڑا قادر خدا ہے اور اس کے تصرفات بہت یقینی ہیں''۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ ۵۶۷، ۵۶۸)

قرآن کریم کی روحانی تاثیرات کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت
یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت
یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
(درّ ثمین)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی تاثیرات سے متاثر ہو کر اپنے قلبی جذبات و احساسات یوں بیان فرماتے ہیں:

''میں نے دنیا کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور بہت ہی پڑھی ہیں۔ مگر ایسی کتاب دنیا کی دلربا راحت بخش لذت دینے والی جس کا نتیجہ دکھ نہ ہو، نہیں دیکھی۔........ میں پھر تم کو یقین دلاتا ہوں کہ میری عمر، میری مطالعہ پسند طبیعت، کتابوں کا شوق اس امر کو ایک بصیرت اور کافی تجربہ کی بنا پر کہنے کے لئے جرأت دلاتے ہیں کہ ہرگز ہرگز کوئی کتاب ایسی موجود نہیں ہے۔ اگر ہے تو وہ ایک ہی کتاب ہے۔ کیا پیارا نام ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے سوا ایسی کوئی کتاب نہیں ہے کہ اس کو جتنی بار پڑھو جس قدر پڑھو اور جتنا اس پر غور کرو اسی قدر لطف اور راحت بڑھتی جاوے۔ طبیعت اکتانے کی بجائے چاہے گی کہ اور وقت اس پر صرف کرو۔ عمل کرنے کے لئے کم از کم جوش پیدا ہوتا ہے اور دل میں ایمان یقین اور عرفان کی لہریں اٹھتی ہیں''۔

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۳۴)

سچ ہے:

کیا وصف اسکے کہنا ہر حرف اس کا گہنا
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ ۶؍جون ۱۹۹۸ء)

اخبار الفضل کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۹؍ دسمبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ سے اخبار الفضل کی اشاعت کے آغاز پر فرمایا:

''...... اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے''۔

آپ بھی ہفت روزہ ''الفضل انٹرنیشنل'' کی خریداری قبول کر کے اور اس میں اشتہار دے کر اخبار کی معاونت کیجئے۔ اس بارہ میں تفصیلات براہ راست ادارہ سے یا اپنے ملک کے سیکرٹری اشاعت سے طلب فرمائیں

(مینیجر)

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔
آپ کی تشریف آوری کا شکریہ

Continental Fashions
Walther rathenau Str.6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

بقیہ رپورٹ دورہ جرمنی ۹۸ء

☆ ہر مذہب میں وقت کے ساتھ ساتھ جو کمزوریاں راہ پا لیتی ہیں اُن کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ احمدیت میں بھی کمزوریوں کی شمولیت کا مجھے خوف ہے کیونکہ کسی کو بھی دوام حاصل نہیں ہے۔ پس اپنی اچھی خصوصیات کو لمبے عرصے تک برقرار رکھنا شدید محنت چاہتا ہے۔ اگرچہ برائی ہمیشہ ہی داخل ہوتی رہتی ہے لیکن خدا کے بندے برائیوں کے خلاف مستقل جہاد میں مسلسل مشغول رہتے ہیں۔

☆ اعضاء کا عطیہ دینے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اپنے اعضاء اور خون کا عطیہ دینا اسلام میں پسندیدہ ہے لیکن وہ مسلمان ہم سے متفق نہیں ہوں گے جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم مرنے کے بعد بھی اپنی اسی جسمانی حالت میں ہی اٹھائے جائیں گے اور اگر کسی کی آنکھ کسی دوسرے شخص کو لگائی گئی تو عطیہ دینے والا بغیر آنکھ کے اٹھایا جائے گا۔

☆ اسلام میں بہترین امت ہونے کے تصور کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ تم زمین میں اس لئے بہترین قوم ہو کیونکہ تم دوسروں کی مدد کرتے ہو اور اُن کے لئے قربانی کرتے ہو۔ اگر تم ایسا نہ کرو یا ایسا کرنے سے رُک جاؤ تو پھر تم بہترین قوم نہیں رہو گے۔

☆ ایک سوال تھا کہ ''آپ کے خیال میں اللہ کیوں مرد ہے؟''۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ نہ مرد ہے اور نہ عورت بلکہ اللہ دراصل روح ہے اور روح کی اس طرح کی تخصیص نہیں ہو سکتی۔

اس کے ساتھ ہی مجلس سوال و جواب اختتام پذیر ہوئی اور پھر چار بچیوں نے مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کا ایک جرمن نغمہ کورس کی شکل میں پیش کیا۔ نغمہ کا عنوان تھا: ''اے خدا میں تیری بہترین خصوصیات جاننا چاہتا ہوں''۔ آخر میں شہر کے میئر نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

فیملی ملاقاتیں

۲۱؍ مئی ۹۸ء کی صبح دس بجے مسجد نور فرینکفرٹ میں فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو بعد دوپہر تک جاری رہا۔ اس دوران انتالیس (۳۹) فیملیوں کے ایک سو ساٹھ (۱۶۰) افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

''ضروری ہے کہ ایسے بچوں (یعنی واقفین نو) کو اپنے تدریسی مطالعہ کے علاوہ مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے''

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

معائنہ مقام اجتماع خدام الاحمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۱؍ مئی ۹۸ء کو شام ۵ بجے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے انیسویں سالانہ اجتماع کے انتظامات کا معائنہ فرمانے کیلئے مقام اجتماع Bad Kreuznach تشریف لے گئے۔ جب حضور چھ بجے مقام اجتماع پہنچے تو مارکی میں خدام کے کارکنان کی بڑی تعداد مختلف شعبہ جات کے تحت منظم طور پر موجود تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس طرح کا انتظام تو جلسہ سالانہ کی روایات میں ہے نہ کہ اجتماع کی۔ پھر حضور انور نے اپنی یادداشت کے حوالے سے مقام اجتماع کے معائنہ سے تعلق میں بعض امور بیان فرمائے اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو ہدایت فرمائی کہ ربوہ اور قادیان میں مقام اجتماع کے معائنہ کی روایات کے بارے میں معلومات منگوائیں۔ تاہم حضور انور نے ازراہ شفقت مکرم امیر صاحب جرمنی سے فرمایا کہ آج میں آپ کے پہلے سے ترتیب دیئے گئے انتظامات کے مطابق ہی معائنہ کروں گا۔ چنانچہ حضور انور نے تمام شعبہ جات کے ناظمین کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور پھر بازار کی سجی ہوئی دوکانوں کا جائزہ لیتے ہوئے لنگر خانہ میں تشریف لے آئے۔ بعد میں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ ایک اجلاس میں حضور انور نے کارکنان کو اہم نصائح فرمائیں۔

افتتاح اجتماع خدام الاحمدیہ

مورخہ ۲۲؍ مئی ۱۹۹۸ء کو حضور انور صبح مسجد نور سے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے انیسویں سالانہ اجتماع ۹۸ء کا افتتاح فرمانے کے لئے مقام اجتماع Bad Kreuznach تشریف لے گئے۔ دوپہر ایک بج کر پچپن منٹ پر حضور انور نے لوائے خدام الاحمدیہ اور جرمنی کا پرچم لہرایا اور دعا کروائی۔ پھر حضور انور نے مارکی میں تشریف لے جا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا (جس کا خلاصہ قبل ازیں الفضل انٹرنیشنل میں شائع کیا جا چکا ہے) جس کے ساتھ ہی سالانہ اجتماع کا افتتاح بھی عمل میں آیا۔ شام کو حضور انور نے خدام کے بعض علمی اور ورزشی مقابلہ جات ملاحظہ فرمائے اور پھر مارکی میں تشریف لے آئے جہاں خدام کے ساتھ ایک مجلس علم و عرفان کا انعقاد ہوا۔

بعد ازاں حضور انور واپس مسجد نور فرینکفرٹ تشریف لے آئے جہاں نماز مغرب و عشاء ادا فرمائیں۔

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

خطبہ جمعہ

آئے دن اللہ تعالیٰ اپنے تازہ نشان آپ کو دکھاتا ہے اور اسکے باوجود اگرخدا نخواستہ آپکے قدم ڈگمگائیں تو بہت بڑی محرومی ہوگی

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۵/مئی ۱۹۹۸ء بمطابق ۱۵/ہجرت ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام باد کروئس ناخ، جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين – اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِى نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ. وَاللّٰهُ رَءُ وفٌ بِالعِبَادِ. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُواتِ الشَّيْطٰنِ . اِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ. فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَ تْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔(سورۃ البقرہ آیات ۲۰۸ تا ۲۱۰)

یہ آیات جن کی آج میں نے اس جمعہ میں تلاوت کی ہے جمعہ کے پیش نظر بھی اور مجلس انصار اللہ کے اجتماع کے پیش نظر بھی ان آیات کا انتخاب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں مَنْ يَّشْرِى نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ جو اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اللہ کی رضا کی نگاہوں کی خاطر وَاللّٰهُ رَءُ وفٌ بِالعِبَاد اور اللہ اپنے بندوں پر بڑی شفقت فرمانے والا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کے دائرے میں تمام تر داخل ہو جاؤ۔ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُواتِ الشَّيْطٰنِ اور شیطان کے نقوش قدم کی پیروی نہ کرو اِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ فَاِنْ زَلَلْتُمْ اس کے باوجود اگر تمہارے قدم ڈگمگا جائیں اور تم پھسل جاؤ بعد اس کے کہ کھلے کھلے نشانات تم تک آچکے ہوں فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ تو خوب جان لو کہ اللہ بہت غالب اور بزرگی والا اور بہت حکمت والا ہے۔

ان آیات میں جو طرز بیان ہے وہ ظاہر کرتی ہے کہ خدا کی مرضی کو چاہنے والے لحہ لحہ اس کا انتظار کرتے ہیں۔ مَرضَات کا لفظ جمع ہے اسے محض رضا کہنا کافی نہیں۔ اگرچہ رضا بھی جمع کے مضمون یا معنوں میں بعض دفعہ استعمال کی جاتی ہے مگر میرے نزدیک مرضات کا استعمال واضح طور پر یہ بتا رہا ہے کہ لحہ لحہ اس کی رضا کی نظروں کی خاطر اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں۔ یہ بہت عظیم کلام ہے جو خاص طور پر انصار اللہ کے لئے ایک بہت بڑی نصیحت ہے۔ **انصار اللہ وہ خدا کے بندے ہیں جو عمر کے ایسے گروہ میں داخل ہو چکے ہیں جہاں سے پھر خدا ہی کے حضور پیشی ہے اس کے بعد اور کوئی مقام نہیں۔ پس کتنے سانس باقی ہیں کہ انہیں غیر اللہ کی خاطر لو گے۔ جتنے بھی سانس نصیب ہیں وہ سارے کے سارے اللہ کی رضا کی خاطر اس طرح پیش کر دینے چاہئیں کہ گویا اپنی جان بیچ ڈالی۔** یہی وہ وقت ہے جب آپ توجہ کے ساتھ اپنی زندگی کے لمحے لمحے پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ کیا واقعۃً آپ کی زندگی کا ہر لحہ اللہ کی رحمت کا اور اس کی رضا کا انتظار کر رہا ہے کہ نہیں۔

يَّشْرِى نَفْسَهُ کے بعد باقی اپنا تو کچھ بچتا نہیں جو کچھ ہے وہ گویا بیچ ڈالا اور سودا یہ ہے کہ جب بھی خدا کی نظر پڑے محبت کی نظر پڑے۔ اس کی خاطر جب اپنی جان بیچ ہی ڈالی تو رہا کیا باقی، اختیار تو کوئی نہیں اور اگر یہ نہیں تو پھر آپ نے اپنی زندگی کا مقصد پورا نہ کیا۔ پس اگرچہ اس آیت کا اطلاق تمام مومنوں پر جو شعور رکھتے ہیں کسی بھی عمر کے ہوں ان پر ہوتا ہے لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے انصار اللہ پر اس کا اطلاق بہت زیادہ شدت کے ساتھ ہوتا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں بہت سے صحابہ تھے جو یہی کیا کرتے تھے کہ لحہ لحہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا انتظار رہتا تھا کہ اب کوئی ایسی بات کہیں جو ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا موجب بنے یا اس آیت کے اطلاق کے طور پر میں یہ کہوں گا کہ شاید ہماری کسی ادا پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پیار کی نگاہیں ہم پر پڑیں اور جیسا کہ میں نے احادیث کا مطالعہ کیا ہے بکثرت ایسے صحابہ تھے جو خصوصیت کے ساتھ رسول اللہ کی محبت کی نظر کی تلاش میں آپ کے سامنے بیٹھا کرتے تھے شاید کوئی ایسی ادا ہو جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پیار سے دیکھ لیں۔

تو وہ لوگ جو خدا کی خاطر ہمیشہ اس انتظار میں رہتے ہیں یا خدا کے پیار کی نظروں کے لئے ہمیشہ اس انتظار میں رہتے ہیں ان پر پھر اللہ تعالیٰ پیار کی نظریں ڈالا بھی کرتا ہے۔ یہ خوشخبری ہے جو اس کلام میں مضمر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی جانتے تھے کہ کون کون آپ کی پیار کی نظروں کا خواہاں ہے اللہ تو بہت زیادہ جانتا ہے۔ **پس اگر اپنی باقی زندگی ایسے حال میں صرف کریں کہ آپ کو یہ امید رہے، یہ انتظار رہے کہ کبھی تو کوئی ایسی بات ہم سے ظہور ہو کہ خدا کے پیار کی ہم پر نظر پڑے۔ تو یاد رکھیں کہ یہ بعید نہیں ہے۔** جس کی اپنے رب سے یہ توقع ہے اللہ ان توقعات کو پورا کرنا جانتا ہے۔ توفیق بھی وہی دیا کرتا ہے۔

پس اس پہلو سے حقیقت میں سِلْم یعنی مقام امن، وہ فرمانبرداری کا دائرہ جس کو سلم کہا گیا ہے جس کو دوسرے معنوں میں مقام امن، مقام محبت سرائے ما بیان کرتا ہوں۔ پس يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً پس اے لوگو جو ایمان لائے ہو اس سلم یعنی خدا کی محبت کے امن کے دائرے میں تمام تر داخل ہو جاؤ۔ كَآفَّةً کے دو معنے ہیں۔ ایک یہ کہ ہر داخل ہونے والا یہ دیکھے کہ اس کا کوئی دامن کا حصہ باہر تو نہیں رہا وہ پورے کا پورا خدا کی محبت کے امن کے دائرے میں داخل ہو چکا ہے کہ نہیں کیونکہ ایک ذرہ بھی اس کا اس دائرے سے باہر رہا تو وہ خطرے میں ہے۔

دوسرے كَآفَّةً سے مراد یہ ہے کہ تمام مومن چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں وہ سارے کے سارے داخل ہوں تا کہ مومنوں کی ایک جماعت خدا تعالیٰ کی محبت کی طالب بن کر اپنی زندگی بسر کرے اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُواتِ الشَّيْطٰنِ ایسے لوگ جو اس محفوظ دائرے میں آجائیں گے ان کے لئے ممکن ہی نہیں رہتا کہ وہ شیطان کے قدموں کی پیروی کریں۔ پس اگرچہ یہ ایک زائد بات معلوم ہوتی ہے "اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو" مگر یہ حقیقت میں اس کا نتیجہ ہے کہ ایسا کرو گے تو تمہیں یہ توفیق نصیب ہوگی کہ جو خدا کے محبت کے دائرے میں بیٹھا ہے اس کے لئے ممکن ہی کیسے ہے کہ وہ باہر نکل کر شیطان کے قدموں کی پیروی کرے۔ یہ دو متضاد باتیں ہیں بیک وقت ہو ہی نہیں سکتیں۔

اور شیطان کے متعلق فرمایا اِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ جہاں بھی تم نے اسے موقعہ دیا کہ تمہیں پھسلائے جان لو کہ وہ ضرور تمہیں ہلاکت میں مبتلا کرے گا کیونکہ وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ تو اس واضح تنبیہ کے بعد کسی مومن کے لئے یہ امکان ہی باقی نہیں رہتا کہ وہ خدا کی محبت کے دائرے سے باہر کوئی سانس لے کیونکہ وہ جانتا ہے جب شیطان کو موقع ملا وہ اسے اچک لے گا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے مرغی کے پروں کے نیچے اس کے چوزے آجایا کرتے ہیں۔ وہ تو نکل کے باہر بھی جاتے ہیں اور ادھر ادھر پھرتے ہیں لیکن اللہ کی پناہ میں جو ایک دفعہ آجائے، اس کی رحمت کے پروں کے نیچے آجائے وہ نکلنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن مرغی کے چوزوں کو بعض انسانوں سے زیادہ سمجھ ہے۔ جب خطرہ در پیش ہو، کسی چیل کا سایہ دیکھیں جو سر پر منڈلا رہی ہو تو وہ دوڑ کر اپنی ماں کے پروں کے نیچے آجاتے ہیں اور وہیں اپنا امن دیکھتے ہیں۔ اور یہ

حقیقت ہے کہ چیل باوجود اس کے کہ بہت خونخوار ہے اور چوزے پر ذرہ بھی رحم نہیں کرتی اور جانتی ہے کہ مرغی کی اس کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں مگر پھر بھی اسے یہ جرأت نہیں ہوتی کہ اس کے پروں کے اندر سے اس کا بچہ نوچ لے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ فطرت بخشی ہے کہ وقت پر جب اسے اپنے عزیزوں کے نقصان کا اپنے پیاروں کے نقصان کا خطرہ ہو تو انسان بپھر جاتا ہے اور سب سے زیادہ ماں بپھرتی ہے اور مختلف Naturalist جن کو کہتے ہیں یعنی جانوروں کی زندگی کا مطالعہ کرنے والے، بتاتے ہیں کہ بظاہر کمزور نظر آنے والی مائیں بھی ایسے موقعوں پر ایسا بپھرتی ہیں مثلاً شیرنی کہ اس کے مقابل پر بہت بڑے بڑے شیر بھی ڈر کے بھاگ جایا کرتے ہیں۔ تو سوچیں کہ ایک مرغی کے بچے کو اگر یہ امن نصیب ہو تو وہ جو اللہ کے پیارے ہیں ان کو کیسا امن نصیب نہیں ہوگا۔ مگر وہ چوزہ جو باہر رہ جائے، جو سمجھے کہ کوئی ایسی بات نہیں، وہ ضرور اُچکا جاتا ہے۔ ، چیل اس پہ جھپٹتی ہے اور اس کو اڑا لے جاتی ہے۔

تو آپ لوگ مرغی کے چوزوں سے تو زیادہ عقل دکھائیں۔ اول تو خدا کی پناہ میں آکر شیطان کے ہر خطرے سے آپ بچ سکتے ہیں اور بچیں گے اور لازماً بچیں گے لیکن اگر یہ بے پرواہی ہوئی، اس دائرے سے باہر نکل کر اپنی قسمت آزمائیں گے تو جان لیں کہ یقیناً آپ کی قسمت ہلاک شدہ لوگوں کی قسمت ہے۔ جونہی آپ نے یہ آزمائش کی اس آزمائش میں آپ مارے جائیں گے۔ پس قرآن کریم نے اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ کہہ کے بتادیا کہ وہ تو تاک میں بیٹھا ہے۔ شیطان کو تو ذرہ بھی تم نے موقع دیا تو وہ تمہیں اچک کے لے جائے گا۔ پس اس پہلو سے اپنی ساری زندگی کی، اپنے لحہ لحہ کی حفاظت ضروری ہو جاتی ہے۔

فَاِنْ زَلَلْتُمْ اگر تم ڈگمگائے بعد اس کے کہ کھلے کھلے نشان تمہارے پاس آچکے ہیں فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا اور بزرگی والا ہے۔ **احمدیوں کے لئے اس میں خصوصیت سے یہ سبق ہے کہ ان کے پاس اس کثرت سے اس دور میں نشان آئے ہیں کہ ان کے ڈگمگانے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا۔ آئے دن اللہ تعالیٰ اپنے تازہ نشان آپ کو دکھاتا ہے اور اس کے باوجود اگر خدانخواستہ آپ کے قدم ڈگمگائیں تو بہت بڑی محرومی ہوگی۔** ان آیات کی تشریح کے طور پر میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک حدیث اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

سنن الترمذی سے یہ حدیث لی گئی ہے۔ انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ عہد نبوی میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک آنحضرت ﷺ کے حضور حاضر رہتا تھا، میں نے خصوصیت سے اس لئے یہ حدیث چنی ہے کہ بعض لوگوں کے ذہن میں صرف ابوہریرہؓ کا نام آتا ہے کہ گویا وہی رہتے تھے مسجد میں۔ ابوہریرہ تو دن رات وہیں رہتے تھے باہر نکلتے ہی نہیں تھے مگر بکثرت ایسے صحابہ تھے جو جتنا بھی ان کو وقت میسر ہو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں رہا کرتے تھے اور ابوہریرہ کے علاوہ بھی بعض ان میں سے ایسے تھے جنہوں نے اپنا روزمرہ کا کام چھوڑ دیا تھا۔ یعنی بظاہر نکمّے تھے کچھ کمانے والے نہیں تھے۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں ایک بھائی حاضر رہتا تھا اور دوسرا کام میں مصروف رہتا تھا۔ کام کرنے والے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی کہ مجھ اکیلے پہ ہی بوجھ ڈالا ہوا ہے۔ ہر وقت یہ آپ کے پاس بیٹھا رہتا ہے اور میں اکیلا گھر چلانے کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا "لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ" کیا خبر عین ممکن ہے کہ تجھے جو رزق عطا کیا جا رہا ہے اِس کے سبب سے ہو۔ بہت عظیم الشان ایک سرّ وابستہ ہے اس حدیث میں، ایک سرّ چھپا ہوا ہے اور وہ سب

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

خدمت دین کرنے والوں کے لئے اور ان کے خاندانوں کے لئے ہے اور اسی طرح ان واقفین زندگی کے لئے ہے جنہوں نے کلیۃً اپنے آپ کو خدا کے حضور پیش کر دیا ہے۔ بہت سے ان کے خاندان والے، رشتہ دار یہ سمجھتے ہونگے کہ ہم ان پر احسان کر رہے ہیں، ہم نے ان کے بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں، ان کے بیوی بچوں کا خیال رکھتے ہیں اور اسی طرح آج جماعت جرمنی میں **بکثرت ایسے بڑے اور بچے اور جوان اور عورتیں ہیں جن کو اپنے گھروں کی ہوش نہیں اور جو کلیۃً دین کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں واقعۃً ان میں سے بعض کے بھائی یا اقرباء سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی خدمت کر رہے ہیں گویا کہ ہم نے ان کے بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس فرمان کو پلے باندھ لو کہ تمہیں کیا پتہ کہ تمہارے رزق میں ان کی وجہ سے برکت ہے۔** اگر یہ دین کی خدمت چھوڑ دیں تو پھر دیکھنا کہ تمہارا کیا حال باقی رہ جاتا ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ فرمان جیسا اس وقت سچا تھا ویسا ہی آج بھی سچا ہے۔ بعینہٖ اپنی پوری شان کے ساتھ آج کے زمانے کے خدمت کرنے والوں پر بھی اور ان کے رشتہ داروں پر بھی اطلاق پاتا ہے۔ پس يَشْرِيْ نَفْسَهُ میں یہ سارے لوگ داخل ہیں جنہوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو یقین دلا دے اور ان کے اعزاء اور اقرباء کے دماغ میں وہم تک بھی نہ گزرے کہ ان کی وجہ سے ان کے خاندانوں کو کوئی نقصان پہنچ رہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی آیت کی مختلف تشریحات پیش فرماتے ہیں، مختلف تحریروں میں آپ نے مختلف پہلوؤں پر زور دیا ہے۔ مثلاً فرمایا "یعنی انسانوں میں سے وہ اعلیٰ درجہ کے انسان ہیں جو خدا کی رضا میں کھوئے جاتے ہیں"۔ اپنی جان بیچ دی تو باقی کیا رہا ان کے پاس۔ "وہ دنیا سے غائب ہو جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی یاد میں کھوئے جاتے ہیں وہ اپنی جان بیچتے ہیں اور خدا کی مرضی کو مُول لیتے ہیں"۔ یہ مُول لیتے ہیں بہت پیارا اظہار ہے۔ یعنی فرمایا کہ جیسے سودا کرنے والے کو جو وہ خرچ کرتا ہے اس کے نتیجے میں وہ سودا دیا جاتا ہے جس کی خاطر وہ خرچ کرتا ہے۔ تو مُول لیتے ہیں سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اپنی رضا سے ان کو متمتع فرمائے کیونکہ گویا انہوں نے اس کی رضا خرید لی۔ اب اللہ سے تو کوئی ویسے سودا نہیں کر سکتا، اس کی رضا خریدی نہیں جا سکتی مگر جب وہ خود کہے کہ کون ہے جو میری رضا خریدنے والا ہے اور کچھ لوگ اس کے جواب میں آگے بڑھیں اور کہیں ہم ہیں تیری رضا خریدنا چاہتے ہیں تو پھر کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس ادّعا سے پیچھے ہٹ جائے وہ لازماً اپنی رضا ان کو عطا فرماتا ہے۔

"وہ اپنی جان بیچتے ہیں اور خدا کی مرضی کو مول لیتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمت ہے ایسا ہی وہ شخص جو روحانی حالت کے مرتبے تک پہنچ گیا ہے خدا کی راہ میں فدا ہو جاتا ہے"۔ اب مُول لینا جو ہے یہ فدا ہونے سے ورے ورے نہیں ہو سکتا۔ فرمایا "جو شخص روحانی حالت کے مرتبے تک پہنچتا ہے خدا کی راہ میں فدا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ تمام دکھوں سے وہ شخص نجات پاتا ہے جو میری راہ میں اور میری رضا کی راہ میں جان کو بیچ دیتا ہے اور جانفشانی کے ساتھ اپنی اس حالت کا ثبوت دیتا ہے کہ وہ خدا کا ہے"۔

جانفشانی عمر بھر کرنی پڑتی ہے۔ جان جو بیچی جاتی ہے کوئی ایک لمحے کا سودا نہیں ساری زندگی کا سودا ہے۔ مرتے دم تک، آخری سانس تک جو جان بیچی ہے اب بیچنے والے کی نہیں رہی۔ پس یہ کوئی ایسا سودا نہیں جو اچانک کسی بکری کو کسی کے پاس بیچ دیا تھوڑا سا صدمہ اگر ہوا بھی تو اس کے بعد چھٹی کرلی۔ یہ تو ایک ایسی جان کا سودا ہے جو لحہ لحہ جینے والی جان ہے اور لحہ لحہ مرنے والی جان ہے۔ ہزار موتیں اسے خدا کی خاطر قبول کرنی ہونگی اور ہزار زندگیاں ہر موت کے بدلے اسے ملیں گی۔ پس یہ ہے مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ کہ جو اپنے نفس کو اللہ کی خاطر بیچ دیتا ہے۔

فرمایا "جانفشانی کے ساتھ اپنی اس حالت کا ثبوت دیتا ہے"۔ یہ نہیں کہ ایک دفعہ بیچ دیا اور بات ختم ہو گئی۔ بہت سے واقفین زندگی ہم نے دیکھے ہیں جنہوں نے کسی خاص لحہ عشق میں اپنی جان کو خدا کے سپرد کر دیا اور اس کے بعد چھٹی کرلی۔ پھر ساری عمر ایسی حرکتیں کرتے رہے جو جان بیچنے والے نہیں کیا کرتے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کو پکڑتا ہے اور لازماً ان کا بدانجام ہوتا ہے۔ کبھی بھی وہ اس حالت میں نہیں مرتے

کہ گویا جان بیچنے والے تھے۔ تو جان کا سودا تو پہلے کا ہے اور اس سودے کے حق میں ثبوت بعد میں مہیا ہوتے ہیں۔ ساری زندگی مہیا ہوتے رہتے ہیں۔

"اس حالت کا ثبوت دیتا ہے کہ وہ خدا کا ہے اور اپنے تمام وجود کو ایک ایسی چیز سمجھتا ہے جو طاعت خالق اور خدمت مخلوق کے لئے بنائی گئی ہے"۔ اب ایک اور پہلو بھی خدا کی خاطر جان بیچنے کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے کھول دیا۔ فرمایا کہ وہ خدا کی خاطر جان بیچتا ہے تو خدا کی مخلوق کی خاطر بھی بیچتا ہے۔ خدا کی خاطر اس کا جان بیچنا تو شاید بعض نگاہوں کو دکھائی نہ دے مگر اس کی مخلوق کی خاطر جو جان بیچتا ہے وہ تو سب کو دکھائی دیتا ہے، ساری مخلوق اس پر گواہ ہو جاتی ہے۔ اور اس بات پر بھی گواہ ہو جاتی ہے کہ وہ ان سے فائدے کی خاطر کچھ نہیں کرتا کیونکہ وہ فائدہ اٹھاتا نہیں۔ وہ جب شکریہ ادا کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہمارا شکریہ ادا نہ کرو۔ ہم تو رضائے باری تعالیٰ کی خاطر یہ کام کر رہے ہیں۔ تم شکریہ ادا کرتے ہو تو ہمیں کوفت ہوتی ہے۔ ہم نے تو اپنا سودا اللہ سے کیا ہے۔ تو یہ دعویٰ محض دعویٰ نہیں رہتا لحہ لحہ اس دعوے کا ثبوت ان کی زندگی مہیا کرتی ہے۔ وہ جب بنی نوع انسان کی خدمت کرتے ہیں تمام بنی نوع انسان گواہ ہو جاتے ہیں کہ یہ اپنی خاطر خدمت نہیں کر رہے تھے ہم سے کچھ لینے کی خاطر خدمت نہیں کر رہے تھے بلکہ اللہ سے کچھ لینے کی خاطر خدمت کر رہے تھے تو محض دعویٰ، دعویٰ نہیں رہتا بلکہ ایک قطعی ثبوت اس کی تائید میں اٹھ کھڑا ہوتا ہے جس کو رد نہیں کیا جا سکتا۔

"اور پھر حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق ہیں ایسے ذوق و شوق اور حضور دل سے بجالاتا ہے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینے میں اپنے محبوبِ حقیقی کو دیکھ رہا ہے"۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو آپ غور سے پڑھا کریں تو پھر آپ کو ان ارشادات کی لطیف باتیں سمجھ آسکتی ہیں۔ اپنے تمام وجود کو سر سے پاؤں تک، تمام وجود کو، جو جان بیچتا ہے وہ اس میں سے کچھ بھی نہیں رکھتا۔ "جو طاعت خلق اور خدمت مخلوق کے لئے بنائی گئی ہے"۔ پھر حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق ہیں یعنی انسان کو اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی صلاحیتیں بخشی ہیں ان تمام صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے وہ اللہ کے دین اور اس کی مخلوق کی خدمت کرتا ہے اور ہر ایک کی صلاحیتیں الگ الگ ہیں مگر جس چھابڑے میں جو کچھ ہو گا وہی تو بیچے گا۔

پس ایک غریب انسان بھی اسی طرح اپنا سب کچھ بیچنے والا بن جاتا ہے جس طرح ایک امیر انسان اپنا سب کچھ بیچنے والا بن جاتا ہے۔ توفیق تو اس کی اپنی بنائی ہوئی نہیں، توفیق تو اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوتی ہے۔ پس مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کا یہ معنی ہے کہ جو کچھ وہ بیچتا ہے وہ وہی کچھ ہے جو ہم نے اس کو دیا تھا اس میں سے پھر کچھ اپنے لئے نہیں رکھتا تمام تر پیش کر دیتا ہے۔ پس اگر کسی کی قسمت میں، کسی کے مقدر میں ایک کھوٹی کوڑی بھی ہو یعنی کچھ بھی نہ ہو تو اپنا خالی دامن لے کر اس میں خدا کی محبت اور تمناؤں سے جھولی بھر کر بظاہر خالی دامن میں اپنی محبت اور نیک تمناؤں کی جھولی اٹھائے ہوئے خدا کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ہے وہ بھی وہی ہے جس نے سب کچھ بیچ دیا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، "ایسے ذوق و شوق اور حضور دل سے بجا لاتا ہے"۔ میں نے جو یہ کہا تھا تمنائیں اور محبتیں لے کے حاضر ہوتا ہے یہ اس کا ترجمہ ہے، حضور دل سے بجا لاتا ہے اس کا دل تمام تر یہ چاہتا ہے کہ جس حد تک خدمت ممکن ہے میں کروں۔ "گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینے میں اپنے محبوبِ حقیقی کو دیکھ رہا ہے"۔ اس کی فرمانبرداری کا ایک شیشہ اس کے سامنے ہے اور اس میں اسے اپنی ذات دکھائی نہیں دیتی وہ محبوب دکھائی دیتا ہے جس کی خاطر اس نے اپنی ساری زندگی کو ایک نئی صورت میں ڈھال دیا۔

"اور ارادہ اس کا خدا تعالیٰ کے ارادے سے ہم رنگ ہو جاتا ہے"۔ جو اللہ کا ارادہ وہی اس کا ارادہ، جو مالک کا ارادہ وہی غلام کا ارادہ۔ "اور تمام لذت اس کی فرمانبرداری میں ٹھہر جاتی ہے"۔ اب یہ لفظ "ٹھہر جاتی ہے" قابل غور ہے۔ فرمایا کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا میں ایسی لذت نہیں ملتی کہ جو آئے اور چلی جائے وہ لذت اس کے دل میں پناہ گزین ہو جاتی ہے۔ وہ لذت ایسی ٹھہرتی ہے کہ پھر جانے کا نام نہیں لیتی۔ پس وہ سب لوگ مستثنیٰ ہیں جو کبھی اللہ کی رضا میں محبت پاتے ہیں، مزہ دیکھتے ہیں اور کبھی نہیں دیکھتے۔ بہت سے ایسے انسان ہیں، کثرت سے ایسے انسان ہیں جو اللہ کی رضا سے کبھی نہ کبھی تو ضرور لطف اندوز ہوتے ہیں لیکن اپنی جان نہیں بیچی ہوتی اس لئے وہ محبت آکر ٹھہر نہیں جاتی، آئی اور چلی گئی اور دوسری لذتیں پھر اس کی جگہ اپنا ٹھکانہ دل میں بنا لیتی ہیں اور اس طرح وہ خدا کے بندے جو جان بیچنے والے ہیں دوسرے بندوں سے ممتاز ہو کر الگ ہو جاتے ہیں۔

یہ ایک بہت گہری حقیقت ہے جس کی طرف میں آپ کو خصوصیت سے متوجہ کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ حقیقت بیان کر کے ہماری آنکھوں سے پردے اٹھا دئے ہیں۔

ہم میں سے بکثرت ایسے ہیں جنہوں نے کبھی نہ کبھی اللہ کی رضا کے نتیجے میں دل کو لذت سے معمور ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ بعض ایسے ہیں جن کے بدن پہ جھرجھری طاری ہو جاتی ہے جب وہ خدا کے کسی خاص انعام پر غور کرتے ہیں یا کسی خاص مصیبت سے اللہ تعالیٰ ان کو نجات بخشتا ہے تو واقعۃً ان کے دل میں اللہ کا پیار ایک لذت بن کے اترتا ہے لیکن ٹھہرتا نہیں۔ آیا اور چلا گیا اور پھر دنیا کی لذتیں دل میں قرار پکڑ لیتی ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ایک لفظ قابل توجہ ہے۔

"تمام لذت اس کی فرمانبرداری میں ٹھہر جاتی ہے"۔ اب کوئی دنیا کا چوٹی کا ادیب بھی ایسی تحریر نہیں لکھ سکتا کہ ہر ہر لفظ بامعنی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فصاحت و بلاغت سچائی پر مبنی ہے ایک لفظ بھی بے حقیقت نہیں، کوئی لفظ نہیں جو سچائی سے نوریافتہ نہ ہو۔ اور یہی سچائی ہے جو آپ کی تحریروں کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر رہی ہے۔ "اور تمام اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگتے ہیں"۔ جب دل میں خدا کی محبت کا لطف ٹھہر جاتا ہے تو اس لطف کو بڑھانے کی خاطر، اس کو ہمیشہ اپنا راہنما بنانے کی خاطر ویسے ہی لطف کے لئے وہ کوشش کرتے ہیں اور انسان جو لذت کے لئے کوشش کرتا ہے وہ مشقت نہیں ہوا کرتی۔ ہماری جتنی عبادتیں، جتنی خدمتیں مشقت کا رنگ رکھتی ہیں وہ لذت سے محروم ہیں۔ کوئی چیز جس میں لذت ساتھ ساتھ حاصل ہو رہی ہو اسے مشقت نہیں کہا جاتا۔ دنیا کا ادنیٰ دوکاندار بھی دیکھیں کتنی محنت کر رہے ہیں، اپنے تھوڑے سے پیسے کمانے کی خاطر لیکن چونکہ ان پیسوں میں مزہ آرہا ہے اس لئے دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ بڑی مشقت ہے۔ ان کی بلا سے ان کو ذرہ بھی اس میں مشقت محسوس نہیں ہوتی۔ کوئی شخص جو صبح اٹھتا ہے، دوکان کھولتا ہے، کوئی بنیا دیکھیں، سوچیں ذرا وہ رات کے بارہ بجے تک حساب فہمی کرتا رہتا ہے اگر اس کو آپ جا کے ہمدردی کریں، کہیں میاں بس کرو تھک گئے ہو گے دوپہر ہو گئی ہے اب آرام کرو تو کیسی کڑی نظروں سے تمہیں دیکھے گا کہ جاؤ جاؤ اپنی راہ لو مجھ کو میرے حال پہ رہنے دو مجھے مزہ آرہا ہے اس چیز میں اور مزے کے بغیر وہ کام کر ہی نہیں سکتا۔

تو فرمایا، "اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگتے ہیں"۔ تمام اعمال صالحہ میں ان کو اللہ کی رضا کا مزہ دکھائی دے رہا ہوتا ہے، مزہ محسوس ہو رہا ہوتا ہے اور وہ اس وجہ سے خود بخود صادر ہونے لگتے ہیں۔ "یہی وہ نقد بہشت ہے"۔ یہ "نقد بہشت" یہ اب قابل غور بات ہے سودا نقدا نقدی ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ اس دنیا میں تو نہیں ملی اور اگلی دنیا میں مل جائے گی۔ اللہ ادھار نہیں رکھتا وہ بہشت جو خدا کی محبت کی اعلیٰ لذات کی بہشت ہے وہ تو نقدا نقدی تمہیں اس دنیا میں ملتی ہے۔

"یہی وہ نقد بہشت ہے جو روحانی انسان کو ملتا ہے اور وہ بہشت جو آئندہ ملے گا وہ درحقیقت اسی کی اظلال و آثار ہے"۔ اس دنیا میں جس نے بہشت دیکھ لی اس کا ظل ہے ایک جو اخروی زندگی میں ملے گا۔ آثار ہیں اس کے یعنی اسکے گویا سائے ہیں جیسے نقش قدم انسان چھوڑتا ہے تو قدم تو نہیں ہوتا مگر گزرے ہوئے قدم کے لئے اس کا نقش قدم راہنمائی کر رہا ہوتا ہے۔ تو اگلی دنیا میں جو بہشت ہو گا وہ یہ بہشت تو نہیں ہو گا جو یہاں حاصل ہے کیونکہ اس سے بہت زیادہ بلند ہے مگر جسے اسی دنیا میں یہ اللہ کی محبت کی لذت کا بہشت نصیب ہو جائے اور یہ نقدا نقد سودا ہے جو اسے مل جائے وہ ہے جو کامل یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ اب جب بھی میں مرا مجھے اسی بہشت کے سائے کے طور پر بہت اعلیٰ چیزیں نصیب ہونگی جن کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اب دنیا میں جتنے بھی مذہب کی معرفت بیان کرنے والے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد گزرے ہیں ان میں سے کسی کی ایسی تحریر نکال کے دکھاؤ۔ یہ بدبخت ملّاں ایک ایسے عارف باللہ کے پیچھے پڑ کے کیوں اپنی آخرت خراب کرتے ہیں، اس کے متعلق بدکلامی کرتے ہیں جو ہمیں اللہ کی محبت کی راہیں کھول کھول کر دکھا رہا ہے۔ فرمایا "جس کو دوسرے عالم میں قدرت خداوندی جسمانی طور پر متمثل کر کے دکھلائے گی"۔ اظلال و آثار جو ہیں وہ جسمانی طور پر متمثل نہیں ہوا کرتے۔ کسی چیز کا سایہ ہے تو سایہ ہی ہو گا اصل تو نہیں ہو سکتا۔ فرمایا یہ وہ سائے نہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ اُس دنیا میں اِس دنیا کی جنت کو متمثل کر کے دکھائے گی وہ واقعتاً نظر آنے والی، محسوس ہونے والی، سونگھنے والی خوشبوؤں سے معطر، مزوں سے بھری ہوئی جنت حقیقت کا روپ اوڑھ لے گی

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

اور وہ حقیقت جو ہے اس کی تفصیل بیان نہیں کی جاسکتی کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ کوئی آنکھ ایسی نہیں جس نے وہ جنت دیکھی ہو، کوئی کان ایسا نہیں جس نے اس جنت کا بیان سنا ہو۔

پس حقیقت میں وہ جو کچھ بھی ہے یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے مگر اس دنیا کی جو خدا کی محبت کی لذتیں ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ ان کی خاطر انسان تمام دنیا کو ایک طرف پھینک دیتا ہے اور ان کو قبول کرتا ہے ان لذتوں کی شدت کا یہ اثر ہے کہ ہر دوسری لذت ہیچ ہو جاتی ہے تو اس سے لاکھوں کروڑوں گنا بڑھ کر جو لذت آئندہ مقدر ہے اس کا تصور باندھا جائے۔ وہ اگر اور کچھ نہیں تو ان لذتوں کی خاطر ہی اپنی دنیا کو بدلو مگر اگر اس دنیا میں جنت نصیب نہ ہوئی تو ان لذتوں کی خاطر جو کچھ بھی کرو گے وہ سب بے کار جائے گا۔ یہ پیغام ہے جس کو آپ کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے۔

عموماً بعض لوگ سختی کر کے بھی، محنت کر کے بھی بظاہر اگلی دنیا کمانے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض ایسے مشقت کرنے والے ہیں جن کے کھڑے کھڑے ٹانگیں سوکھ جایا کرتی ہیں جو ہاتھ اونچا کرتے ہیں تو ہاتھ شل ہو جاتے ہیں مگر حاصل کچھ نہیں ہوتا کیونکہ مرنے کے بعد کی جو زندگی ہے وہ ان کو ملے گی جن کو ان چیزوں میں گہری لذت ملتی ہے جو ایک لذت کے خیال سے مصیبت اٹھاتے ہیں ان کو نہیں مل سکتی۔ اس اقتباس کے بعد جو یہ رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۳۱، ۱۳۲ سے اقتباس لیا گیا تھا اب اسی رپورٹ سے میں ایک اور اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

فرماتے ہیں: ''یعنی خدا کا پیارا بندہ اپنی جان خدا کی راہ میں دیتا ہے اور اس کے عوض میں خدا کی مرضی خرید لیتا ہے وہی لوگ ہیں جو خدا کی رحمت خاص کے مورد ہیں۔ غرض وہ استقامت جس سے خدا ملتا ہے اس کی یہی روح ہے جو بیان کی گئی جس کو سمجھنا ہو سمجھے''۔ (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۸۸) اب استقامت کے متعلق، وہ کیا چیز ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اب وقت چونکہ تھوڑا رہا ہے اس لئے مجھے نسبتاً جلدی گزرنا ہوگا۔

''اللہ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں''۔ یہ تحریر ہے جلد نمبر ۴ صفحہ ۲۹، ۶/اگست ۱۹۰۰ء کی۔ ''اللہ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں ان کے ساتھ وہ رافت اور محبت کرتا ہے۔ چنانچہ خود فرماتا ہے وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالعِبَاد کہ اللہ اپنے بندوں پر یا خالص بندوں پر بہت مہربان ہے یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں''۔

پس وہ ساری دنیا کی جماعتیں جو قربانی کے اس عظیم دور میں داخل ہو چکی ہیں اور ان جماعتوں میں اللہ تعالیٰ نے جماعت جرمنی کو بھی ایک مقام عطا فرمایا ہے ان کے لئے اس تحریر میں یہ سبق ہے کہ جتنی بھی قربانی دیں اس قربانی کو اللہ تعالیٰ کی رافت کا حصہ سمجھیں۔ محض اللہ کا احسان سمجھیں کہ خدا ان کو یہ توفیق دے رہا ہے اور بھولے سے بھی دل میں یہ خیال نہ گزرے کہ شاید ہم کچھ کر رہے ہیں خدا کی خاطر، خدا کی خاطر ہو یا خدا کے لئے بنی نوع انسان کی خاطر ہو، دونوں صورتوں میں خدمت اپنی ذات میں اعزاز ہے اور اسی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نقد سودا بیان فرما رہے ہیں۔ ہر خدمت اپنی ذات میں اپنی جزاء ہے اور جزاء پر انسان کسی پر احسان نہیں رکھا کرتا جس کو جزاء مل رہی ہو ساتھ ساتھ وہ کیسے کسی گردن پر احسان رکھ سکتا ہے۔

''اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں''۔ ''دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں''۔ دنیا کمانے سے تو احتراز ممکن ہی نہیں ہے اگر اور کچھ نہیں تو خدا کی راہ میں یا بنی نوع انسان کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہی انسان دنیا کمائے گا اور جس کی نیت یہ ہو کہ وہ مجھے اتنا ملے کہ میں زیادہ سے زیادہ اللہ اور اس کے دین کی اور اس کے بندوں کی خدمت کر سکوں وہ اس دنیا کی کمائی کو بالذات نہیں سمجھتے یعنی یہ کمائی ہے۔ ہے تو ہے نہیں تو نہ سہی اللہ کی مرضی۔ اگر اللہ کی مرضی پر نگاہیں ہیں تو خدا تعالیٰ اگر چاہے تو ان کو سب کچھ چھین کر اس ابتلاء میں بھی آزما سکتا ہے کہ جب ان سے سب کچھ چھین لیا جائے تو دیکھیں ان کے چہرے پر یا ان کے دل پر ملال تو نہیں آجاتا۔

جو اللہ کی خاطر جو کچھ ان کے پاس ہے فدا کرتے رہتے ہیں وہ زیادہ فدا تو نہیں کر سکیں گے مگر جو کچھ تھوڑا بہت ان کے پاس بچ جائے گا وہی پیش کرتے رہیں گے۔ اس کے برعکس بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ جب کشائش سے آزماتا ہے تو اس وقت وہ کچھ نہ کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں اور جب ان پر مالی تنگی کے دن آتے ہیں تو اجازتیں لیتے ہیں کہ اب ہمیں توفیق نہیں رہی۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو مضمون پیش فرما رہے ہیں اس کے مطابق دنیا بالذات نہیں ہوتی۔ اصل میں اللہ کی رضا حاصل کرنا اور اس کی خاطر اس کا دیا ہوا خرچ کرنا ہے۔ پس اگر اس نے کم کر دیا تو کم میں سے دو۔ اگر زیادہ دیا ہے تو زیادہ میں سے دو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا دین دنیا پر مقدم رہتا ہے۔

فرمایا: ''ایسے لوگ دین کو ایک خوابیدہ نظر سے دیکھتے ہیں''۔ یہ خوابیدہ نظریں بھی ہر انسان پہچان سکتا ہے۔ کم سے کم اپنی خوابیدہ نظر کو پہچاننے کی انسان میں صلاحیت ضرور موجود ہے۔ دینی امور جتنے بھی اسکے گردو پیش واقع ہو رہے ہیں وہ ان کو ایک اتفاقاً حادثاتی طور پر ساتھ ساتھ چلنے والے امور سمجھتا ہے، براہ راست اس کا دل ان امور میں نہیں ہوتا۔ احمدیت ترقی کر رہی ہے، لوگ نیک بنتے چلے جا رہے ہیں، سب میں قربانی کی روح بیدار ہو رہی ہے اسے یہ محسوس نہیں ہوتا کہ یہ سارے میرے لئے خدا تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ ہر بات جو میں ایسی سنتا ہوں جو دین کی ترقی کی ہے وہ میرے دل میں بے انتہا لذت پیدا کرتی ہے۔ سبحان اللہ، بسم اللہ کہتے ہیں کہ اچھا یہ ہو رہا ہے مگر براہ راست دل پر وہ لذت کی کیفیت طاری نہیں ہوتی جیسی اپنی تجارت کے چمکنے کے نتیجے میں ان کے دل پر ایک لذت کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اگر کوئی ان کو خبر سنائے کہ جو روپیہ تم نے فلاں جگہ لگایا تھا وہ ایسا ہوا کہ تجارت میں کہ وہ بہت بڑھ چکا ہے۔

دنیا میں ایسے حادثات ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں بعضوں کی معمولی تجارتیں بھی ایک دم چمک اٹھتی ہیں۔ اگر وہ ایسا دیکھیں تو دیکھیں ان کا دل اس بات کو کبھی بھی خوابیدہ نظر سے نہیں دیکھے گا، بے انتہا خوشیوں سے بھر جائے گا، لذتیں دل میں سمائی ہی نہیں جائیں گی۔ اتنا گہرا اثر پڑے گا اس خبر کا کہ اگر اس کو احمدیت کی کامیابیوں کی خبر کے ساتھ موازنہ کر کے دیکھیں تو وہ کچھ بھی باقی نہیں رہے گی۔ پس یہ بہت لطیف باتیں ہیں جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چند لفظوں میں بیان کرتے ہیں۔ اب جب میں نے سمجھا دیا تو پھر دوبارہ سنیں اس تحریر کو تو معلوم ہوگا کہ خوابیدہ نظر کیا معنے رکھتی ہے۔

''مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں۔ مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے''۔ جب تک زندگی باقی ہے ان سب چیزوں کو وقف کر دے۔ ''تا کہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو''۔ جن لوگوں کے حق میں یہ فرمایا گیا ہے کہ ان کو حیات طیبہ عطا ہوئی ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگی کا لحہ لحہ موت تک خدا کی راہ میں وقف رہتا ہے۔

یہ یادداشتیں، براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۱ تا ۳۰، پیغام صلح صفحہ ۴۸ سے یہ عبارت لی گئی ہے۔
پھر فرمایا ''اے ایمان والو خدا کی راہ میں اپنی گردن ڈال دو اور شیطانی راہوں کو اختیار مت کرو''۔ جیسا کہ کلام الٰہی سے میں نے یہ ثابت کر کے دکھایا تھا کہ اور کا لفظ بظاہر ایک زائد بات کا تقاضا کر رہا ہے مگر حقیقت میں پہلی بات ہی کی تشریح ہے۔ بعینہ اسی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ عبارت ہے کہ ''اے ایمان والو خدا کی راہ میں اپنی گردن ڈال دو''۔ گردن دو طرح سے ڈالی جاتی ہے۔ ایک بیل جس کے اوپر، جس کی گردن میں خدمت کا جُوا ڈالا جاتا ہے وہ بیل جس کو عادت پڑ چکی ہوتی ہے جب جُوا اٹھا کر زمیندار اس کی طرف چلتا ہے گردن پر ڈالنے کے لئے تو میں نے خود دیکھا ہے ایسے بیلوں کو وہ سر نیچے کر دیتے ہیں اور وہ بیل زمیندار کو بہت پیارے ہوتے ہیں اور کچھ بیل ایسے ہیں جو سینگ مارتے ہیں اور بڑی مشکل سے ان کو قابو کرنا پڑتا ہے رسی کے پھندے ان کے سینگوں پہ ڈالنے پڑتے ہیں اور ایک آدمی ایک طرف سے گھسیٹ رہا ہے دوسرے نے جا کر جُوا ڈال دیا۔ تو یہ سلوک تو نہ کروا اپنے اللہ سے۔ اس کے بیل ہو اس کے لئے اپنی جان بیچ ڈالی اور گردن جُوا کے لئے خم نہ کی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں خدا کی راہ میں اپنی گردن ڈال دو۔ ایک یہ معنی ہیں۔

دوسرا ذبح ہونے کے لئے گردن ڈال دو جیسے حضرت اسماعیل نے اپنی گردن ڈالی تھی۔ تو یہ دونوں طریق ایسے ہیں جن میں آپ اپنی جان کے ذریعے اس بات کا اقرار کر رہے ہونگے کہ میں نے یہ جان بیچی ہوئی ہے میری نہیں رہی۔ اس کے بعد ''اور شیطانی راہوں کو اختیار مت کرو'' کا یہ مطلب ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ ایسا گردن ڈالنے والا احتمالاً بھی شیطان کی راہ اختیار کر سکتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ وہ الگ بات ہے، یہ اور بات ہے۔ شیطانی راہیں اختیار کرنے والے اور لوگ ہیں اور یہ بالکل اور لوگ ہیں۔ اگر شیطان سے بچنا ہے تو گردن ڈالنا ضروری ہے۔ لازم ہے کہ خدا کے سامنے اپنی گردن ڈال دو۔

''شیطان تمہارا دشمن ہے'' وہی آیت کریمہ ہے جو میں نے پہلے پڑھی تھی اسی کا تشریحی ترجمہ ہے

جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمار ہے ہیں۔ فرماتے ہیں "اس جگہ شیطان سے مراد وہی لوگ ہیں جو بدی کی تعلیم دیتے ہیں"۔ اب یہ خیال نہ گزرے کہ کوئی خیالی شیطان ہے جس سے ہر آدمی سمجھتا ہے میں بچا ہوا ہوں۔ اس کے گردو پیش، اس کے ماحول میں، اس کو برے کاموں کی طرف بلانے والے وہ شیطان ہیں۔ پس جس نے اپنی گردن خدا کی راہ میں دے رکھی ہو وہ ان کی باتیں کب سنے گا وہ ان کو مردود کر کے اپنی طرف سے ہٹادے گا ایسے لوگوں کی دوستی کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ سب کچھ تو خدا کے حضور انہوں نے پیش کر رکھا ہو اور اس میں سے حصہ مانگ رہے ہوں۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيم کا کلام ہمیں سکھایا گیا کہ تلاوت سے پہلے ضرور پڑھ لیا کرو کیونکہ جب تلاوت کرتے ہو تو گویا خدا کے ہو جاتے ہو اور شیطان کوشش کرے گا کہ تمہارا کوئی حصہ بھی خدا کے فضل سے باہر رہ جائے اور یہ اسے اچک لے۔

پس وہ لوگ زندہ آپ کے ارد گرد پھرتے ہیں، آپ ان کو جانتے ہیں، دیکھتے ہیں، ان سے مراسم رکھتے ہیں جو خدا کی مرضی کے خلاف بھی آپ کو تعلیمیں دیتے ہیں، کہتے ہیں یہ جھوٹ بولو تو یہ فائدہ ہو جائے گا یہاں پیسہ لگاؤ خواہ پیسہ لگانا حرام ہو اس سے فائدہ پہنچے گا اس طرح رزق کماؤ۔ یہ حقائق ہیں روزمرہ گزرنے والے حقائق ہیں، کوئی فرضی باتیں نہیں ہیں۔ آپ ان کو دیکھتے ہیں اور پہچانتے نہیں۔ پس جس نے خدا کی راہ میں اپنی گردن ڈالی ہو وہ ضرور پہچانے گا۔ اس آئینہ میں اپنے آپ کو دیکھیں اور خود اپنا اپنا جائزہ لیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، "جو شخص اپنے وجود کو خدا کے آگے رکھ دے نہ اس کی گردن اپنی رہی نہ اس کے پاؤں کے ناخن اپنے رہے کچھ بھی باقی نہ رہا۔ "اور اپنی زندگی اس کی راہوں میں وقف کرلے اور نیکی کرنے میں سرگرم ہو، سو وہ چشمۂ قربِ الٰہی سے اپنا اجر پائے گا"۔ ایسے شخص کو قربِ الٰہی کے سرچشمے سے پلایا جائے گا جس کو ہم کوثر کہتے ہیں یہ وہی کوثر ہے اللہ کے قرب کا سرچشمہ، جس کو یہ سرچشمہ نصیب ہو جائے اسے ایک آبِ حیات اور آبِ بقا مل گئی۔ ایسے شخص پر کبھی موت وارد نہیں ہوا کرتی۔

"اور ان لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم ہے"۔ جن پر سے موت اٹھالی گئی ہو، جن کو ہمیشہ کی بقاء کا وعدہ دے دیا گیا ہو یعنی خدا کی طرف سے ان لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ "یعنی جو شخص اپنے تمام قویٰ کو خدا کی راہ میں لگادے اور خالص خدا کے لئے اس کا قول اور فعل اور حرکت اور سکون اور تمام زندگی ہو جائے اور حقیقی نیکی کے بجالانے میں سرگرم رہے تو اس کو خدا اپنے پاس سے اجر دے گا اور خوف اور حزن سے نجات بخشے گا۔ یادرہے کہ یہی اسلام کا لفظ کہ اس جگہ بیان ہوا ہے دوسرے لفظوں میں قرآن شریف میں اس کا نام استقامت رکھا ہے"۔

میں نے عرض کیا تھا کہ پہلے جو لفظ استقامت گزرا ہے اس کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ ہی میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ پس اس اقتباس کے بعد میں اس خطبۂ جمعہ کو ختم کروں گا۔ فرمایا، "دوسرے لفظوں میں قرآن شریف میں اس کا نام استقامت رکھا ہے جیسا کہ وہ یہ دعا سکھلاتا ہے۔ اِهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِيمَ صِراطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِم" یعنی ہمیں استقامت کی راہ پر قائم کر اور ان لوگوں کی راہ جنہوں نے تجھ سے انعام پایا۔ ان لوگوں کی راہ استقامت کی راہ تھی جو انبیاء تھے اور ان لوگوں کی راہ استقامت کی راہ تھی جو صدیق تھے جو کامل وفا کے ساتھ اپنے انبیاء کے پیچھے چلتے رہے اور ان لوگوں کی راہ استقامت کی راہ پر تھے جو اس قافلے کے پیچھے پیچھے آرہے تھے مگر تھے اسی قافلے کا حصہ۔ وہ آگے تو نہ بڑھ سکے مگر پہلوں کی قدموں کی خاک چومتے ہوئے اسی راہ پر انہوں نے اپنی زندگی ختم کی۔ فرمایا یہ ہے استقامت کی راہ۔

دعا کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں یہ ہے "ہمیں استقامت کی راہ پر قائم کر، ان لوگوں کی راہ جنہوں نے تجھ سے انعام پایا اور جن پر آسمانی دروازے کھلے۔ واضح رہے کہ ہر ایک چیز کی وضع استقامت اس کی علتِ غائی پر نظر کر کے سمجھی جاتی ہے"۔ اب یہ بہت گہرا کلام ہے جسے لازماً سمجھائے بغیر آپ کو سمجھ نہیں آئے گی۔ "ہر ایک چیز کی وضعِ استقامت اس کی علتِ غائی پر نظر رکھ کے سمجھی جاتی ہے"۔ استقامت کے لئے پہلے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس چیز کا مقصد کیا تھا، اس کے بنانے کا مقصد کیا تھا، اس کی استقامت اس مقصد کے مطابق ڈھالی جائے گی یعنی اس کی استقامت کی صلاحیتیں جو اس کا مقصد تھا اس کے مطابق بنائی جانی ضروری ہیں۔

"انسان کے وجود کی علتِ غائی یہ ہے کہ نوعِ انسان خدا کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ پس انسانی وضع استقامت یہ ہے کہ جیسا کہ وہ اطاعت ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے ایسا ہی در حقیقت خدا کے لئے ہو جائے"۔ پیدا کرنے کی غرض یہ تھی کہ ہمیشہ خدا کی عبادت کرے، ہمیشہ اس کی پیروی کرے۔ اگر اس غرض کے مطابق وہ ہو جاتا ہے تو یہ اس کی استقامت ہے۔ محض راہ کی تکلیفوں کو برداشت کرنا استقامت کا نام نہیں ہے۔ یہ تشریح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمیں بتلا رہی ہے کہ اگر ہم عبادت کی خاطر پیدا کئے گئے تھے تو ہماری استقامت کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا سارا وجود عبادت کی خاطر خاص ہو جائے اور کلیۃً اللہ کا ہو جائے۔

"اور جب وہ اپنے تمام قویٰ سے خدا کے لئے ہو جائے گا تو بلا شبہ اس پر انعام نازل ہو گا جس کو دوسرے لفظوں میں پاک زندگی کہہ سکتے ہیں۔ صِراطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِم میں اَنْعَمْتَ عَلَيْهِم کا ترجمہ ہے۔ "تو یقیناً اس پر انعام نازل ہو گا"۔ اب انعام کا عام معنیٰ یہ لیا جاتا ہے کہ اس کو کئی قسم کی نعمتیں ملیں گی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ معنے نہیں فرمارہے "جس کو دوسرے لفظوں میں پاک زندگی کہہ سکتے ہیں"۔ یعنی انعام سے مراد ہی پاک زندگی ہے۔ **جب خدا کی طرف سے پاک زندگی مل گئی تو یقین کرو کہ یہ انعام ہے اور اگر پاک زندگی نہیں ملی اور دنیا کی نعمتیں ملی ہیں تو محض اس دھوکے میں مبتلا نہ رہنا کہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے** جس نے ثابت کر دیا کہ آپ صراط مستقیم پر قائم تھے۔

پس پاک زندگی اصل مقصود ہے، اصل مطلوب ہے اگر پاک زندگی ہم سب کو نصیب ہو جائے تو یہی زندگی کا وہ مقصد ہے جو ہم نے پالیا پھر ہم یہ کہتے ہوئے جان جانِ آفریں کے سپرد کر سکتے ہیں کہ فُزْتُ بِرَبِّ الكَعْبَةِ خدا کی قسم، میں ربّ کعبہ کی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ میں کامیاب ہو گیا۔ اللہ ہمیں یہ کامیابی عطا فرمائے۔

وسیلۂ جنت

(حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کا کلام)

اللہ کیا عجیب یہ نعمت نماز ہے
دنیا و دیں میں باعثِ راحت نماز ہے

حکمِ خدا یہ ہے کہ پڑھو مل کے پانچ وقت
افضل عبادتوں میں عبادت نماز ہے

پھر یہ بھی حکم ہے کہ جماعت کے ساتھ ہو
اس طرح اور جاذبِ رحمت نماز ہو

بہرِ نمازِ جمعہ یہ ہو اہتمامِ خاص
سب جان لیں کہ وجہِ مسرّت نماز ہے

لازم ہے ذوق و شوق برائے نمازِ عید
یہ مومنوں کی مظہرِ شوکت نماز ہے

جو ظلمتِ گناہ کو آنے نہ دے قریب
وہ نورِ حق، وہ شمعِ ہدایت نماز ہے

بیمار کو مزہ نہیں ملتا طعام کا
دل صاف ہو تو موجبِ لذت نماز ہے

پھیلا ہوا ہے اس کا اثر دو جہان میں
جس کو نہیں زوال وہ دولت نماز ہے

اس کے سوا اب اور ذریعہ کوئی نہیں
قُربِ خدا کی ایک ہی صورت نماز ہے

صحت ہو یا مرض ہو حضر ہو کہ ہو سفر
مومن کی روح کے لئے فرحت نماز ہے

لازم ہے یہ ادا ہو خشوع و خضوع سے
بے شبہ اِک وسیلۂ جنت نماز ہے

جرم و سزا سے ہم کو بچاتی ہے روز و شب
فضلِ خدا سے دافعِ زحمت نماز ہے

ظاہر ہے اس سے دوستو رُتبہ نماز کا
آرامِ جانِ ختمِ رسالت نماز ہے

بقیہ: مختصرات از صفحہ اول

منگل، ۱۶ر جون ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۵۱ براڈکاسٹ کی گئی۔ سورۃ الزخرف سے کلاس کا آغاز ہوا۔ آیت نمبر ۱۴ میں سواری پر چڑھنے کے وقت کی دعا "سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ" کی بہت لطیف تشریح حضور نے فرمائی۔ جس کے معنے کو سمجھ کر یہ دعا پڑھنے سے انسان حفاظت الٰہی میں آسکتا ہے۔ سواری ظاہری لحاظ سے کتنی ہی مضبوط اور سوار کتنا ہی مشاق ہو خدا کی عطا کردہ حفاظت کے بغیر منزل تک نہیں پہنچ سکتا اور ہو سکتا ہے کہ سواری ایسی منزل تک پہنچانے کے بجائے اگلی دنیا تک پہنچادے۔ اگلی آیت پر حضور نے فرمایا کہ خدا کی طرف لڑکے یا لڑکیاں منسوب کرنا تو جہالت ہے۔ کیونکہ خدا روح ہے۔ اگر لڑکیاں بری ہوتیں تو اللہ تعالیٰ آنحضور ﷺ کو کیوں عطا کرتا۔

بدھ، ۱۷ر جون ۱۹۹۸ء :

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۵۲ کا ترجمہ اور تفسیر سورۃ الزخرف کی آیات ۳۴ تا ۶۸ نشر کیا گیا۔
ان آیات میں خدا تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ اگر تمام لوگ ایک ہی امت ہوتے تو ہم ان میں سے رحمان کا انکار کرنے والوں کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں اور تخت جس پر وہ ٹیک لگاتے ہیں چاندی کے بنادیتے اور وہ ٹھاٹھ باٹھ کی زندگی بسر کرتے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہاں چاندی کا ذکر خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اور سونے کا نہیں۔ اس لئے کہ سونا ایک ایسی کمیاب معدنیات ہے جس کا اتنا عام ہونا ممکن ہی نہیں۔

آیات ۴۲ سے آگے خدا تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو یقین دلاتا ہے کہ وہ آپ کی زندگی میں ہی یا آپ کی وفات کے بعد آپ کے دشمنوں سے انتقام ضرور لے گا اور فتوحات آپ ہی کو عطا کی جائیں گی۔

آیت نمبر ۶۲ سے اب مسیح محمدی کے دور کی پیشگوئیاں شروع ہو گئی ہیں۔ یعنی وہ عیسیٰ الساعۃ کی نشانی ہوگا۔ تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ وہ امت محمدیہ کا عیسیٰ ہوگا وہ عظیم روحانی انقلاب کا نشان ہوگا۔ اور میرے پیروکاروں میں سے ہوگا۔ اور پہلی بات وہ یہ کہے گا جِئْتُکُمْ بِالْحِکْمَۃِ یعنی حَکَمْ بن کر آیا ہوں۔ اور دوسرے ولابین لکم بعض الذی تختلفون فیہ یعنی تمہارے اختلافات کو دور کرنے کے لئے عدل بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اور ان کا یہ دعویٰ خاتمیت آنحضرت ﷺ کے خلاف ہرگز نہیں ہوگا۔

آیات ۶۶ تا ۶۸ میں مخالفینِ مسیح محمدی کے دردناک انجام کی خبر دی گئی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں بھی لفظ بَغْتَۃً بکثرت استعمال ہوا ہے۔

جمعرات، ۱۸ر جون ۱۹۹۸ء :

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۳۶ جو ۲ر جنوری ۱۹۹۶ء کو براڈکاسٹ ہو چکی ہے دوبارہ نشر کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۱۹ر جون ۱۹۹۸ء :

آج کی مجلس میں حضور انور سے کئے گئے سوال و جواب کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

☆...... سورۃ النمل کی آیات ۱۲، ۱۳ اور ۱۴ لِقَوْمٍ یَتَفَکَّرُوْن، لِقَوْمٍ یَعْقِلُوْن اور لِقَوْمٍ یَذَّکَّرُوْن پر ختم ہوتی ہیں۔ حضور انور سے ان کی تشریح کی درخواست ہے؟۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کا Unity سے Diversity پیدا کرنے کے وصف کا Phenominon ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کے تین گہرے اوصاف کا ذکر ہے جنہیں سمجھنے کے لئے فکر، عقل اور توجہ کی ضرورت ہے۔

☆...... غیر احمدیوں کے پیچھے نماز تو نہیں پڑھ سکتے لیکن کیا ان کی طرف سے بھیجا گیا قربانی کا گوشت کھا سکتے ہیں؟۔ حضور انور نے فرمایا: ہاں کھا سکتے ہیں۔ نماز پڑھنے کا مسئلہ بالکل الگ ہے۔

☆...... حضرت محی الدین ابن عربی، شیخ الاکبر اور خاتم الاولیاء کہلاتے ہیں۔ احمدیوں کی نظر میں ان کا کیا درجہ ہے؟۔ حضور نے فرمایا ہم انہیں ایک نیک ممتاز عالم دین سمجھتے ہیں۔ مغربی علماء میں عزت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ اور انہوں نے اسلام کی روشنی پھیلانے میں بہت ممتاز کام کیا ہے۔

☆...... سینٹ برنباس کی کیا حیثیت ہے؟۔ حضور نے فرمایا یہ وہ سینٹ ہیں جنہوں نے تثلیث کے تصور کو رواج دیا۔ اور کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر چڑھ گئے ہیں۔ اور ہم ان کے اس عقیدے کو reject کرتے ہیں۔

☆...... احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ سوتے وقت تینوں قل پڑھ کر اور اپنے جسم پر پھونک مار کر سوتے تھے۔ اس کی حکمت بیان فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض حدیثوں میں یہ ذکر ملتا ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ جس توجہ اور گہرائی کے ساتھ آنحضرت ﷺ ان تینوں سورتوں کو قرآن مجید کا خلاصہ سمجھ کر پڑھتے تھے وہ عام انسان کے لئے ممکن نہیں۔

☆...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سگریٹ کے خلاف فتویٰ کیوں نہیں دیا؟ حضور نے فرمایا اس لئے کہ قرآن مجید نے نہیں دیا۔ صرف اصولی طور پر ہر نشہ آور چیز سے منع فرمایا ہے۔

☆...... ہندو کہتے ہیں کہ ہم توجہ قائم رکھنے کے لئے سامنے بت رکھتے ہیں تو کیا یہ ٹھیک ہے؟ حضور نے فرمایا سورۃ الفاتحہ میں بیان کردہ چار اوصاف کے مالک خدا کا تصور سامنے رکھو تو عبادت مکمل ہو جاتی ہے۔ ☆...... غریب ممالک کی مدد ہم بہترین طریق سے کر رہے ہیں لیکن پھر بھی مؤثر طریق سے کس طرح کر سکتے ہیں؟ حضور انور نے فرمایا چونکہ دنیا میں بے انصافی اور خود غرضی پائی جاتی ہے اس لئے ہم دعا کے سوا کچھ اور زیادہ نہیں کر سکتے۔ اگر ہم دعا میں سنجیدہ ہوں تو حالات بدل سکتے ہیں۔

(امتہ المجید چوہدری)

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

کیا ایمانیات کے اسرار کو اندھا دھند اور بلا دلیل ہی ماننا چاہئے

مشہور مصنفہ اور محققہ باربرا تھیرنگ (Barbara Thiering) کا ایک مضمون حال ہی میں چھپا ہے جس پر اخبار میں بہت لے دے ہوئی ہے۔ انہوں نے لکھا کہ یسوع مسیح صرف ایک عظیم انسان تھے، خدا نہ تھے اور یہ کہ وہ بن باپ پیدا نہیں ہوئے تھے۔ وہ لکھتی ہیں :

"عیسائیت کی بے انتہا قدر و قیمت ہے اور اس کی قدرت میں ہے کہ وہ اپنے بعض دقیانوسی عقائد کو گلے سے اتار پھینکے جیسے یسوع کی خدائی اور اس کی بن باپ ولادت............ یسوع ایک ایسے شخص تھے جن کی میں ان کے سیاسی کارناموں کی وجہ سے بڑی مداح ہوں۔ لیکن میں ایک انسان کی پرستش نہیں کر سکتی۔ میں نہیں سمجھتی کہ مذہب یہ تقاضا کرتا ہے کہ کوئی اپنی عقل کے ساتھ زیادتی کرے"۔

(ماخوذ سڈنی مارننگ ہیرلڈ ۲۰۔۱۲۔۹۷)

جو خطوط پروفیسر صاحبہ کے خلاف شائع ہوئے ہیں ان میں ایک پادری کاسٹیلو (Fr. Emmet Costillo) صاحب کا بھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں :

"چوتھی صدی میں ایک غیر معمولی ذہین مذہبی شخصیت نے جنم لیا تھا۔ اس کا نام سینٹ آگسٹائن تھا۔ وہ کبھی ملحد ہوا کرتا تھا اور پھر عیسائی ہو گیا۔ وہ ایمانیات میں عدم یقین کی کیفیت سے کافی الجھتا رہا بالآخر اس نے لکھا :

"اے رب (Lord) اگر تیرا وجود سمجھ سے باہر نہ ہوتا تو تُو خدا نہ ہوتا۔ کیونکہ ایک محدود وجود ایک غیر محدود وجود کو کیسے سمجھ سکتا ہے"۔ بعد میں اس نے یسوع مسیح کی بن باپ ولادت کی تبلیغ کرتے ہوئے لکھا کہ "ہاں یہ ناقابل یقین ہے۔ واقعی ناقابل یقین ہے لیکن غور کرو تو ہمارے ایمان کی بنیاد ہی ناقابل یقین باتوں پر ہے"۔ (سڈنی ہیرلڈ ۲۲۔۱۲۔۹۷)

گویا پادری صاحب یہ پیغام دے رہے ہیں کہ تثلیث ایک مذہبی راز (Mystery) ہے اور چونکہ سارے ایمان کی بنیاد ہی ایسے اسرار پر ہے اس لئے ان کو بغیر سمجھے اندھا دھند ہی ماننا چاہئے۔ گویا ان کے نزدیک مذہب میں نہ عقل کو دخل ہے نہ سائنس کو اور جو مذہب میں عقل سے کام لینے کی کوشش کرے گا اس کے ایمان کی بنیاد ہی کھسک جائے گی۔ بس بطور اسرار کے ہی انہیں مانتے رہو۔ یہی وجہ ہے کہ جب کسی عیسائی سے تثلیث یا کفارہ وغیرہ کے مسئلہ پر بات نہیں بن پڑتی تو یہ کہہ کر پیچھا چھڑا لیتا ہے کہ یہ ایمانیات کے اسرار ہیں ان کو سمجھا ہی نہیں جا سکتا۔ اور الٹا مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ آپ کو بھی تو غیب پر ایمان لانے کا قرآن حکم دیتا ہے۔ حالانکہ قرآن مجید کسی بھی خلاف عقل بات پر ایمان کی ہرگز کوئی تعلیم نہیں دیتا۔ جہاں تک غیب پر ایمان لانے کا تعلق ہے تو یہ بالکل الگ مضمون ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تفسیر کبیر میں اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

"ریورنڈ وہیری نے اپنی تفسیر میں اس آیت کے نیچے لکھا ہے کہ جب مسلمان اپنی کتاب کے اسرار کو مانتے ہیں تو کیوں پہلی کتابوں کے اسرار کو جیسے کہ تثلیث یا کفارہ ہیں نہیں مانتے۔ مگر جیسا کہ ظاہر ہے یہ اعتراض یؤمنون بالغیب کے معنوں کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ قرآن کریم کسی ایسے امر کو ماننے کی تلقین نہیں کرتا جو بے دلیل ہو بلکہ وہ تو ان دوسرے مذاہب پر جو بے دلیل باتیں مانتے ہیں اعتراض کرتا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کے متبعین کی نسبت گواہی دیتا ہے کہ وہ ہر امر کو دلیل اور برہان سے مانتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان کفارہ اور تثلیث کا اس لئے انکار نہیں کرتے کہ وہ اسرار میں سے ہیں بلکہ اس لئے کہ یہ مسائل بے دلیل بلکہ خلاف عقل ہیں.............
خلاصہ یہ کہ ایمان بالغیب سے مراد ان سب صداقتوں پر ایمان لانا ہے جو حواس خمسہ سے معلوم نہیں کی جاسکتیں بلکہ ان کا ثبوت اور ذرائع سے معلوم ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات ہے کہ اسے حواس خمسہ سے معلوم نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کے جاننے کے اور دلائل ہیں اور وہ دلائل ایسے یقینی اور قطعی ہیں کہ ظاہری حواس سے معلوم کی ہوئی باتوں سے کم نہیں بلکہ زیادہ یقین کے مقام پر انسان کو کھڑا کر دیتے ہیں۔ مثلاً خدا تعالیٰ کا کلام ہے جسے مومن سنتے ہیں اور اس کے بتائے ہوئے علوم غیبیہ ہیں جنہیں مومن پورا ہوتے دیکھتے ہیں اور اس کی زبردست قدرتیں ہیں جن کا ظہور مومن اپنے نفوس اور باقی دنیا میں دیکھتے ہیں۔ مگر باوجود ان باتوں کے خدا تعالیٰ کی ہستی وراء الوراء ہے۔ وہ حواس خمسہ سے محسوس نہیں کی جا سکتی۔

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۰۰، ۱۰۱)

پس ایمانیات کے اسرار (Mysteries) کو اگرچہ انسان اپنی عقل اور حواسِ خمسہ کے ذریعہ تو نہیں سمجھ سکتا لیکن خدا خود اپنے الہام اور قدرت نمائی سے انسان کی روحانی آنکھوں تک آتا اور اپنے وجود کی رؤیت کراتا ہے۔ اور یہ علم حواس خمسہ کے ذریعہ حاصل ہونے والے علم سے ہرگز کم یقینی نہیں ہوتا۔

TOWNHEAD PHARMACY

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

☆ ☆ ☆ ☆

FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

حذر اے چیرہ دستاں

(پروفیسر راجہ نصراللہ خان۔ ربوہ)

(دوسری قسط)

وہ اپنی خُو نہ بدلیں گے

مشتد د اور تعصب کے اندھوں نے وطن عزیز پاکستان میں برداشت کا کلچر تو کیا پیدا کرنا تھا البتہ ان کی ظلم و بربریت کی بوئی ہوئی فصل جلد جلد پکنے لگی اور مفسد و بے رحم گروہوں کا خون ایک دوسرے کے ہاتھوں بہنے لگا۔ جن کا ہولناک ذکر پاکستان بھر کے قومی اخبارات وضاحت سے کرتے ہیں۔ دیکھئے روزنامہ جنگ مورخہ ۹۷-۱-۱۹ کی شہ سرخیاں :

☆......"انتہائی طاقتور بم ایڈیشنل جج کی عدالت کے باہر کھڑے ایک موٹر سائیکل میں نصب تھا۔ لاشیں اور انسانی اعضاء اڑ کر دور جاگرے۔ سیشن کورٹ میں بم دھماکہ ضیاء الرحمٰن سمیت ۲۶ افراد جان بحق۔ جاں بحق ہونے والوں میں ایک پریس فوٹوگرافر، دو ایس ایچ او، متعدد پولیس والے، سپاہ صحابہ کے کارکن اور دیگر لوگ شامل ہیں۔ بم اس وقت پھٹا جب مولانا ضیاء الرحمان فاروقی اور مولانا اعظم طارق پولیس کی حراست میں گاڑی سے اتر کر عدالت میں پیشی کے لئے جارہے تھے۔ دھماکہ کے ساتھ ہی آگ کے شعلے بھڑک اٹھے، کئی لاشیں بھی جھلس گئیں، ہر طرف زہریلی گیس پھیل گئی، سوئی گیس کی پائپ لائن بھی پھٹ گئی"۔

☆......روزنامہ جنگ مورخہ ۹۷-۱-۲۰ کی ایک خبر۔ "سپاہ صحابہ کے قتل ہونے والے تیسرے سربراہ۔ ۱۹۹۰ء میں مولانا حق نواز جھنگوی اور ۱۹۹۱ء میں مولانا ایثار القاسمی کو فائرنگ کرکے ہلاک کیا گیا۔

۱۹۹۰ء سے اب تک چھ سالوں میں سپاہ صحابہ پاکستان کے تین مرکزی عہدیدار مولانا حق نواز جھنگوی، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی اور مولانا ایثار القاسمی فرقہ وارانہ تشدد کی نذر ہوچکے ہیں"۔

☆......اس سانحہ سے متعلق روزنامہ جنگ نے اپنی ۲۱ر جنوری کی اشاعت میں جو اداریہ تحریر کیا، اس کا ایک حصہ پڑھیئے :

"لاہور اور اس کے گردونواح اور جنوبی پنجاب میں گزشتہ دو روز میں جو واقعات ہوئے ہیں وہ ہمارے قومی وقار، اسلامی تعلیمات اور سیاسی ضابطہ اخلاق کے منافی ہیں۔ انہیں کسی اور زمرے میں نہیں رکھا جاسکتا .... حکومت کو چاہیئے کہ وہ ان تمام عناصر کو فوراً قابو میں کرنے کا بندوبست کرے جو فرقہ وارانہ کشیدگی کو ہوا دے کر ملک کی فضا کو مسموم بنانے میں مصروف ہیں اور یوں قومی سلامتی کے لئے خدشات اور خطرات کے فروغ کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ تمام مکاتب فکر کے علماء اور سیاسی رہنماؤں کو بالخصوص اس مرحلے پر اپنے معتقدین اور حامیوں کو یہ تلقین کرنی چاہیئے کہ وہ غیر معمولی ہوشمندی سے کام لیں اور ملک دشمن عناصر کے ہاتھوں میں کھیلنے کی بجائے نظم وضبط اور صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں...... کونسل برائے دفاع اور قومی سلامتی کو چاہیئے کہ وہ فرقہ واریت میں ملوث عناصر پر قابو پانے کیلئے نتیجہ خیز اقدامات تجویز کرے اور ان پر عمل درآمد کرائے۔ اسی طرح تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء کا ایک اجلاس فوری طور پر طلب کیا جائے اور انہیں اتحاد، اخوت اور رواداری کا ماحول پیدا کرنے پر قائل اور آمادہ کیا جائے"۔

علماء کرام نے نظم و ضبط کا "مظاہرہ" کیا

آخر کار پاکستان کے علمائے کرام نے بڑی ہمت اور بچار سے کام لے کر "اتحاد بین المسلمین" کے جذبہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک سات نکاتی ضابطہ اخلاق وضع کیا جس کی ملکی اخبارات میں خوب تشہیر کی گئی۔ ملاحظہ فرمایئے نوائے وقت مورخہ ۹۷-۵-۱۸ کے صفحہ آخر پر شائع شدہ اعلان کی سرخیاں۔

"اتحاد بین المسلمین کے لئے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کا اتفاق۔ امن وامان قائم کرنے کے لئے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام نے ۵ر مئی ۱۹۹۷ء کو ہونے والے اجلاس میں سات نکاتی ضابطہ اخلاق پر اتفاق کیا ہے"۔

مندرجہ بالا اعلان کے ساتھ ساتھ ضابطہ اخلاق کے اصل مسودہ کا عکس بھی شائع کیا گیا۔ جس پر تمام مکاتب فکر کے نمائندہ علمائے کرام کے دستخطوں کا عکس موجود ہے۔

جیسی نیّت ویسا نتیجہ

واضح رہے کہ اس طرح "اتحاد بین المسلمین" اور "ضابطۂ اخلاق" کی "سرتوڑ کوششیں" علمائے پاکستان کی طرف سے پہلے بھی بہت ہوچکی ہیں۔ یہاں تک کہ چند برس قبل مولانا عبدالستار نیازی نے تو ایک پوری کتاب "اتحاد بین المسلمین" لکھ ڈالی۔ جس میں بزعم خود چار فارمولے بیان کر کے تمام فرقوں بشمول شیعہ حضرات کو آن واحد میں یک رنگ دکھا کر فرقہ واریت کا خاتمہ کر ڈالا۔ یہ اور بات ہے کہ متذکرہ کتاب کی اشاعت کے بعد مختلف علمائے کرام مزید نئے نئے گروہ اور جتھے بناتے چلے گئے اور خون خرابے اور باہمی نفرت و تشدد میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا۔ جس کا ایک واضح ثبوت یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے جولائی ۱۹۹۷ء کے پہلے ہفتہ میں ملکی اخبارات میں آٹھ ایسے فرقہ پرست اشتہاری دہشت گردوں کی تصویریں شائع ہوئیں جن کی گرفتاری میں مدد دینے پر مجموعی طور پر ۸۰ لاکھ روپے کے انعامات رکھے گئے۔ ملاحظہ فرمایئے حکومت کی طرف سے جاری کردہ اس اشتہار کے چند الفاظ :

"فرقہ وارانہ دہشت گردی میں ملوث یہ افراد قومی مجرم ہیں۔ ان افراد کی گرفتاری پُرامن اسلامی معاشرہ اور محفوظ مادرِ وطن کی ضمانت ہے۔ مفرور مجرموں کی گرفتاری میں معاونت کر کے اپنا قومی فریضہ ادا کیجئے اور گرانقدر انعام کے مستحق قرار پایئے"۔

(نوائے وقت ٦.٧.٩٧ صفحہ ١)

ریت کا گھروندہ

درحقیقت ۵ر مئی ۱۹۹۷ء کو پاکستانی علماء کا اکٹھ اور باہمی اتحاد کا عزم اور ضابطۂ اخلاق کی تیاری یہ سب ڈھونگ ثابت ہوا۔ اس لئے کہ ان علمائے ظاہر کے دل اسلامی رواداری اور اخوت وانصاف کے جذبہ سے عاری ہیں اور وہ ایک دوسرے کی منافقت کو خوب پہچانتے بھی ہیں۔ کچھ حوالے ملاحظہ فرمایئے :

☆......٦ر دسمبر ۱۹۹٦ء کے نوائے وقت میں سپاہ صحابہ کے چیئرمین مولانا ضیاء القاسمی کا ایک خصوصی انٹرویو شائع ہوا ہے جس میں مولانا نے اپنی علماء برادری کی نیت اور عمل کا بھانڈہ یوں پھوڑا ہے :

"دینی جماعتیں اگر واقعتاً ایک دوسرے کو برداشت کرلیں تو وہ اس ملک کی بہت بڑی قوت بن سکتی ہیں لیکن میرا تجربہ یہ ہے کہ ان میں نہ برداشت باہمی ہے اور نہ ہی اعتماد باہمی۔ اس لئے یہ اتحاد کا لفظ جتنا خوشنما عنوان ہے یہ حقیقت میں اتنا ہی آپس میں مشکل ہے عملی طور پر کچھ نہیں۔ ہر گروہ، ہر جماعت اپنے مخصوص حصار اور دائرے میں محصور ہے۔ ان میں اگر باہمی اعتماد کی فضا قائم ہوجائے تو ان سے بڑی ملک میں کوئی قوت نہیں ہوگی۔ مذہبی جماعتوں نے ایک کیا ہونا، ایک ایک مسلک کی سوسو جماعتیں اور گروہ ہیں"۔

(انٹرویو مطبوعہ نوائے وقت ٦.١٢.٩٦ صفحہ ٨)

اسے کہتے ہیں گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

ضابطہ اخلاق برائے باہمی اعتماد (۹۷-۵-۵) کے بعد جو منافرت اور فساد اور قتل وغارت کی صورت جاری رہی اس کا باقاعدہ اعتراف ہوتا رہا۔ ملاحظہ فرمایئے :

☆...... نوائے وقت ۲۴ر جولائی ۱۹۹۷ء کے اداریے کا ایک حصہ :

"کفر کی تمام طاقتیں عالم اسلام بالخصوص اس کے بازوئے شمشیر زن پاکستان کے خلاف متحد ہوچکی ہیں۔ مگر ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک خدا، ایک رسول، ایک کعبہ اور ایک قرآن کو ماننے والی جن قوتوں کو سب سے آگے ہونا چاہیئے وہ باہم دست وگریباں ہیں اور نوبت زبانی کلامی بحث ومجادلے کے بجائے کلاشنکوف اور گنوں کے استعمال تک پہنچ چکی ہے۔ مساجد، امام بارگاہیں، کاروباری مراکز اور سڑکیں بازار غیر محفوظ ہوچکے ہیں اور لوگ مذہبی لوگوں بالخصوص باریش نوجوانوں سے خوف کھانے لگے ہیں۔ یہ مذہبی طبقے کے لئے کوئی اچھا سرٹیفکیٹ نہیں کہ پولیس وانتظامیہ کو دہشت گردی کے خاتمے کے لئے دینی مدارس اور مذہبی تنظیموں کے دفاتر پر مسلح چھاپے مارنے پڑیں اور عوام کی ہمدردیاں اس معاملے میں پولیس اور انتظامیہ کے ساتھ ہوں...... چونکہ یہ سلسلہ ختم ہونے میں نہیں آرہا اس لئے بامر مجبوری حکومت کو امن قائم کرنے کے لئے پیہم عوامی مطالبے پر چھاپوں کا تلخ فیصلہ کرنا پڑا ہے۔ تاہم یہی کافی نہیں بلکہ حکومت کو اب تمام دینی مدارس اور مذہبی تنظیموں کے ذرائع آمدنی، بیرونی رابطوں اور سرگرمیوں کا نوٹس لینا چاہیئے جن سے تعلق رکھنے والے افراد سماج دشمن مسلح کارروائیوں میں ملوث ہیں"۔

اللہ کے باغی

"سرگودھا (نمائندہ نوائے وقت) تفرقہ بازی نے امت مسلمہ کی جڑیں کھوکھلی کردی ہیں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ امت مسلمہ میں اتحاد اور رواداری کے فروغ کے لئے جدوجہد کی جائے۔ ان خیالات کا اظہار جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ کے سرگودھا ڈویژن کے امیر علامہ عطاء اللہ بندیالوی نے گزشتہ روز سیرت کمیٹی میانوالی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی گیارھویں سیرت النبی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور مومن کی صفات میں ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ آپس میں رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن آج اللہ کے باغیوں نے شیطانی سازشوں کا شکار ہوکر ملت اسلامیہ میں انتشار وافتراق کو اس حد تک پھیلادیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن کر رہ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ واریت کی آڑ میں مذہبی دہشت گردی عروج پر ہے۔ مساجد محفوظ ہیں نہ کلینک"۔

(نوائے وقت ١.٨.٩٧ صفحہ ١١)

سات نکاتی کے بعد بارہ نکاتی فارمولا

"مذہبی اور مسلکی بنیادوں پر اختلافات کی وجہ سے ہمارے ملک میں تفرقے بازی کی کوشش کوئی نئی نہیں مگر اب نوبت بایں جارسید کہ ایک دوسرے کی مساجد پر حملے معمول بن چکے ہیں۔ مختلف فرقوں کے درمیان مفاہمت اور خیر سگالی کی فضا پیدا کرنے کے لئے بارہا مختلف سطحوں پر کوششیں ہوچکی ہیں اور ان فرقوں کے اکابرین کو کئی بار ایک ہی منبر پر بٹھا کر مصالحت کی کوششیں ہوچکی ہیں لیکن اس کے باوجود حالات بے قابو ہوتے جارہے ہیں۔ اب ایک بار پھر مختلف مکتبہ ہائے فکر کے علماء اکابرین نے دہشت گردی اور مسلکی جنگ کو ختم کرنے کے لئے بارہ نکاتی مشترکہ فارمولہ پیش کردیا ہے اور چیف جسٹس آف پاکستان سے یہ مسئلہ حل کرنے کے لئے مدد طلب کی ہے۔

(نوائے وقت اداریہ مطبوعہ ١٣.٨.٩٧)

نوبت کہاں آ پہنچی

"صدر فاروق احمد خان لغاری نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلامی

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas Ahmad Khan

204 Merton Road London SW18 5SW

Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156

Fax: 0181-871-9398

احکامات کی سر عام خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ یہ بات انسان کو خون کے آنسو رُلاتی ہے کہ آئے دن اس اسلامی مملکت کے شہروں اور دیہات میں چھپ چھپا کر نہیں بلکہ سڑکوں اور بازاروں میں بیسیوں انسانوں کی موجودگی میں جبراً عصمتوں کا خون کیا جاتا ہے۔ کسے نہیں معلوم کہ رشوت حرام ہے لیکن ملک کے اونچے ایوانوں میں سب سے زیادہ رشوت کا بازار گرم ہے۔ ایک مسلمان کا ناحق خون کرنے والا ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلے گا لیکن دنیوی مقاصد کے لئے ہی نہیں بلکہ دین کے نام پر، رسول اللہؐ کے صحابہ اور آپؐ کے اہل بیت کے نام پر ہم آئے دن ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں اور صرف گلیوں اور بازاروں میں نہیں بلکہ اپنی مسجدوں کو بھی اپنے جیسے کلمہ گو بھائیوں کے خون سے لالہ زار بنا رہے ہیں"۔

(نوائے وقت ۲۹.۸.۹۷ صفحہ۱)

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا افسانہ کیا

(الف)-دانشور عبداللہ ملک کا کالم

"دہشت گردی کے ڈانڈے اب دینی مدارس تک پہنچنے شروع ہو گئے ہیں اور اب وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور ان کے بھائی میاں شہباز شریف وزیراعلیٰ پنجاب دونوں ہی اپنی اپنی دینی وابستگیوں کے باوجود اس امر پر متفق ہو گئے ہیں کہ دہشت گردی کا بیج ان دینی مدارس میں تعلیم پانے والے ننھے بچوں کے اذہان میں بوئے جا رہے ہیں لیکن ان اذہان کو اس دہشت گردی کی مسموم فضا سے ملوث کرنے والے ہاتھ ان مولویوں کے ہی ہیں جو ان کو تعلیم دیتے ہیں، جو ان کو جنت کے سہانے خواب دکھا کر دہشت گردی اور خود غرضی کے "جہاد" کے لئے اکساتے ہیں۔ چنانچہ کراچی کے ایک دینی مدرسے کے ایک تیرہ سالہ طالبعلم کا معاملہ اب سندھ ہائی کورٹ تک پہنچ گیا ہے جس میں والدین نے اس دینی مدرسہ کے مہتمم پر الزام لگایا ہے کہ ان کے تیرہ سالہ بیٹے کو مہتمم نے افغانستان میں "جہاد" میں شرکت کے لئے بھیج دیا ہے۔ بات دراصل دینی مدارس کے اساتذہ مولویوں پر ہی جا کر نہیں رکتی بلکہ اس پوری دہشت گردی کے ڈانڈے ان مدرسوں کے مولویوں سے شروع ہو کر ان دینی مدارس کے مالکان آئمہ کرام تک پہنچتے ہیں اور پھر ان کے رشتے اور تعلق کا سلسلہ نام نہاد "اسلامی" مملکتوں کے پیٹرو ڈالر کی کمائی تک جا پہنچتا ہے۔ چنانچہ ایک اخباری خبر میں کہا گیا ہے کہ دہشت گردی میں ملوث مذہبی جماعتوں اور ان کی سرپرستی میں چلنے والے دینی مدرسوں پر پابندی لگانے سے پہلے وفاقی حکومت بعض اسلامی ممالک سے رابطہ کر کے ان کی امداد بند کرائے گی۔ اس سلسلہ میں وزارت داخلہ اور خارجہ نے ایک کیس تیار کیا ہے جو ملک بھر میں دہشت گردی کے واقعات اور پس منظر پر خفیہ ایجنسیوں کی رپورٹوں کی روشنی میں تیار کیا گیا ہے۔ ان میں بعض مذہبی جماعتوں کو ملنے والی بیرونی امداد کے اعداد و شمار بھی شامل ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق مختلف دینی جماعتوں کی سرپرستی میں تقریباً سات سو دس مدرسے بیرونی امداد سے چل رہے ہیں۔ اس وقت ملک بھر میں اڑھائی ہزار دینی مدارس ہیں جن میں سوا دو لاکھ طالبعلم زیر تعلیم ہیں۔ بعض پڑوسی اسلامی ممالک کے علاوہ بھارت کی خفیہ ایجنسی را بھی پاکستان میں کئی فرقہ وارانہ جماعتوں، مذہبی راہنماؤں اور کارکنوں اور بعض دانشوروں کی سرپرستی کر رہی ہے"۔

(نوائے وقت ۲۲.۸.۹۷)

(ب)-ٹکے ٹکے کے مولوی

"وفاقی وزیر برائے سماجی بہبود و رکن قومی اسمبلی سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ غیر مستند اداروں کے تعلیم یافتہ ٹکے ٹکے کے مولوی ایک مسلمان فرقہ کو کافر قرار دینے کا فتویٰ جاری کر کے پاکستان کی ۲۰ فیصد آبادی کو ملک سے باہر نکالنے اور ان کے اربوں روپوں کی جائیداد پر قابض ہونے کے خواب دیکھ رہے ہیں .... پاکستان بننے کے بعد کوئی شیعہ تھا نہ کوئی سنی، سب مسلمان تھے مگر ان مولوی صاحبان نے ایسے دینی مدارس قائم کر کے ہی تفریق پیدا کی۔ اگر وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم جھنگ یا پاکستان چھوڑ دیں اور وہ ہماری جائیدادوں پر قابض ہو جائیں تو یہ ان کی بھول ہے۔ کون سے اسلام میں مسلمان کو کافر کہنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ مولانا اعظم طارق نے الیکشن کمیشن کو اپنے گوشوارہ میں ۱۴ لاکھ کا اثاثہ ظاہر کیا تھا جبکہ وہ دو ایکڑ اراضی کا مالک تھا۔ ریاض بسرا اور مولانا جھنگوی کونسی اسلامی یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ ہیں؟ کیا ان پاکستانیوں کا کوئی ضمیر نہیں جو دہشت گردوں کو تحفظ دیتے ہیں...... ملک میں دہشت گردی کے واقعات نے تو ہٹلر کو بھی شرم دلائی ہے۔ اگر حکومت نے کوئی سخت اقدام نہ کیا تو ملک میں جلد یا بدیر خانہ جنگی چھڑ جانے کا زبردست خطرہ ہے"۔(نوائے وقت ۱۲.۸.۹۷)

(ج)- دینی مدارس میں دہشت گردی کی تعلیم

"پیپلز پارٹی کے سابق ممبر قومی اسمبلی سردار سید ظفر عباس نے ملک بھر میں دہشت گردی، قتل و غارت اور ڈکیتیوں کی وارداتوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے خیال ظاہر کیا کہ دینی مدارس میں قرآن کی تعلیم کم اور دہشت گردی کی تعلیم زیادہ دی جا رہی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ تمام مکاتب فکر کے دینی مدارس بند کر کے سکولوں میں دین کی تعلیم دی جائے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پاکستان میں مختلف فرقہ وارانہ تنظیموں کو بیرونی امداد مل رہی ہے۔ اہل تشیع کو ایران سے ہے تو سپاہ صحابہ کو سعودی عرب اور دیوبندیوں کو دیوبند سے ہے حالانکہ سب ایک اللہ، ایک رسول اور ایک قرآن کو ماننے والے ہیں"۔

(نوائے وقت ۱۳.۷.۹۷ صفحہ۸)

(د)- خونخوار درندے مولانا قاری اسمٰعیل کا انٹرویو

"پاکستان میں مسلمانوں کا خون سب سے زیادہ ارزاں دکھائی دیتا ہے۔ انسانیت کی جو تذلیل ہو رہی ہے وہ حیوانوں سے بھی بدتر ہے۔ اسلام حیوان کو بھی ایسے آلہ سے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے جو تیز ہو تا کہ ایک جانور کو بھی اذیت نہ دی جا سکے۔ لیکن یہ خونخوار درندے بوڑھوں، بچوں اور نوجوانوں کو امن کی جگہ مساجد میں گولیاں برسا کر تڑپتے لاشے چھوڑ کر یوں غائب ہو جاتے ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ ان کی اس درندگی پر پوری امت مسلمہ خصوصاً پاکستانی قوم دنیا میں رسوا ہو رہی ہے۔ شرم کے مارے آنکھیں نہیں کھلتیں۔ دل پسیجتا ہے۔ ایسے ایسے دلخراش سانحے پر دل پھٹتا ہے یہ جانکاہ حادثے ایک دن کے نہیں آئے دن دیکھنے پڑھنے سننے کو ملتے ہیں۔ ان بھیڑیوں میں دماغ نہیں کہ ہم کس سے یہ سلوک کر رہے ہیں۔ آخر یہ کون لوگ ہیں۔ حرص و لالچ نے ہمارا خون سفید کر دیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کا ختم ہو جانا ایک مسلمان کے قتل سے زیادہ آسان ہے۔ مسلمان تو مسلمان اسلام تو غیر مسلم پر بھی ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں دیتا"۔ (نوائے وقت ۱۵.۸.۹۷ صفحہ۴)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

☆......☆......☆

اسم اعظم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۶/دسمبر ۱۹۰۲ء کو تحریر فرمایا:

"رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔ اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں کہ تین بھینسے آئے ہیں۔ ایک ان میں سے میری طرف آیا۔ تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پُرزور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا۔ میں نے اس وقت کو غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ میں وہاں سے بھاگا۔ اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا۔ مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا۔ اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر مندرجہ ذیل دعا القاء کی گئی:

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ

ترجمہ: اے میرے رب ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے نجات ہو گی"۔

(تذکرہ صفحہ ۴۴۲، ۴۴۳)

اس کے بعد حضور علیہ السلام نے اپنے مختلف صحابہؓ کو اپنے خطوط میں رکوع و سجود اور قیام میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بتکرار صدقِ دل، تذلّل اور عجز سے یہ دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

(مکتوبات جلد ۵ حصہ اول۔ صفحہ ۳۸)

IMPORTANT NOTICE

All Rights in the transmissions on Muslim Television Ahmadiyya International are reserved. No part of these transmissions, programmes and materials including those on MTA website 'alislam', and the 'ADMONISH' teletext service, may be reproduced by any means, electronic (i.e. INTERNET or others) or mechanical including photocopying, recording or any Information Storage and Retrieval systems save with the written permission from the Board of Management MTA International: 16 Gressenhall Road London SW18 5QL. Tel: +44 181 870 0922, Fax: +44 181 870 0684.

Any unauthorized or restricted acts in relation to the said transmissions, programmes and materials may result in civil proceedings for damages and/or criminal prosecution.

Copyright (c) 1998 by Muslim Television Ahmadiyya International London.

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کے

۷ اویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

جلسہ کے ایام میں باجماعت نماز تہجد کا اہتمام۔

۲۴۱ جماعتوں کی نمائندگی۔ ۲۳ آئمہ اور ۵ چیف صاحبان کی شمولیت

ریڈیو ، ٹیلی ویژن اور پریس میں تشہیر

خدا تعالیٰ کے فضل واحسان سے جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کا جلسہ سالانہ مورخہ یکم اور ۲/ مئی بمقام احمدیہ سٹریٹ آجامے، آبی جان منعقد ہوا جس میں آئیوری کوسٹ کے طول وعرض سے احمدی احباب مردوزن نے شرکت کی اور جلسہ کی برکات سے مستفید ہوئے۔ افسر جلسہ سالانہ مکرم عبداللہ ودراگو صاحب کی سربراہی میں انتظامیہ کمیٹی کے ارکان اور معاونین نے دن رات کام کیا اور احسن رنگ میں فرائض سرانجام دئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام انتظامات بخیر وخوبی انجام کو پہنچے۔

مورخہ یکم مئی ۱۹۹۸ء بروز جمعۃ المبارک تمام شرکاء جلسہ نے ایم ٹی اے کی وساطت سے حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ سنا جس کا جولا زبان میں رواں ترجمہ مکرم عمر معاذ صاحب مبلغ سلسلہ نے کیا۔ نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی کے بعد ۳ بجے سہ پہر سترھویں جلسہ سالانہ کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔ ساڑھے تین بجے امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ آئیوری کوسٹ مکرم ومحترم عبدالرشید انور صاحب مہمانان خصوصی کے ہمراہ تشریف لائے اور آئیوری کوسٹ کا قومی پرچم اور لوائے احمدیت لہرائے گئے۔ قومی پرچم لہراتے وقت احمدیہ سکول آبی جان اور کوفکرو کے بچے قومی ترانہ گا رہے تھے۔ جونہی پرچم فضا میں بلند ہوئے فضا نعرہ ہائے تکبیر اور احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ اس مختصر سی تقریب کے بعد افتتاحی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی جس کی صدارت مکرم امیر صاحب آئیوری کوسٹ نے کی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی جناب کوناں جے اسمبلی نمائندہ صدر مملکت تھے۔ ان کے علاوہ دو ممبران پارلیمنٹ جناب عیسٰی کونے صاحب اور جناب الحسن دیطے صاحب اور اسسٹنٹ میئر آجامے اور دیگر معززین شہر نے بھی شرکت کی۔

تلاوت قرآن کریم اور قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد مہمانان خصوصی نے حاضرین سے خطاب کیا۔ مکرم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں مہمانان خصوصی اور دیگر معزز مہمانوں کی آمد پر مسرت کا اظہار کیا اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح جلسہ میں شامل ہونے والے تمام احباب کو خوش آمدید کہا۔ بعدہ مکرم ڈاکٹر نظام الدین بدھن صاحب انچارج احمدیہ کیلنک آبی جان نے "ایک مثالی گورنمنٹ کا اسلامی تصور" کے عنوان پر خطاب کیا۔ خطاب کا ترجمہ جولا زبان میں مکرم ابوالقاسم طورے صاحب نے پیش کیا۔

دوسرا اجلاس مکرم کونے ادریس صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کی زیر صدارت ہوا جس میں مکرم مظفر احمد سدھن صاحب مبلغ سلسلہ نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ جس کے بعد جولا ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد نماز مغرب وعشاء باجماعت ادا کی گئیں۔ شام کے کھانے کے بعد جلسہ سالانہ یوکے کی ویڈیو حاضرین کو دکھائی گئی۔ پروگرام رات گئے تک جاری رہا۔

دوسرے دن کے پروگرام کا آغاز نماز تہجد باجماعت کی ادائیگی سے ہوا۔ باقاعدہ اجلاس محترم امیر صاحب کی زیر صدارت صبح نو بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو مکرم عمر تراؤرے صاحب نے کی اور اس کا جولا زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ تلاوت کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ مکرم محمود دمبلے صاحب نے پیش کیا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عمر معاذ صاحب مبلغ سلسلہ نے بعنوان "حضرت مسیح موعودؑ اور خدمت قرآن" بزبان جولا کی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم آدم داؤد صاحب نے "افریقن رسوم ورواج اور اسلام" کے عنوان پر فرنچ زبان میں ایک تقریر کی جس کا جولا زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

اس کے بعد جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ کا ہردلعزیز پروگرام "میں احمدی کیوں ہوا؟" شروع ہوا جس میں مختلف آئمہ اور دیگر افراد نے اپنے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات حاضرین کو سنائے۔ یہ پروگرام اپنی مقبولیت کی وجہ سے نماز ظہر وعصر کے بعد بھی جاری رہا۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی مکرم کونے ادریس صاحب کی زیر صدارت تین بجے سہ پہر تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد سوال وجواب کی محفل ہوئی۔ جس میں مبلغین نے ڈیڑھ گھنٹہ تک حاضرین کے مختلف سوالوں کے جواب دئے۔

اختتامی اجلاس کے مہمان خصوصی جناب Vincent Ve Boua کیبنٹ ڈائریکٹر چیف جسٹس آئیوری کوسٹ تھے۔ اختتامی خطاب مکرم عبدالرشید صاحب انور امیر جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ نے "خلافت خدا تعالیٰ کا ایک غیر معمولی انعام" کے موضوع پر کیا۔ نماز مغرب وعشاء سے قبل مکرم مولانا موصوف نے دعا کروائی اور یوں جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کا جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

امسال جلسہ سالانہ میں ۲۴۱ دیہات کی نمائندگی ہوئی۔ نیز ۲۳ آئمہ اور ۵ علاقوں کے چیف صاحبان بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔

امسال جلسہ سالانہ سے قبل ریڈیو، ٹیلی ویژن پر دو مرتبہ پندرہ پندرہ منٹ کے پروگرام جلسہ سالانہ کے بارہ میں نشر ہوئے۔ آٹھ اخبارات کے نمائندے جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے اور اپنے اپنے اخبارات کے لئے رپورٹنگ کی۔

جوبلی ہال میں بطور خاص نمائش کا اہتمام کیا گیا جس کو مہمانوں نے کثیر تعداد میں دیکھا۔ مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے مختلف زبانوں میں تراجم بھی احباب کی توجہ کا خاص مرکز رہے۔

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی احمدیہ بک سٹال پر عربی، فرنچ اور جولا زبانوں میں لٹریچر اور آڈیو کیسٹس برائے فروخت دستیاب تھیں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کی مقبولیت کو امسال یہ اعزاز بھی حاصل ہوا ہے کہ اہالیان سٹریٹ نے اپنی سٹریٹ کا نام تبدیل کر کے اب "احمدیہ سٹریٹ" رکھ دیا ہے۔

جلسہ سالانہ کے اگلے روز مورخہ ۳/ مئی ۱۹۹۸ء کو مسجد الاقصیٰ میں جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کی مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ جماعت آئیوری کوسٹ کو خصوصیت سے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جہاں خدا تعالیٰ اپنے بے شمار فضل اور نشانات جماعت آئیوری کوسٹ کو دکھا رہا ہے وہاں تربیتی اور تنظیمی لحاظ سے بھی آئیوری کوسٹ نمایاں انداز میں خدا تعالیٰ کے فضلوں کا مورد بنے۔ آمین۔

اخبار الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

کے وقت حالت یہ تھی کہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا نظارہ تھا۔ اب بظاہر یہ ایک بات ہے کہ فساد ظاہر ہو گیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اسے دور فرمادیا۔ لیکن غور کریں تو اندازہ ہوتا ہے کہ وہ فساد کتنے تھے۔ ان بے شمار فسادات کو دور کرنے کے لئے کثرت سے احکامات کی ضرورت تھی۔ حضور ایدہ اللہ نے فسادات کی تفصیل کا ذکر کرتے ہوئے امریکہ اور دوسری دنیا میں پھیلے ہوئے فسادات اور برائیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان برائیوں کا گننا ممکن نہیں لیکن یہ سب اس آیت کے تین حصوں میں بتادی گئی ہیں (جو شروع میں تلاوت کی گئی تھی)۔

فرمایا کہ جن لوگوں نے احکامات کو پانچ سو یا سات سو وغیرہ تک گن کر محدود کر دیا ہے ان کی نظریں کوتاہ تھیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف پانچ سو اور سات سو کا ہی ذکر نہیں کیا بلکہ آپ کی نظر گنتی کی ان حدود سے باہر نکل کر ہزارہا تک پہنچ گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے حوالے سے عرب کی حالت اور ان میں مروجہ برائیوں کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان سب برائیوں کو دور کرنے کے لئے ہمارے نبی ﷺ نے شہر مکہ میں ظہور فرمایا اور آپ پر ایسے احکام کثرت سے نازل ہوئے کہ جن کے ذریعہ ان برائیوں کو دور کر دیا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قرآنی تعلیم کا مقصد یہ ہے کہ وہ حیوانوں سے انسان بنائے۔ پھر انسانوں سے بااخلاق انسان اور پھر بااخلاق انسانوں سے باخدا انسان بنائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قرآن شریف میں کوئی بھی ایسی تعلیم نہیں جو زبردستی ماننی پڑے۔ فرمایا کہ آپ کو اختیار ہے کہ کسی بھی تعلیم پر بے شک عمل نہ کریں لیکن ایسا کرنے سے آپ کو لازماً نقصان پہنچے گا خواہ وہ حکم چھوٹے سے چھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی لئے فرمایا ہے کہ جو قرآن کریم کے ادنیٰ سے ادنیٰ حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ اپنے اوپر نجات کا دروازہ بند کرتا ہے۔ پس ہر حکم ہمارے لئے نقصانات سے نجات کے دروازے کھولتا ہے۔ لہذا کسی بھی حکم سے انحراف ہمارے لئے وہ دروازہ بند کرنے کا موجب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی ہر تعلیم آپ کو اگلی تعلیم کے لئے تیار کرتی ہے۔ گویا کہ سفر شروع ہو جائے تو پھر ہر قدم آپ کو آگے لے جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کا ذکر بھی فرمایا کہ جو قرآن کریم کے حکموں کو ٹالتا ہے وہ عدالت کے دن مؤاخذہ کے لائق ہوگا۔ "ازالہ اوہام" کی اس تحریر پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہ نہیں فرمایا کہ ضرور اس کا مؤاخذہ ہوگا بلکہ فرمایا کہ مؤاخذہ کے لائق ہوگا۔ یہ دو الگ الگ باتیں ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ تو یغفر لمن یشآء و یعذب من یشآء کا اختیار رکھتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس دور میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی تعلیم کی طرف خاص طور پر میری توجہ پھیری ہے اور اسی سے محبت عطا فرمائی ہے جو اس دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احکامات پر عمل کروانے کے لئے ضروری تھی۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے ایم ٹی اے پر نشر ہونے والی اپنی ترجمۃ القرآن کلاس کی اہمیت اور افادیت کا ذکر فرمایا اور جماعت کو یہ کلاس سننے کے لئے تاکید فرمائی اور فرمایا کہ اگر کوئی اس کے دس سبق بھی تدبر اور غور سے سن لے تو اس کے لئے اس سے الگ ہونا ممکن نہیں رہے گا کیونکہ وہ قرآن کریم سے محبت کرنے لگے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر سمندر سیاہی بن جائیں اور درخت قلمیں اور پھر مزید سات سمندر بھی ساتھ شامل ہو جائیں تو بھی خدا تعالیٰ کے کلمات ختم نہیں ہوں گے۔ پس یہ کلمات ہی احکام قرآن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان احکامات پر عمل کی توفیق بخشے۔

(مرتبہ: ہادی علی چوہدری)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں-اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کے بارے میں آپ اپنے تاثرات اب e-mail کے ذریعے بھی ارسال کرسکتے ہیں :

mahmud@btinternet.com

حضرت مصلح موعودؓ کی تعلیمی خدمات

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۰ر فروری ۹۸ء کی اشاعت "مصلح موعود نمبر" ہے جس میں خصوصیت سے حضرت مصلح موعودؓ کی تعلیمی خدمات واقدامات کے بارے میں مضامین شامل اشاعت ہیں اور ایک مضمون حضورؓ کے دور میں جاری کئے گئے تعلیمی اداروں کے بارے میں مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب کے قلم سے شائع ہوا ہے-

حضرت مصلح موعودؓ کے زیر نگرانی جو تعلیمی ادارے قائم ہوئے ان کی تعداد ۷۷ بنتی ہے جن میں سے ۵۹ بیرون پاکستان قائم کئے گئے- نیز ۱۹۱۵ء میں احمدیہ ہوسٹل لاہور کا قیام بھی عمل آیا جہاں طلباء دنیاوی اور دینی تعلیم حاصل کرتے- چنانچہ مسجد فضل لندن کے لئے جب چندہ کی تحریک ہوئی تو ہوسٹل کے طلبہ نے دوہزار روپے پیش کئے-

۱۹۱۹ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے جامعہ احمدیہ (عربی کالج) کے قیام کے بارے میں غور کرنے کیلئے ایک کمیٹی قائم فرمائی جس کی تیار کردہ سکیم کے مطابق ۲۴ء میں حضورؓ نے صدر انجمن احمدیہ کو ہدایات دیں- ۱۵ر اپریل ۱۹۲۸ء کو صدر انجمن نے جامعہ احمدیہ کے نام سے ایک مستقل ادارہ کے قیام کا فیصلہ کیا-

۱۹۴۲ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے ایک تعلیمی بورڈ قائم کیا جس کا نام مجلس تعلیم رکھا گیا- ۲ر مارچ ۳۵ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے قادیان میں دارالصناعت قائم فرمایا تاکہ احمدی نوجوانوں میں صنعت وحرفت کا شوق پیدا کیا جائے- یہاں نجاری، آہنگری اور چرمی کے شعبے قائم کئے گئے- اس کے نگران محترم بابو اکبر علی صاحب تھے- یہ ادارہ ۱۹۴۷ء تک بڑی کامیابی سے جاری رہا-

۱۹۳۹ء میں حضورؓ نے قادیان کے ناخواندگان کو تعلیم دینے کی سکیم جاری فرمائی اور خدام الاحمدیہ کو اس کی نگرانی سپرد کی- یکم جنوری ۵۴ء کو حضورؓ نے تعلیم بالغان کی تحریک جاری فرمائی کہ ہر تعلیم یافتہ احمدی مرد اور عورت کسی ایک ناخواندہ مرد یا عورت کو لکھنا پڑھنا سکھانے کی کوشش کرے-

-......☆......☆......☆......-

محترم شیخ کریم بخش صاحب

روزنامہ "الفضل" ۲۳ر فروری ۹۸ء میں محترم شیخ کریم بخش صاحب (جو محترم شیخ محمد حنیف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کے والد تھے) کا ذکر خیر اُن کے پوتے مکرم شیخ نثار احمد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے-

محترم شیخ کریم بخش صاحب اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے- ۱۹۳۵ء کے لگ بھگ آپ نے کوئٹہ میں کاروبار کا آغاز کیا اور جلد ہی بلوچستان کے ممتاز تاجروں میں آپ کا شمار ہونے لگا اور آپکی ذاتی شرافت، نیک نامی اور محنت سے بہت ترقی ہوئی- آپکے تعلقات قبائلی سرداروں سے بھی تھے اور حکومتی انتظامیہ سے بھی- لیکن آپ کی اصل خصوصیت نظام خلافت اور جماعت سے والہانہ عشق اور فرمانبرداری کا تعلق تھی- کئی جماعتی بزرگان کو بمعہ اہل وعیال آپ کوئٹہ آنے کی دعوت دیتے اور کئی کئی ہفتے انہیں گھر پر رکھ کر ان کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کردیتے-

جب آپ کوئٹہ کے نائب امیر تھے تو اُس وقت کے امیر صاحب نے احمدیہ مسجد کی مرمتوں کے لئے ایک وقار عمل بلایا- آپ وقت مقررہ سے کچھ لیٹ پہنچے تو آپ کو امیر صاحب نے بطور سزا ایک طرف کھڑے رہنے کا حکم دیا- اس وقت آپکے بیٹے بھی وہاں موجود تھے جنہوں نے امیر صاحب کی اتنی سخت سزا کو محسوس کیا- جب محترم شیخ صاحب کو اس بات کا احساس ہوا تو آپ نے سختی سے فرمایا کہ محترم امیر صاحب کا فیصلہ درست ہے، جو کچھ انہوں نے حکم دیا ہے میں اس کی اطاعت کروں گا- اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد محترم شیخ صاحب اپنے ایک بیٹے کے ہمراہ بذریعہ ٹرین پنجاب آرہے تھے- راستہ میں ایک جگہ سیلاب سے ریلوے لائن کو نقصان پہنچا تو مسافروں کو کہا گیا کہ ٹرین سے اتر کر اپنے سامان سمیت تھوڑا راستہ پیدل چلیں تو آگے انتظامیہ نے سواری کا بندوبست کیا ہوا ہے- محترم شیخ صاحب گاڑی سے اترے تو آپ کی نظر محترم امیر صاحب کوئٹہ پر پڑی. جو اپنا سامان اٹھاکر [illegible] تھے- محترم شیخ صاحب دیوانہ وار امیر صاح[illegible] پاس پہنچے اور بے حد اصرار کے ساتھ اُن کا سامان اپنے سر پر قُلی کی طرح اٹھالیا اور تمام فاصلہ اسی حالت میں طے کیا- امیر کی اطاعت و فرمانبرداری کی یہ ایک حسین مثال تھی، خاص کر ایسے بوڑھے شخص کی جس کا شمار شہر کے رؤساء میں ہوتا تھا-

ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مضمون نگار سے فرمایا کہ ربوہ میں کالج کی تعمیر کے وقت میں تمہارے والد (محترم شیخ محمد شریف صاحب) کے دفتر واقعہ انارکلی لاہور گیا اور ان سے کالج کی تعمیر میں تعاون کے لئے کہا- ابھی میں بات کر ہی رہا تھا کہ تمہارے دادا شیخ کریم بخش بھی آگئے اور مجھے دیکھ کر بڑی محبت و عقیدت سے کہنے لگے حضرت میاں صاحب آپ نے کیسے تکلیف کی آپ ہمیں حکم دیتے، میں خود حاضر ہو جاتا- میں نے اپنے آنے کا مقصد انہیں بتایا تو انہوں نے اپنے بیٹے کو کچھ ناراضگی کے لہجے میں فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بیٹے خود چل کر ہمارے غریب خانہ پر آئے ہیں یہ ہماری کس قدر خوش قسمتی ہے اور انہوں نے جس چیز کا مطالبہ کیا ہے تم نے ان کے حکم کی ابھی تک تعمیل کیوں نہیں کی- اس پر شریف صاحب نے عرض کی اباجان حضرت صاحبزادہ صاحب ابھی ابھی تشریف لائے ہیں......اس پر شیخ کریم بخش صاحب نے فرمایا بیٹا پہلے تم رقم کی ادائیگی کرو، بات چیت بعد میں کرنا- پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مضمون نگار سے فرمایا "میاں ہم تو ایسے لوگوں کی محبت کے قائل ہیں"-

جب ایک مرتبہ حضرت مصلح موعودؓ کوئٹہ تشریف لائے تو محترم شیخ صاحب بھی حضور کی خدمت میں پیش پیش تھے- ایک روز حضورؓ نے دودھ کی کوالٹی کے متعلق کچھ شکایت کی- اس پر محترم شیخ صاحب فوراً اپنی بھینس لے کر حضورؓ کی خدمت میں حاضر ہوگئے- حضورؓ نے تبسم سے فرمایا شیخ صاحب بھینس کی ضرورت تو نہیں، اچھا آپ ایسے کریں کہ اس کا دودھ بھجوادیا کریں-......اب عقل کا تقاضا تو یہی تھا کہ حضورؓ کے لئے دودھ لے آتے لیکن محترم شیخ صاحب خلافت سے عشق ووفا کے ایسے بندھن میں بندھے ہوئے تھے کہ وہ ہر آن اپنا سب کچھ پیش کرنے کے لئے تیار رہتے تھے-

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خط میں مضمون نگار کو تحریر فرمایا "آپ کے اباجان کی پرانی پرخلوص محبت کی روایات میرے پیش نظر ہیں- حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے عشق میں وہ اپنے بزرگ باپ کی سیرت پر تھے-"

-......☆......☆......☆......-

احمدی مائیں

محترمہ امۃ المجید صاحبہ اہلیہ محترم محمد اسماعیل صاحب بقاپوری ۱۹۲۲ء میں حضرت مرزا محمد شفیع صاحب آف دہلی کے ہاں پیدا ہوئیں جو اپنی پوسٹل سروس کی ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد قادیان میں آباد ہوگئے تھے اور بطور محاسب صدر انجمن احمدیہ خدمت بجالارہے تھے- چنانچہ محترمہ امۃ المجید صاحبہ کا بچپن قادیان کے پاکیزہ ماحول میں گزرا- ۴۲ء میں شادی کے بعد دہلی چلی گئیں اور تقسیم ہند کے بعد کراچی ہجرت کرلی جہاں ۲۱ر مئی ۸۱ء کو ۵۹ برس کی عمر میں وفات پائی- آپ کا مختصر ذکر خیر آپ کے فرزند مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۱۳ر فروری ۹۸ء میں شامل اشاعت ہے-

محترمہ امۃ المجید صاحبہ نے بچوں کی تربیت کی خاص کوشش کی اور سکول جانے سے قبل سب کو قرآن کریم ناظرہ پڑھادیا- لجنہ کے کاموں میں بھی حصہ لیا اور لمبا عرصہ اپنے حلقہ کی جنرل سیکرٹری اور صدر رہیں- آپ کے گھر میں ہی نماز سنٹر بھی تھا چنانچہ ماہ رمضان میں درس کا اہتمام کیا کرتیں جس کے بعد افطاری پیش ہوتی- تحریک جدید کے دفتر اول میں شامل تھیں- جب حضرت مصلح موعودؓ نے ربوہ کو آباد کرنے کی تلقین کی تو پچاس کی دہائی میں یہاں مکان بنوایا اور دو سال یہاں رہائش بھی رکھی- موصیہ تھیں اور طالبعلمی کے زمانہ سے ہی وصیت کی ہوئی تھی- آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی-

-......☆......☆......☆......-

محترم چودھری عبداللطیف صاحب

محترم چودھری عبداللطیف صاحب نے ۱۹۴۰ء میں بی-اے کرنے کے بعد زندگی وقف کی- ۴۶ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو یورپ بھجوادیا- پہلے آپ کچھ عرصہ لندن میں رہے اور پھر ہالینڈ میں تعینات کئے گئے جہاں سے جرمنی بھجوادیئے گئے اور آپ کو تین ممالک (جرمنی، سویڈن، ناروے) کا مربی انچارج مقرر کیا گیا- آپ نے جرمنی کا مشن قائم کیا اور بہت سی سعید روحیں آپ کے ذریعہ حلقہ بگوش اسلام ہوئیں- آپ بہت صابر وشاکر اور متقی انسان تھے- مالی تنگی کے زمانہ میں کئی کئی ماہ نہایت عسرت میں خدمت کی توفیق پائی- پہلے آپ کی اہلیہ یورپ نہیں آنا چاہتی تھیں لیکن حضرت مصلح موعودؓ نے انہیں فرمایا کہ تم باہر جاؤ اللہ تمہیں تین بیٹے عطا فرمائے گا- چنانچہ وہ جرمنی آگئیں اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں تین بیٹے عطا فرمائے- ایک بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے جرمنی کا پہلا احمدی جج ہونے کی سعادت عطا فرمائی ہے- محترم عبداللطیف صاحب کا مختصر ذکر خیر آپکی ہمشیرہ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۷ر فروری ۹۸ء میں شامل اشاعت ہے-

-......☆......☆......☆......-

حیرت انگیز قانونِ قدرت

ہومیوپیتھی کے اصولوں کو اگر ملحوظ رکھ کر علاج کیا جائے تو یہ ایک معجزہ نما طب بن جاتی ہے- مکرم ڈاکٹر محمد ارشد میمن صاحب روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۵ر فروری ۹۸ء میں اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ ہومیوپیتھی کے تین اصول ہیں :

۱- علاج بالمثل، ۲- دوائی کا آزمائشی مرحلہ (Drug Proving) اور ۳- کم از کم مقدار میں دوا کا استعمال-

پہلے اصول کے مطابق اگر کسی کو زکام کی دوا چاہئے تو اسے دی جانے والی دوا زکام پیدا کرنے کے لئے ہوگی- یعنی قبض کے مریض کو جلاب آور دوا کی بجائے قبض پیدا کرنے والی دوا دی جائے گی-

دوسرے اصول کے مطابق دوا کی آزمائش انسانوں پر ہی کی جاتی ہے (کسی جانور وغیرہ پر نہیں)- چنانچہ اس کے نتیجہ میں ہمیں دوا کے اثرات کا صحیح علم ہو جاتا ہے اور نفرت، محبت، غصہ جیسے معاملات کا اظہار بھی نوٹ کیا جاتا ہے- پھر انسان خود بھی اپنی کیفیت کا اظہار کرسکتا ہے-

تیسرے اصول کے مطابق دوا کی کم سے کم مقدار زیادہ سے زیادہ فائدہ دیتی ہوئی پائی گئی ہے چنانچہ اسی اصول پر پھر طاقت (Potency) کا تعین کیا جانے لگا-

-......☆......☆......☆......-

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

19/06/98 - 25/06/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced After Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone or Fax +44 181 874 8344

Friday 3rd July 1998
8 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.30 Children's Corner: Let's Learn Salat with Imam Sahib, No. 17
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.258
02.00 Quiz Programme: 'History of Ahmadiyyat' Part No. 47
02.45 Durre Sameen "Baba Nanak"
03.15 Urdu Class - Lesson 237 (R)
04.25 Learning Dutch: No. 17, Part 2
04.50 Homoeopathy Class - No.140 (R)
06.00 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.30 Children's Corner : Let's Learn Salat, Lesson No. 17
07.00 Pushto Item: Syed M.Alghani kay sath aik shaam
07.35 From the Archives: Speech By Hadhrat Ch. Mohammad Zafarullah Khan Sahib J/S 1960
08.40 Liqa Ma'al Arab: No. 258 (R)
09.50 Urdu Class - Lesson No. 237 (R)
10.55 Bengali Service : Quiz Contest by Lajna Imaillah
11.25 Computers for Everyone, Part 66
12.00 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.45 Nazm, Darood Shareef.
13.00 Friday Sermon by Huzoor.
14.05 Documentary: Shahadat Mukaram Sh. Muzaffar Ahmad Sahib Sharma
14.40 Rencontre Avec Les Francophones :Rec: 03.09.97
15.45 Liqaa Ma'al Arab: With Imam Sahib (New)
16.50 Friday Sermon by Huzoor (R)
18.00 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class 238
19.35 German Service: Willkommen in Deutschland & More.......
20.35 Children's Corner with Huzur Class No. 92, Part 1
21.10 Medical Matters: A talk about Pain Rec : 26.12.95
21.45 Friday Sermon (R)
22.50 Rencontre Avec Les Francophones Rec: 03.09.97

Saturday 4th July 1998
9 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, Dars Hadith, News
00.40 Children's Class with Huzoor Class No. 92, Part 1 (R)
01.00 Liqa Ma'al Arab with Imam Sahib (New)
02.05 Friday Sermon (R)
03.10 Urdu Class : Class No. 238
04.15 Computers For Everyone, Pt 66
04.55 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat of French speaking guests with Huzoor. Rec: 03.09.97 (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50 Children's Corner: with Huzoor Class 92, Part 1
07.20 Saraiky Programme: Moshaira
08.20 Medical Matters: A talk about Pain Rec: 26.12.95 (R)
09.00 Liqa Ma'al Arab Rec. 30.06.98
10.10 Urdu Class (New) Class No.238
11.15 Documentary: Photography, Pt 7
12.00 Tilawat, News
12.30 Learning Swedish: Lesson No. 23
13.00 Indonesian Hour: J/S Thailand Part 1 more.............
14.00 Bengali Programme: Significance of Khatamun Nabiyeen
15.00 Children's Mulaqat with Imam Sahib (New) Rec 04.07.98
16.10 Liqa Ma'al Arab Rec. 01.07.98
17.15 Tafseer ul Kabir: M. Adilbi Sb
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class: Session No. 239
19.30 German Service: Sport - Discussion Khuddam, more......
20.35 Children's Corner: Quran -e- Karim Quiz, Part 13 (Rabwah)
21.00 Q/A Session with Huzoor. Rec. 14.06.98
22.30 Children's Class. Rec. 04.07.98 With Imam Sahib
23.35 Learning Swedish, No. 23

Sunday 5th July 1998
10 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
00.50 Children's Corner: Quran -e- Karim Quiz, Part 13 (Rabwah)
01.20 Liqa Ma'al Arab Rec. 01.07.98
02.25 MTA Variety: Photography : Various types of lens Part 7
03.05 Urdu Class: Session No. 239
04.15 Learning Swedish - Lesson 23
04.50 Children's Class with Imam Sahib Rec. 04.07.98 (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News.
06.40 Children's Corner: Quran -e- Karim Quiz, Pt 13 (Rabwah)
07.05 Friday Sermon by Huzoor in America Rec : 03.07.98
08.15 Q/A Session with Huzoor : Rec 14.06.98
09.45 Liqa Ma'al Arab. Rec. 01/07/98
10.50 Urdu Class: Session No. 239
12.00 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese, Lesson No. 87
13.00 Indonesian Hour: Quiz Khazonah MKA1 & more.......
14.00 Bengali Service: A interview with a lady & more.......
15.00 Mulaqat with Huzoor With English speaking guests
16.00 Liqa Ma'al Arab, Rec. 02.07.98
17.00 Albanian Programme: Q/A with Huzoor, Germany. Rec. 24.08.96
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi
18.30 Urdu Class: Session No. 240
19.35 German Service :Ihre Fragen & More........
20.40 Children's Corner: Children's Workshop No. 6
21.10 Dars-Ul-Quran: No. 23 With Huzoor. Rec. 05.02.97
22.40 MTA Variety: Hua Main teray fazlon ka munadi
23.20 Learning Chinese, Lesson No. 87

Monday 6th July 1998
11 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.40 Children's Corner: Children's Workshop, No. 6
01.10 Liqaa Ma'al Arab Rec. 02.07.98
02.15 MTA USA: "Children's Class" With Hazur J/S 1997 English
02.45 MTA Variety : Hua main teray fazlon ka munadi
03.20 Urdu Class: Session No. 246
04.25 Learning Chinese, Lesson No. 87
04.55 Mulaqat with Huzoor of English speaking guests
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.45 Children's Workshop, No. 6
07.20 Dars-ul-Quran: No. 23 By Huzoor. Rec. 05.02.97
09.00 Liqaa Ma'al Arab, Rec. 02.07.98
10.10 Urdu Class: Session No. 240
11.20 MTA Sports: Obstacle Race (Pakistan)
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Norwegian - Lesson 63
13.05 Indonesian Hour: Javanese Poem Siratun Nabi & more.....
13.40 Bengali Programme: Discussion on our independance day
15.00 Homeopathy Class with Huzoor, Class No. 141 Rec. 28.02.96
16.05 Liqa Ma'al Arab: No. 259
17.10 Turkish Programme: 'Turkishe Presseschou'.
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class: Session No. 241
19.30 German Service:
20.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 92, Part 2
21.00 Rohani Khazaine:
21.35 MTA Variety: Sir M. Zafarullah Khan Sahib kee Pakistan kay leeay khidmat
22.10 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson 141 (R)
23.15 Learning Norwegian, No. 63

Tuesday 7th July 1998
13 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.50 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 92 part 2 (R)
01.20 Liqaa Ma'al Arab Session 259
02.20 Sports: Obstacle Race Pakistan
02.55 Urdu Class: (R) No. 241
03.55 Learning Norwegian - No. 63
04.25 MTA Variety: Salana Ijtema Khuddam Bahawalpur
04.50 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson No. 141
06.00 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 92, Part 2
07.15 Pushto Programme: Friday Sermon of Huzoor, Rec. 03.01.97
08.20 Roohani Khazaine:
08.50 Liqaa Ma'al Arab - No. 259
09.55 Urdu Class - (R) Lesson No. 241
10.55 Medical Matters: "Appendix" Host, Dr. S.A. Mubashir Sahib
11.20 MTA Variety : Philosophy of the Teachings of Islam
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning French, Lesson No. 10
12.55 Indonesian Hour: Friday Sermon of 21.02.96 by Huzoor
14.00 Bengali Service: Quiz, more...
15.00 Tarjumatul Quran Class with Huzoor No. 72 Rec: 26.07.95
16.10 Liqa Ma'al Arab (R) - Session No. 260 Rec. 13.03.97
17.10 Norwegian Programme: Documentary Scandinavian Ijtema Part 1
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.40 Urdu Class: Lesson No. 242
19.45 German Service:
20.45 Children's Corner : With Imam Sahib, Let's Learn Salat No. 18
21.10 M.T.A. Variety: Seerat-un-Nabi By Abdul Basit Shahid Sahib
21.40 Around The Globe - Hamari Kaenat No. 131
22.10 Tarjumatul Quran Class with Huzoor. Class 72
23.15 Learning French: Lesson No. 10

Wednesday 8th July 1998
14 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
00.45 Children's Corner : Let's Learn Salat, Lesson No. 18
01.15 Liqaa Ma'al Arab, No. 260
02.15 Medical Matters: Appendix (R) Host: Dr. S.A. Mobashir Sahib
02.55 Urdu Class: Class No. 242
04.00 Learning French: Lesson No. 10
04.25 MTA Variety : Speech by Maulana Sh M. Ahmad Sahib
04.45 Tarjumatul Quran Class With Huzoor, Lesson 72 Rec 26.07.95
06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.50 Children's Corner: Let's Learn Salat, No. 18
07.15 Swahili Programme: Muzakhrah "Khilafat"
08.05 Around The Globe -Hamari Kaenat No. 131
08.30 M.T.A Variety: Seerut-un-Nabi
09.00 Liqaa Ma'al Arab, No. 260
10.05 Urdu Class: Lesson No. 242
11.10 MTA Variety: Urdu Adab ka Ahmadiya Dabistan
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Turkish, Lesson No. 4
13.00 Indonesian Hour: Kidu Jara Sayahadat, Hathith & more.......
14.00 Bengali Service: Friday Sermon of 02.01.98 by Huzoor.
15.05 Tarjumatul Quran Class with Huzoor. Lesson No 73
16.10 Liqa Ma'al Arab, No. 261 Rec. 18.03.97
17.15 French Programme: Children's Class from Belgium, Part 5
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30 Urdu Class, Lesson No. 241 Rec. 04.01.97
19.40 German Service:
20.40 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor, No. 93, part 1
21.10 MTA Life Style - Lajna Magazine
22.00 Tarjumatul Quran class with Huzoor. Lesson. 73
23.00 Learning Languages: Learning Turkish, Lesson No. 6
23.30 MTA Variety: A speech by Ch Hameed Nasrullah Khan Sahib

Thursday 9th July 1998
15 Rabi-ul-Awal

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.35 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor. (R) No. 93 Part 1
01.10 Liqa Ma'al Arab, No. 261 Rec. 18.03.97
02.10 Canadian Desk: Tech Talk, No. 9
02.40 Urdu Class, Lesson No. 243
03.50 Learning Turkish, Lesson No. 6
04.20 MTA Variety: Urdu adab ka Ahmadiya Dabistan
04.50 Tarjumatul Quran Class with Huzoor Lesson 73
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.30 Children's Corner: Mulaqat with Huzoor (R) No. 93, Part 1.
07.00 Sindhi Programme: Friday Sermon of 12.04.96 by Huzoor
08.10 MTA Lifestyle: Lajna Magazine
08.55 Liqa Ma'al Arab, Session No. 261, Rec. 18.03.97
09.55 Urdu Class, Lesson No. 243
11.05 Quiz - History of Ahmadiyyat Part No. 48
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Dutch Lesson No. 18 Part 1
13.05 Indonesian Hour: Hadith & more.........
14.05 Bengali Service: Q/A Session with Huzur P 1 Rec. 03.05.98
15.10 Homoeopathy Class with Huzoor Class No. 142, Rec. 29.02.96
16.10 Liqa Ma'al Arab, Session No. 262. Rec. 19.03.97
17.10 Swedish Program: Tahrik -e Jadid Waqfeen-e-Zindagee
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class, Lesson No. 244 Rec. 05.01.97
19.30 German Service:
20.30 Children's Corner: Let's Learn Salat, No. 19
21.00 From The Archives: Tabarrukat Speech by Abul Atta Sahib J/S 1969
21.55 Homoeopathy Class with Huzoor Class No. 142. Rec. 02.02.97
23.00 Learning Dutch, No. 18, Part 1
23.30 The Importance of Dawat-e-Iilallah & Urgency of Time By I. Ayaz Sahib

Translations for Huzur's Programmes are available on following Audio frequencies:

English: 7.02mhz;
Arabic: 7.20mhz;
Bengali: 7.38mhz;
French: 7.56mhz;
German: 7.74mhz;
Indonesian/Russian: 7.92mhz;
Turkish: 8.10mhz.

Prepared by: MTA Scheduling Department

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (0181) 870 8517

Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 Friday, July 3, 1998 No. 27

IMPORTANT NOTICE

All Rights of ALL the publications and books of the Jamaat are reserved. No part of these publications, books and materials in particular the recent book of Hazrat Ameer-ul-Momeneen 'Revelation, Rationality, Knowledge and Truth', may be reproduced by any means, electronic (i.e. INTERNET or others) or mechanical including photocopying, recording or any Information Storage and Retrieval systems save with the written permission from the Centre at:

16 Gressenhall Road London SW18 5QL.

Tel: +44 181 870 0922, Fax: +44 181 870 0684.

Any unauthorized or restricted acts in relation to the said publications and materials may result in civil proceedings for damages and/or criminal prosecution.

copyright (c) 1998 by Islam International Publications Ltd.

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

ایک دلچسپ واقعہ

مؤرخ سرحد جناب اللہ بخش یوسفی "سرحد اور جدوجہد آزادی" (طبع اول جون ۱۹۶۸ء ناشر مرکزی اردو بصفحہ ۴۴۸، ۴۴۹) میں حضرت خانصاحب ذوالفقار علی خان صاحب کے چھوٹے بھائی اور صف اول کے مسلم لیڈر مولانا محمد علی صاحب جوہر کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :

"مولانا محمد علی کی رہائش بھی شاہی مہمان خانے میں تھی.......... مشتاقان دیدار کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ ہر آنے والے کی چائے سے تواضع کی جاتی تھی۔ ایسا انتظام خود صدر کانفرنس کے لئے بھی نہ تھا۔ مولانا حسرت موہانی بھی اس اجلاس میں شریک تھے۔ محمد علی کے بعد ان کا کمرہ بھی کسی وقت مہمانوں سے خالی دکھائی نہ دیا۔ حسرت ہندوستان کے انتہا پسند قائد تھے۔ انہوں نے حصول آزادی کے لئے گوریلا (جنگ چپاول) کی تجویز پیش کی تھی اور اس جرم میں جیل بھی بھیجے گئے تھے۔ اسی طرح جب اشتراکیوں کے اجلاس کی صدارت کوئی لیڈر قبول نہ کر سکا تو انہوں نے مردانہ وار کرسئ صدارت کو رونق بخشی۔ اس انتہا پسندی کے باوجود وہ "سائمن کمیشن" سے تعاون کرنا چاہتے تھے جس کا سب ہی کو تعجب تھا۔ چنانچہ جب آپ سٹیج پر تشریف آور ہوئے تو مولانا محمد علی نے انہی کے ایک شعر کو قدرے ردّوبدل کے بعد بآواز بلند یوں پڑھا تھا :

اک طرفہ تماشاہے حسرت کی طبیعت بھی
حامئ عدم تعاون بھی اور سائمن کی حمایت بھی

ایک اور دلچسپ واقعہ یوں پیش آیا کہ جب ایک مشہور ادیب اور سیاسی قائد نے اپنی تقریر میں کوئی ایسا فقرہ استعمال کیا جو مولانا جوہر کو پسند نہ آیا تو آپ نے ڈانٹ کی سی آواز میں کہا "بیٹھ جاؤ"۔ اس آواز سے وہ قائد کچھ ایسے گھبرائے کہ "آپ صدر تو نہیں ہیں" کہتے ہوئے نہ صرف بیٹھ گئے بلکہ آہستگی سے رخصت بھی ہو گئے جس پر قہقہہ لگا۔

یہ پہلا موقعہ تھا کہ پشاور کے کسی جلسۂ عام میں مائکروفون (لاؤڈ سپیکر) نصب کیا گیا تھا۔ مقررین اسے استعمال کرتے رہے، نئی چیز باعث دلچسپی ہی تھی لیکن جب مولانا مفتی محمد کفایت اللہ سٹیج پر تشریف لائے تو اس سے کچھ ہٹ کر کھڑے ہوئے۔ سب طرف سے آوازیں نکلیں "لاؤڈ سپیکر کے سامنے آیئے" مگر وہ کچھ یوں گویا ہوئے کہ "میری آواز سب تک پہنچ جائے گی"۔ ویسے ہی دور کھڑے تقریر کرتے رہے۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہ مائیکروفون کو "شیطان کی آواز" پکارتے ہوئے اس کے استعمال کو شرعاً جائز خیال نہ کرتے تھے"۔

نیرنگئ زمانہ ملاحظہ ہو کہ وہی لاؤڈ سپیکر جس کو ملاؤں کے پیشوا "شیطان کی آواز" قرار دیتے اور شجرہ ممنوعہ سمجھتے تھے اب اس کا استعمال دین و عقیدہ کا جزو اعظم بن گیا ہے اور بدزبان، بدلگام اور بدقماش مُلّاں اس پر پابندی کو مداخلت فی الدین قرار دے رہے ہیں۔ یاللعجب۔

جناب اللہ بخش یوسفی آگے چل کر مزید لکھتے ہیں کہ :

"ایک دفعہ مولانا جوہر نے اپنے دوستوں کے سامنے دوران گفتگو میں فرمایا "میں نے ایسا گناہ کبیر کیا ہے کہ شاید خدا مجھے کبھی معاف نہ کرے گا...... میرا گناہ کبیر یہ ہے کہ میں نے ان علماء کو سیاست میں لا کر گھسیڑا تھا اور اب وہ ملت کی جڑوں پر کلہاڑے چلا رہے ہیں"۔ (صفحہ ۴۵۴)

خیال امروہوی نے کیا خوب کہا ہے ؎

جنبشِ اَبرو پہ سر ہوتا رہا مفتی کا سر
چند سکوں میں خطیبِ محترم بِکتا رہا
سومناتی گاہکوں کی ٹولیاں آتی رہیں
پُرکشش الحاد کے بدلے حرم بِکتا رہا

شیطانی پیشگوئیاں

خاتم الکتاب قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے، "وَمَا یَعِدُھُمُ الشَّیطَانُ اِلاَّ غُرُوراً" (النساء :۱۲۱) کہ شیطان کے وعدے فریب کاری کے سوا کچھ نہیں۔ کسی ماں نے آج تک کوئی ایسا بیٹا نہیں جنا نہ جنے گی جو قرآن مجید کی اس ازلی ابدی صداقت کو غلط ثابت کر سکے۔ اس حقیقت کے دستاویزی ثبوت کے لئے تین شیطانی پیشگوئیوں کا تذکرہ کافی ہوگا جن کا جھوٹا اور باطل ہونا گل عالم پر واضح ہے۔

پہلی پیشگوئی:

امیر شریعت احرار عطاء اللہ شاہ بخاری نے ۱۶؍ مئی ۱۹۳۵ء کو رام تلائی سیالکوٹ کانفرنس میں کہا "مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ یہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو"۔ (سوانح حیات سید عطاء الله شاه بخاری صفحه ۱۰۰ مؤلفه خان کابلی ناشر ہندوستانی کتب خانه ۶۳۰ ریلوے روڈ لاہور۔ جون ۱۹۴۰ء)

دوسری پیشگوئی:

مفکر احرار افضل حق نے آل انڈیا احرار کانفرنس پشاور (۷، ۸، ۹ ۱اپریل ۱۹۳۹ء) کے صدارتی خطبہ میں اعلان کیا "احرار کا وسیع نظام ...... دس برس کے اندر اندر اس فتنہ (مراد احمدیت۔ ناقل) کو ختم کر کے چھوڑے گا"۔ ("خطبات احرار" جلد اول صفحه ۳۷ طبع اول ناشر مکتبه احرار لاہور مارچ ۱۹۴۴ء)

تیسری پیشگوئی:

روزنامہ "جنگ" لاہور مورخہ ۳۰؍ جولائی ۱۹۸۶ء میں چنیوٹ کے نامہ نگار خصوصی نے یہ خبر شائع کی کہ "اللہ یار ارشد نے دعویٰ کیا کہ ۱۹۸۹ء تک پوری دنیا سے قادیانیت کا جنازہ نکل جائے گا"۔

ان شیطانی پیشگوئیوں کے مقابل پر خدا کی قدرتوں اور نصرتوں کے نشانوں کو دیکھیں تو انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ چنانچہ یہ ناقابل تردید تاریخی واقعہ ہے کہ پہلی پیشگوئی کے بعد تحریک جدید کی الہامی اور آسمانی تحریک کے ذریعہ دنیا کے بہت سے ممالک میں احمدی مشنز کا جال بچھ گیا اور بقول مولوی ظفر علی خان، ایڈیٹر "زمیندار"، "مرزا محمود نے ہر ایک ملک میں جھنڈا گاڑ دیا"۔ (ایک خوفناک سازش مؤلفه مظہر علی اظہر)

دوسری پیشگوئی کے ٹھیک دس سال بعد جماعت احمدیہ کے عالمی مرکز - ربوہ - میں ۱۵، ۱۶، ۱۷ اپریل کو پہلا جلسہ انعقاد پذیر ہوا۔

تیسری پیشگوئی کے بعد جماعت احمدیہ کو خدائے ذوالعرش نے ایم ٹی اے کی عظیم نعمت سے نوازا جس سے احمدیت کی آواز دنیا کے گوشہ گوشہ سے گونجنے لگی اور جلد ہی ہر سال لاکھوں افراد حلقہ بگوش احمدیت ہونے لگے اور "یَدخُلُونَ فِی دِینِ اللّٰہِ اَفوَاجا" کے روح پرور نظاروں نے شیطان کے چیلوں کے چھکے چھڑا دئے۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۳۵ء میں سچ فرمایا تھا ؎

پڑھ چکے احرار بس اپنی کتاب زندگی
ہو گیا پھٹ کر ہوا ان کا حباب زندگی
لوٹنے نکلے تھے وہ امن و سکونِ بیکساں
خود انہی کے لُٹ گئے حسن و شبابِ زندگی
دیکھ لینا اُن کی امیدیں بنیں گی حسرتیں
اک پریشاں خواب نکلے گا یہ خوابِ زندگی
فتنہ وافساد و سبّ و شتم و ہزل و ابتذال
اس جماعت کا ہے یہ لب لُباب زندگی

☆......☆......☆

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

ماہنامہ

لجنہ اماء اللہ جرمنی کا ترجمان

خدیجہ

جرمنی

مدیرہ :- رضیہ وسیم

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT GERMANY

جلد نمبر 4 نگران :-زینت حمید ۔صدر لجنہ اماءاللہ جرمنی ۔ ماہ احسان 1377 ہجری شمسی مطابق جون 1998ء شمارہ نمبر 6

حضرت مسیح موعود علیہ السلام برکات الدعا میں فرماتے ہیں "دعا کرنے میں صرف تضرع کافی نہیں ہے بلکہ تقویٰ اور طہارت اور راست گوئی اور کامل یقین اور کامل محبت اور کامل توجہ اور یہ کہ جو شخص اپنے لئے دعا کرتا ہے یا جس کے لئے دعا کی گئی ہے اس کی دنیا اور آخرت کیلئے اس بات کا حاصل ہونا خلافِ مصلحت الٰہی بھی نہ ہو کیونکہ بسا اوقات دعا میں اور شرائط تو سب جمع ہو جاتے ہیں مگر جس چیز کو مانگا گیا ہے وہ عند اللہ سائل کے خلاف مصلحت الٰہی ہوتی ہے اور اس کے پورا کرنے میں خیر نہیں ہوتی ..... اور بجز اس کے اور بھی کئی شرائط ہیں کہ جب تک وہ تمام جمع نہ ہوں اُس وقت تک دعا نہیں کہہ سکتے۔"

(برکات الدعا، روحانی خزائن، جلد 6 صفحہ 14-13)

Rhein-Mosel ریجن میں جلسہ یوم خلافت

30 مئی بروز ہفتہ ممبرات لجنہ اماءاللہ Rhien-Mosel نے جلسہ یوم خلافت منعقد کیا اس جلسہ کے لئے ایک ہال کرایہ پر لیا گیا اور پہلے سے ضیافت، نظم و ضبط اور خدمتِ خلق کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں اور جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے پہلے صداران کی میٹنگ میں لائحہ عمل تیار کیا گیا اور مختلف پروگرام ترتیب دیئے گئے۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز سورۃ النور کی آیات کی تلاوت و تفسیر صغیر کے ترجمہ اور جرمن ترجمہ سے کیا گیا۔ حدیث نبویؐ "اسلام میں اطاعت کا معیار" محترمہ قیصرہ صاحبہ نے پڑھی۔ خلافت کی مناسبت سے محترمہ امۃ الکریم نجمہ اور شائستہ منور صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ خلافت کی برکات پر بڑی مدلّل تقاریر ہوئیں اور اس کے بعد خلافت کے مطابق کوئز پروگرام شروع ہوا۔ ممبرات نے بہت محنت سے تیاری کی تھی اور مقابلہ اتنا دلچسپ تھا کہ منصفین کے لئے فیصلہ کرنا مشکل تھا۔ لجنہ اور ناصرات کے دو، دو راؤنڈ فیصلہ کے لئے کرائے گئے لجنہ کے علاوہ ناصرات نے بے حد محنت سے تیاری کی اور ایک جیسے نمبر حاصل کئے۔ اس کامیاب جلسے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے 70 ممبرات لجنہ کے علاوہ 39 ناصرات اور 36 بچے شامل ہوئے۔ جلسے کے آخر میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ ہال کی سجاوٹ اور لاؤڈ سپیکر کے انتظام میں ریجنل قائد خدام الاحمدیہ اور اُن کی ٹیم نے مکمل تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا دے۔ (آمین)

(رپورٹ :-فوزیہ ارشد، صدر لجنہ اماءاللہ ریجن Rhein-Mosel)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Limeshein میں تعلیم القرآن کلاس کا انعقاد اور دیگر سر گرمیاں

تعلیم القرآن کلاس Limeshein

لجنہ اماء اللہ Limeshein نے 13 تا 16 اپریل مقامی جماعتی سنٹر میں تعلیم القرآن کلاس منعقد کی۔ جس میں مقررہ تعلیمی نصاب، ممبرات کو یاد کروایا گیا جس کے مطابق اس کلاس کو دو معیاروں میں تقسیم کر کے مقررہ حصہ قرآن کریم باترجمہ سکھایا گیا اور تلفظ بھی درست کروایا گیا۔ علاوہ ازیں نصاب میں شامل حفظِ قرآن و حدیث نبوی ﷺ عربی و اردو ترجمہ کے ساتھ، نماز باترجمہ، درثمین کی نظم دعوت فکر وضاحت کے ساتھ سکھائی گئی۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کا سوال نمبر 4 بھی پڑھایا اور اس کی وضاحت کی گئی۔

کلاس کے اختتام پر نصاب کے مطابق 19 اپریل کو تحریری امتحان لیا گیا۔ جس میں 12 ممبرات نے شرکت کی۔ 2 ناخواندہ ممبرات بھی کلاس میں شامل ہوئیں اور زبانی امتحان دیا۔ کلاس کے دوران نماز ظہر و عصر الگ الگ ادا کی جاتیں۔ تحریری امتحان کے بعد کلوأجمیعا کا پروگرام رکھا گیا جس میں دیگر ممبرات نے بھی شرکت کی۔ پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو انعامات دیئے گئے۔ یوں اس کلاس سے 14 ممبرات نے مستقلاً اور متعدد دیگر خواتین نے عموماً استفادہ کیا۔

☆☆ نماز کلاس ☆☆

خدا تعالیٰ کے فضل سے Limeshein میں دوران سہ ماہی ماہانہ اجلاس کے علاوہ مقامی شعبہ تربیت نے باقاعدگی سے نماز کلاس لگانے کا اہتمام کیا۔ جس سے ممبرات نے استفادہ کیا۔ اس کلاس میں نماز مترجم کی دہرائی کے علاوہ مسائل نماز، مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا اور نماز کے بعد کی دعائیں سکھائی گئیں۔ درود شریف کی برکات خاص موضوع رہا اس کے علاوہ تصحیح القرآن بھی کروائی گئی کلاس کے لئے تقریباً اڑھائی گھنٹے کا وقت مقرر کیا گیا۔

☆☆ شعبہ تبلیغ ☆☆

شعبہ تبلیغ میں بھی ممبرات سرگرم عمل رہیں اور حسب توفیق جرمن، بوزنین، البانین، عرب اور افغان اقوام سے تعلق رکھنے والی خواتین سے رابطہ قائم کرتیں ہیں اور اکثر و بیشتر گھروں میں بھی مدعو کرتی ہیں اور آپس میں تحائف کا تبادلہ بھی رہتا ہے۔ جماعتی انتظام کے تحت سٹال میں بھی ممبرات ڈیوٹی دیتی ہیں۔

☆☆ Fitnessday فٹنس ڈے ☆☆

ممبرات لجنہ اماء اللہ Limeshein نے 2 مئی بروز ہفتہ فٹنس ڈے بھرپور طریقے سے منایا یہ دن منانے کا مقصد ممبرات کو گھر سے باہر تفریح مہیا کرنا اور انہیں چاک و چوبند رکھنا تھا۔ موسم کی خرابی کے باعث کھیلیں مقامی سنٹر میں Indoor حد تک ہی کرائی گئیں۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے کروایا۔ بعد ازاں سیکرٹری سپورٹس مسز دانیہ نوید صاحبہ نے مقابلہ جات شروع کروائے انہوں نے انتہائی محنت سے ممبرات کی دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے ذہنی آزمائش، رسہ پھلانگنا، پیاز کاٹنے، غبارے پھلانے، پانی پینے، سوئی دھاگے میں سر کر پرونے، رسہ کشی اور پارسل گیم کے مقابلے رکھے۔ تمام ممبرات نے ان مقابلہ جات میں خوب جوش و خروش سے حصہ لیا۔ بعد ازں ناصرات کے مقابلہ جات کروائے گئے اس پروگرام میں 17 ممبرات، 10 ناصرات اور 6 بچوں نے حصہ لیا تمام دن کے پروگرام کو بہت سراہا گیا۔

(لبنیٰ ثاقب، صدر لجنہ Limeshein)

Hessen-Süd ریجن میں ثقافتی پروگرام

جرمن اخبار میں پروگرام کی نمایاں اشاعت

Hessen-Süd ریجن نے تبلیغ کے نظریہ سے کلچرل پروگرام کا اہتمام کیا تاکہ غیر ملکی خواتین کو پاکستان اور اسلام سے متعارف کروایا جائے۔ اس پروگرام کے لئے ایک ہال کرایہ پر لیا گیا۔ بڑی محنت اور کوشش سے صدران اور ممبرات لجنہ نے اصلاحی پروگرام ترتیب دیئے۔ بروز اتوار 10 بجے تلاوت قرآن پاک و جرمن ترجمہ سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ پاکستان کا تعارف بڑے مدلّل انداز میں پیش کیا۔ پھر ناصرات نے دلکش انداز میں Wilkommen پیش کیا۔ اس پروگرام میں جرمن مہمان خاص طور پر مدعو کی گئے تھے۔ تین مختلف اخباروں کی نمائندہ خواتین بھی شامل ہوئیں۔

مجبور و لاوارث خواتین کی تنظیم کی انچارج بھی تشریف لائیں جن کو ریجنل صدر لجنہ اماء اللہ نے 500 مارک کا چیک پیش کیا جو انہوں نے نہایت خوشی سے قبول کیا اور پروگرام کی بہت تعریف کی۔ اخباری نمائندہ نے مختلف خواتین کا انٹرویو لیا۔ تبلیغی سٹال پر مختلف سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ اس پروگرام کی خاص پیشکش پاکستان کی ثقافتی نمائش تھی جو طالبات نے بہت ہی محنت سے لگائی۔ جرمن خواتین نے اس نمائش کی ہر چیز کو غور سے دیکھا اور تعریف کی۔

اس ہال میں عام طور پر کھانے پینے کی اجازت نہیں ملتی مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے معجزانہ رنگ میں ہمیں اس کی اجازت مل گئی اور کھانے پینے کے علاوہ ملبوسات و زیورات کے سٹال بھی لگائے گئے اور یہ سٹالز خواتین کے لئے بہت دلچسپی کا باعث بنے اور کافی رونق رہی۔ ناصرات کے ڈرامے اور ٹیبلوز زیادہ تر جھوٹ کے خلاف اور اصلاحی پہلو کو مدنظر رکھ کر ترتیب دیئے گئے آخر میں پاکستان کے چاروں صوبوں کی نمائندگی میں وہاں کے خاص روایتی لباس پیش کئے گئے۔ یوں پورے دن کا یہ پروگرام تبلیغی رنگ میں بھی بہت کامیاب رہا۔

(رپورٹ :-
امۃ السلام میر، ریجنل صدر لجنہ اماءاللہ Hessen-Süd)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تبلیغی سٹال پر لجنہ اماء اللہ معروف عمل

Württemberg

ریجن Württemberg کی ممبرات لجنہ اللہ نے وائنگن میں ایک تبلیغی سٹال لگایا۔ اس سٹال پر سیکرٹری تبلیغ اور ایک ناصرہ نے صبح نو بجے سے گیارہ بجے تک ڈیوٹی دی۔ کافی لوگوں نے جماعت احمدیہ کا تعارف حاصل کیا۔ ایک عربی بہن نے تبلیغ کے نتیجہ میں قرآن پاک بھی خریدا۔ (سیکرٹری تبلیغ نادرہ پروین)

Friedberg

Friedberg میں ایک تبلیغی سٹال لگایا گیا۔ جس میں ممبرات لجنہ نے دو دن ڈیوٹی دی۔ اس سٹال کے ساتھ کھانے پینے کا بھی سٹال تھا۔ لجنہ نے دو سو کے قریب کتب تقسیم کی اور دوسرے سٹال پر بھی خوب رونق رہی۔ اس دوران Büdingen کے ایک اخباری نمائندہ نے جماعت احمدیہ کا تعارف حاصل کیا۔ کھانے کے سٹال سے جو منافع ہوا وہ شہر کے میئر (Bürger meister) کی خدمت میں شجرکاری کے لئے پیش کیا گیا۔

(سیکرٹری تبلیغ قانتہ قدیر بھٹی)

Kochem Cell

Kochem Cell میں جماعتی طور پر ایک تبلیغی سٹال لگایا گیا۔ جس پر سیکرٹری تبلیغ نے صبح نو بجے سے ایک بجے تک ڈیوٹی دی۔ سٹال کو مختلف قسم کے بینرز سے سجایا گیا تھا۔ جو عوام کی توجہ کا مرکز بنتے رہے۔ یہ سٹال چونکہ یوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ میں لگایا گیا تھا اس لئے زیادہ تر پمفلٹ ایسے تقسیم کیے گئے جو حضرت مسیحؑ کی آمد ثانی کی وضاحت کرتے تھے۔ اس سٹال پر 21 کی تعداد مین لٹریچر تقسیم ہوا۔

Wiesbaden

Wiesbaden میں لجنہ اماء اللہ نے ایک تبلیغی سٹال لگایا۔ اس سٹال پر مختلف قوموں کے لوگ آتے رہے۔ خاص طور پر افغانستان، ایران اور سعودی عرب میں جو اسلام پایا جاتا ہے اس بارے میں سوال کرتے ان کو بتایا جاتا کہ حقیقی اسلام احمدیت ہے۔ اس طرح جماعت کا تعارف کروایا جاتا۔ کیونکہ لجنہ ڈیوٹی دے رہی تھی اس لئے پردہ کے بارے میں بہت سوال ہوئے۔ پمفلٹ بھی دیئے گئے۔ دو طالبات کو کتاب "اسلام 99" تحفہ کے طور پر دی گئی۔ اس سٹال پر تین ممبرات لجنہ اور ایک ناصرہ نے ڈیوٹی دی۔ (سیکرٹری تبلیغ)

جلسہ سالانہ جرمنی 1998
کے موقع پر تلاوت و نظم پڑھنے والے احباب

جلسہ سالانہ جرمنی 1998ء کے موقع پر تلاوت قرآن اور نظم پڑھنے والے دوستوں کا انتخاب 11 جولائی 1998 بوقت 15:00 بجے بیت القیوم نیدر رایش باخ فرینکفرٹ میں ہوگا۔ جو احباب جلسہ سالانہ پر یہ سعادت حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں اور وہ فرینکفرٹ آسکیں وہ مذکورہ بالا وقت و مقام پر تشریف لے آئیں۔ (ناظم تیاری پروگرام جلسہ سالانہ جرمنی)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل
مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چودھویں صدی میں اسلام پر عمل کرنے والے اسلامی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر زمانے کی دوڑ میں شامل ہورہے تھے۔ دوسرے مذاہب عیسائیت ہندومت اور دہریت اسلام کو ختم کرنے کے لئے اپنی اپنی جدوجہد تیز کررہے تھے۔ خدا تعالیٰ نے اس پرآشوب دور میں خلق خدا کی ھدایت کے لئے قادیان کی گمنام بستی میں مرزا غلام احمد کو مہدی اور مسیح بنا کر مبعوث فرمایا اور جیسے ہی مرزا غلام احمد نے مسیح، مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ مخالفت کی آندھیاں چلنے لگیں۔ اس مخالفت میں صداقت کے ڈھونڈنے والوں نے راہ ھدایت پائی۔ روشنی کی اس کرن میں راستہ تلاش کرتے اس امتی نبی کے پیروکاروں میں دن بدن اضافہ ہونے لگا۔ جیسے حضرت محمد ﷺ کے جانثار بغیر تصدیق کئے ایمان لے آئے۔ اسی طرح کے جانثار مرزا غلام احمد کے بھی تھے جنہیں صدیق کا لقب ملا۔ یہ نام نامی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا تھا جنہوں نے اس پرنور چہرہ کو دیکھا تو اپنا سب کچھ نچھاور کر ڈالا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"انہوں نے ایسے وقت میں بلا تردّد مجھے قبول کیا۔ جب ہر طرف تکفیر کی صدائیں بلند ہونے کو تھیں سب سے پہلے مولوی نورالدین کا خط اس عاجز کے دعویٰ کی تصدیق کی کہ میں مسیح مہدی ہوں۔ قادیان میرے پاس پہنچا۔ جس میں ان کے یہ فقرات درج تھے۔

" آمنّا و صدّقنا فاکتبنا مَعَ الشّھدینَ "

خلیفہ الاول کا اصل نام نورالدین تھا آپ 1841ء میں بھیرہ کے محلہ معماراں میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام غلام رسول اور والدہ کا نام نور بخت تھا۔ آپ کے والد پکے مسلمان اور عاشقِ قرآن تھے۔ والدہ نمازی اور پابند دین تھیں ہزارہا کو قران پڑھایا گیا تھا۔ بچپن سے آپ کا حافظہ بہت اچھا تھا اور اس پر طرّہ یہ کہ آپ کا گھرانہ دینی دنیاوی علم سے آراستہ تھا اور خدا اس کے رسول کے ذکر سے پیراستہ تھا۔ دنیاوی آسائشوں میں بھی سرفہرست تھا۔ علم طب میں آپ کا خاص مقام تھا۔ آپ بارہ سال کی عمر میں لاہور پڑھنے آئے۔ عربی کی تعلیم بھی حاصل کی۔ قرآن کی محبت میں دن بدن اضافہ ہونے لگا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں سکول مدرّس کا عہدہ سنبھالا اور قابلیت سے لوہا منوالیا۔ 24 برس کی عمر میں آپ نے خانہ کعبہ کی زیارت کی اور بیت اللہ پر پہلی نظر پڑتے ہی یہ دعا کی:

"اے اللہ میں ہر وقت ضرورمند ہوں میں کون کون سی دعا مانگوں میں یہی دعا مانگتا ہوں کہ جب میں ضرورت کے وقت کچھ مانگوں تو اسے قبول فرما" مدینہ میں حضرت شاہ عبدالغنی مجددی کی خدمت میں رہ کران کے علم سے جھولی بھری۔ طب کا علم حاصل کرتے رہے اور کمال حاصل کرلیا تو ریاست جموں کشمیر کے راجہ کے ہاں ملازمت مل گئی آپ کے ہاتھوں بہت سے ایسے بیمار ٹھیک ہوئے جن کی بیماری کسی کی سمجھ میں نہ آتی تھی۔ 1881ء میں آپ مہاراجہ کے ساتھ کسی شادی میں شرکت کے لئے گئے راستہ میں گرنے سے چوٹ آئی اور ایک لمبا سفر بغرض علاج لیٹ کر جموں تک کیا دوران سفر ایک ماہ میں قرآن مجید کے چودہ سپارے حفظ کئے۔ 1885ء میں آپ نے حضرت مسیح موعود کا پہلا اشتہار دیکھ کر پروانوں کی طرح فوراً قادیان پہنچ گئے۔ حضرت مسیح موعود دعا میں مشغول تھے "اے خدا مجھے دین اسلام کی خدمت کے لئے کوئی ساتھی دے" آپ کی دعائیں عرش تک پہنچی اور کشمیر سے یہ ساتھی آپ کے پاس پہنچا۔ حضور فرماتے تھے کہ خدا نے میری دعائیں قبول کیں اور مجھے مخلص پیار کرنے والا دوست جس کا نام اس کی نورانی عادتوں کی طرح نورالدین ہے۔ مجھے آپ کے ملنے سے ایسی خوشی ملی جیسے محمد ﷺ کو عمر فاروقؓ کے ملنے سے ہوئی تھی۔ 23 مارچ 1889ء کو جب بیعت کا حکم ملا تو پہلی بیعت حضرت مولوی نورالدین کی تھی۔ آپ بھیرہ اپنے وطن تشریف لے گئے وہاں مکان اور ہسپتال بنانے کا کام شروع کیا۔ ابھی کام جاری تھا کہ آپ لاہور آئے اور عشق مہدی سے مجبور ہو کر قادیان تشریف لے گئے۔ حضور نے فرمایا آپ فارغ ہیں یہیں رہیں مولوی صاحب ایک ہفتہ خاموش رہے پھر حضور اقدس نے فرمایا اپنی بیوی بچوں کو بھی بلالیں۔ آپ نے سمجھا زیادہ رہنا ہوگا۔ چند روز بعد حضرت اقدس نے فرمایا کتابوں کا شوق ہے کتابیں بھی منگوالیں۔ مولوی صاحب نے اس کے بعد کبھی خواب میں بھی وطن نہ دیکھا اور قادیان کے ہو کے رہ گئے۔ 1896ء میں جلسہ مذاہب عالم لاہور میں آپ نے صدارت کی۔ قادیان سے اخبار الحکم اور البدر میں اپنے مضامین لکھتے اور مالی مدد بھی فرماتے تھے۔ اسلام کے جرنیل حضرت مسیح اقدس کی وفات کے بعد اس روحانی جماعت کے احمدیوں نے مل کر آپ سے بیعت کی درخواست کی آپ نے فرمایا میں دعا کے بعد جواب دوں گا۔ آپ نے دو نفل نماز نہایت خشوع وخضوع سے ادا کی اور حضور کی نعش کے پاس پہنچے رقت آمیز لہجہ میں تقریر کی کہ میری پچھلی زندگی پر غور کرو میں کبھی بھی امام بننے کا خواہشمند نہیں ہوا اگر خواہش ہے تو یہی کہ میرا مولا میرے کام سے راضی ہو میں یہ بوجھ صرف اللہ کی رضا کے لئے اٹھاتا ہوں۔ اسی وقت بارہ سو احمدیوں نے آپ کے ہاتھ بیعت کی پہلی بیعت سیدہ اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس وقت کی آپ کی عمر 67 سال تھی۔ آپ نے عہد خلافت میں بیت المال کا محکمہ قائم کیا حضرت مصلح موعود نے آپ کے مشورہ سے پبلک لائبریری قائم کی۔ مدرسہ احمدیہ 1909ء میں قائم کیا۔ اخبار "نور" جاری کیا۔ مسجد مبارک کا سنگ بنیاد رکھا۔ آپ کی اجازت سے مجلس انصار اللہ کی بنیاد ڈالی۔ آپ کی زندگی کے حالات ایک کتاب مرقاۃ الیقین کے نام سے شائع کرائے۔ الفضل کا نام تجویز کیا۔ عورتوں میں درس کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ کی فہم فراست کو دیکھ کر سرسید نے کہا تھا کہ "صوفی جب ترقی کرتا ہے تو نورالدین بن جاتا ہے۔" (تحریر:-رضیہ وسیم)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆ کلونجی کے فوائد ☆

☆ حکیم جالینوس کا قول ہے کہ کلونجی نفخ اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے اور اس کے کھانے سے پیٹ کے کیڑے مرجاتے ہیں۔

☆ جوش دے کر سر پر سہ پہر لگانے سے نزلہ، زکام اور سر درد دور ہوجاتا ہے۔

اگر خشکی کی وجہ سے بدن پر پپڑیاں سی پڑتی ہوں تو اس کے کھانے سے ختم ہوجاتی ہیں۔

☆ اگر بدن پر تل پیدا ہوجائیں تو اس کے لگانے سے جلد صاف ہوجاتے ہیں۔

☆ اس کے غرارے کرنے سے دانت کا درد دور ہوجاتا ہے۔

☆ پیشاب نہ آنے کی صورت میں کلونجی کا استعمال پیشاب کو کھل کر لاتا ہے۔

☆ سرکہ ملا کر کھانے سے بلغمی ورم دور ہوجاتا ہے۔

☆ روغن زیتون میں ملا کر سونگھنے سے آنکھوں کا درد جاتا رہتا ہے۔

☆ گھر میں دھونی دینے سے مچھر اور کھٹمل ختم ہوجاتے ہیں۔

☆ شہد کے ساتھ کھانے سے پتھری نکل جاتی ہے اس کو جلا کر کھانے سے بواسیر کی بیماری ختم ہوجاتی ہے۔

☆ بر میں ملا کر برص پر لگائیں برص اچھا ہوجاتا ہے۔

☆ اس کو مہندی میں ملا کر لگانے سے سر کے بال مضبوط ہوتے ہیں اور بال گرنا ختم ہوجاتے ہیں۔

☆ سکنجبین سے کھانے سے چوتھیا اور بلغمی بخار دور ہوجاتا ہے۔

تضمین بر نظم شانِ احمد
❖ سب سے بڑھ کر مقام احمدؐ ہے ❖

کلمہ حق کلام احمدؐ ہے — روح افزا پیام احمدؐ ہے
شرف انساں رام احمدؐ ہے — زندگی بخش جام احمدؐ ہے
کیا ہی پیارا نامِ احمدؐ ہے

خاتم الانبیاء لقب اُس کا — عرش رب عظیم تک ہے رسا
وہی یٰس وہی طٰہٰ — لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقامِ احمدؐ ہے

دین حق کا چمن تھا مرجھایا — بن کے ابرِ کرم جو وہ آیا
ہر شجر ہوگیا تروتازہ — باغِ احمد سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستاں کلامِ احمدؐ ہے

راہِ حق سے نہ لوگو منہ موڑو — دوڑو اس نور کی طرف دوڑو
اپنے اوہام کے صنم توڑو — ابن مریمؑ کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلامِ احمدؐ ہے

(حاجی غلام محی الدین صادق)

رضائے باری تعالیٰ

انسان کی پیدائش کا مقصد محبت و عرفانِ الٰہی اور رضائے باری تعالیٰ کا حصول ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

والذین امنوا اشد حبا للّٰه

"مومن سب سے بڑھ کر اپنے خدا سے محبت کرتا ہے"

انسانی تعلقات کے دائروں کو دیکھا جائے تو وہ اپنے ماں باپ، بہن، بھائیوں سے محبت کرتا ہے۔ اپنی اولاد سے محبت کرتا ہے۔ اپنے دوست احباب اور عزیز و اقارب سے محبت کرتا ہے اور خدا کے پیاروں، نبیوں اور ولیوں سے محبت کرتا ہے۔ مگر یہ سب محبتیں محبتِ الٰہی کے تابع ہیں۔ پھر انسان ان سب قسم کے لوگوں کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اُسے یہ دیکھنا چاہیئے کہ دوست احباب کی رضا، والدین کی رضا اور کسی بزرگ کی رضا اور خوشنودی اُسے خدا سے کے قریب کرتی ہے یا دور لیجاتی ہے اگر خدا سے قریب کرتی ہے تو انسان اُن کی رضا اور خوشنودی اختیار کرے اور اگر اِن دنیوی رشتہ داروں کو راضی کرنے سے کسی معاملہ میں بھی خدا تعالیٰ ناراض ہوتا ہے تو اُن کی رضا اور خوشنودی کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے اور نہ ہی ان کی ناراضگی سے ڈرنا چاہیئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہر دوسری رضا کو قربان کر دینا چاہیئے۔ حقیقی مومن وہی ہے جس کے تعلقات کے تمام دائرے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع ہوتے ہیں۔

حضور نبی کریمؐ فرماتے ہیں۔

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ

کہ جس بات میں اللہ کی تعالیٰ کی نافرمانی سرزد ہوتی ہو اُس میں مخلوق کی اطاعت نہ کرو۔ پس مومن کی سب سے بڑی خوبی اور علامت یہی ہے کہ

الحُبُّ لِلّٰه وَالبُغضُ لِلّٰه

کہ وہ کسی سے محبت کرتا ہے تو بھی رضائے باری تعالیٰ کے لئے اور اگر کسی سے بغض رکھتا تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھ کر۔

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

(بشریٰ نذیر آفتاب، Friedberg)

ایک عرب ماں کی نصیحت بیٹی کے نام

زمانہ جاہلیت کی دیہاتی عورت امامہ بنت الحارث نے اپنی بیٹی ام یاس کو اس کی رخصتی کے موقعہ پر کہا "اے میری بیٹی! اگر کسی صاحب علم و فضل کو نصیحت کرنے کی ضرورت نہ سمجھی جاتی تو یقیناً تیرے فضل وادب کی بناء پر میں ہرگز نصیحت نہ کرتی لیکن نصیحت کرنا عقلمند انسان کی یاددہانی کو موجب ہوتا ہے اگر کسی دوشیزہ کے والدین کی خوشحالی اور ان کا اپنی بیٹی سے انتہائی پیار تقاضا کرتا کہ اُسے شادی کرنے کی ضرورت نہیں تو سب لوگوں سے بڑھ کر تجھے شادی کرنے کی حاجت نہ ہوتی۔ لیکن عورتوں کو مردوں کے لئے اور مردوں کو عورتوں کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

اے میری پیاری بیٹی تو اس ماحول سے جدا ہو رہی ہے جس میں تو پیدا ہوئی اور جس گھونسلے میں تو پروان چڑھی اُسے پیچھے چھوڑ کر ایسے گھونسلے کی طرف جارہی ہے جس سے تو ناآشنا ہے۔ ایسے ساتھی کے پاس جارہی ہے جس سے تو مانوس نہیں وہ تیرا مالک بن کر تیرا نگران اور سرتاج بن گیا ہے تو اس کی لونڈی بن جا وہ تیرا غلام بن جائے گا۔ تو ان دس نصیحتوں کو پلے باندھ لے۔

1:- خاوند کا ساتھ ہمیشہ قناعت سے دینا۔

2:- خوش دلی سے اس کی بات سننا، کہا ماننا ہمیشہ تیرا طرز عمل ہو۔

3:- اس کی نگاہوں کی پسندیدگی کا خیال رکھنا۔

4:- اس کی نفرت وکراہت کے موقع پر جائزہ لینا۔ تیری کسی بدصورتی پر اس کی نگاہ نہ پڑے۔ تیرے جسم سے پاکیزہ خوشبو ہمیشہ سونگھے۔

5:- اس کے کھانے کے اوقات کا خاص خیال رکھنا۔

6:- اس کی نیند اور آرام کے دوران ماحول کا خاص خیال رکھنا کیونکہ بھوک کی گرمی انسان کو مشتعل اور نیند کا لطف خراب کرنا ناپسندیدگی کا موجب ہوتا ہے۔

7:- اس کے گھر اور مال کی حفاظت کرنا۔

8:- اس کی ذات، لواحقین، اس کے بچوں کا خیال رکھنا ان پر پوری توجہ دینا کیونکہ مال کی حفاظت تیری ہی بہترین عزت افزائی ہے اور بچوں اور لواحقین کی توجہ تیرے حسن انتظام اور سلیقہ شعاری کی دلیل ہے۔

8:- اس کا بھید ہرگز فاش نہ کرنا۔

9:- اس کی نافرمانی نہ کرنا۔ اس لئے کہ راز فاش کرنے سے تو بے وفا سمجھی جائے گی اور نافرمانی سے اس کے سینہ کو غصہ سے بھر دے گی۔

10:- اگر تو اُسے غمزدہ دیکھے تو اس کے سامنے خوشی کا اظہار نہ کر کیونکہ یہ تیری کوتاہی ہے۔ جب وہ خوش ہو تو اس کے سامنے افسردہ نہ ہو کہ تو اس کی خوشی کو بے لطف کردے گی۔ تو جتنا اس سے اتفاق رائے اور مزاج سے موافقت کرے گی وہ اتنا ہی تیرا ساتھ دے گا۔ تو اپنی پسندیدہ خواہش کو تب ہی پائے گی جب تو اپنی ناپسند اور پسند کو اس پر چھوڑ دے گی۔ خدا تعالیٰ تمہارے لئے خیر وبرکت کو مقدر کردے۔ آمین

یہ عظیم الشان نصائح ہر بچی کے لئے پاکیزہ اور حسین تر تحفہ ہیں۔ اگر ان کے مطابق اپنے کردار کو ڈھال لے تو زندگی بھر خوش بخت خوش وخرم رہے گی۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

احمدی بچی کی دعا

یہ نہایت پیاری نظم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ اُم متین مریم صدیقہ صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کے لئے اُن کے بچپن کے زمانہ میں لکھی تھی۔

الٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھا دے
مری زندگی پاک و طیب بنا دے
مجھے دین و دنیا کی خوبی عطا کر
ہر اک درد اور دکھ سے مجھ کو شفا دے
زباں پر مری جھوٹ آئے نہ ہرگز
کچھ ایسا سبق راستی کا پڑھا دے
گناہوں سے نفرت بدی سے عداوت
ہمیشہ رہیں دل میں اچھے اِرادے
ہر اِک کی کروں خدمت اور خیرخواہی
جو دیکھے وہ خوش ہو کے مجھ کو دعا دے
بڑوں کا اَدب اور چھوٹوں پہ شفقت
سراسر محبت کی پُتلی بنا دے
بنوں نیک اور دوسروں کو بناؤں
مجھے دین کا علم اتنا سکھا دے
خوشی تیری ہوجائے مقصود اپنا
کچھ ایسی لگن دِل میں اپنی لگا دی
غِنا دے سخا دے حیا دے وفا دے
ہُدیٰ دے تقیٰ دے لِقا دے رِضا دے
مرا نام ابّا نے رکھا ہے مریم
خدایا تو صدّیقہ مجھ کو بنا دے

(ماخوذ از راہِ ایمان)

قرآن پاک میں جمالیات کا عنصر

تختہ زمین کی بیکراں وسعتوں میں، فرش وعرش کی لامتناہی پنہائیوں میں اور آسمانوں کے بے انتہا فرازوں میں جہاں کہیں نگاہ اٹھتی ہے حسن و دلکشی کے سحر آگیں اور دلفریب مناظر دامن قلب و نظر سے چمٹ کر رہ جاتے ہیں حسن انسانی کی بوقلمونی اور باصرہ نوازی نباتات کی رنگا رنگی اور خوش منظری، جمادات کی نیرنگی اور نظر افروزی، حیوانات کی گوناگونی اور خوشنمائی، یہ تمام حسین و دلکش مناظر رکھنے والی اشیاء قدم قدم پر ذوق و نظر کو دعوت نظارگی دیتی ہیں یوں کہ فطرت انسانی بے اختیار پکار اٹھتی ہے کہ

اَلَّذِیْ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ

اس وسیع وعریض کائنات کے جس قطعہ اور جس گوشہ کی طرف نگاہ اٹھتی ہے اللہ کی بے شمار مخلوق حسن بداماں اور جلوہ بردوش نظر آتی ہیں اگر کوئی کم نصیب ذوق نظر کی نابینائی لے کر پیدا ہوا تو اس سے شکوہ ہی کیا ورنہ اے قاری! تو نے اپنی زندگی میں بارہاوہ مواقع بھی ضرور پائے ہوں گے کہ حسین و جمیل خالق کائنات کی کسی تخلیق کے حسن بے پایاں کو دیکھ کر ایک جذبۂ اختیار کے ساتھ تیری زبان اس زندہ اور ابدی حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوئی ہو گی کہ فَتَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ.

میرا موضوع یہ ہے کہ قرآن پاک نے بھی اس معمورہ حسن وجمال میں اللہ تعالیٰ کی بے مثل و حسین تخلیقات کے جمالیاتی عنصر کی طرف کئی واضح اشارات دیئے ہیں جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ اس موضوع کو بھی اپنایا ہے؟ حسن وجمال کی تعریف کیا ہے؟ اس کا جواب قرآن پاک نے جامع رنگ میں یہ دیا ہے کہ " وَاَنْبَتْنَا فِیْهَا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ مَّوْزُوْنٍ "یعنی ہماری ہر تخلیق اپنی کیفیت اور کمیت کے اعتبار سے موزوں ہے۔

یہ اتنی جامع تعریف ہے کہ حسن اپنی کیفیت و کمیت کے لحاظ سے ہر صاحب نظر کو دعوت نظارگی دیتا نظر آتا ہے۔

اگر ہم دنیا کے مختلف ممالک کے معیارات حسن کو سامنے رکھ کر حسن کی کوئی مشترک تعریف اخذ کرنا چاہیں تو یقیناً عقل و وجدان کو بھٹکتے ہوئے پائیں گے۔ جب یورپ کی سفید اقوام اپنے رنگ کو معیار حسن بنا کر فخر و غرور سے سربلندی کو اپنا ایک پیدائشی حق قرار دے رہی ہوں گی تو افریقہ کا ایک سیاہ فام حبشی دور کھڑا ایک خندۂ استہزاء اور جذبات اکراہ کے ساتھ انہیں چتکبرے کہہ رہا ہوگا۔

جب آپ وسط ایشیاء کی اقوام کو اپنے لمبوترے کتابی چہرے اور اونچی ستواں ناک پر نازاں دیکھیں گے تو ایک چینی الاصل اس لمبی ناک کا مذاق اڑاتے ہوئے کہہ رہا ہوگا کہ یہ بھی کوئی ناک ہے ہونٹوں سے ایک ڈیڑھ انچ اونچی اوپر اٹھی ہوئی! ناک تو وہ ہوتی ہے جو چپٹی بھی ہو اور ایک نشان انگشت کی طرح ہونٹوں سے چپکی ہوئی ہو اور نتھنے بھی بے تکلف نظر آتے ہوں!!!

مختلف اقوام و ممالک کے معیارات حسن کو جب آپ باہم دست وگریباں اور متصادم دیکھیں گے تو آپ کی قوت فیصلہ مفلوج ہو کر رہ جائے گی اور یوں اگر آپ ملکی اور قومی عصبیت سے مغلوب ہو کر اور جنبہ داری اختیار کرتے ہوئے ایشیائی معیار حسن پر صادر کریں گے تو ایک چینی الاصل کو آپ سے یہ دریافت کرنے کا حق حاصل ہوگا کہ آپ نے 75 کروڑ انسانوں کے معیار کو کیوں نظر انداز کردیا ہے اور ایک افریقی النسل بھی آپ سے یہ دریافت کرنے میں حق بجانب ہوگا کہ اس کے وسیع و عریض براعظم کی رائے کو آپ کیسے پس پشت ڈال سکتے ہیں۔ یہ کشمکش آراء و معیار لازماً آپ کو اسی معیار کی طرف لوٹا دے گی جو خالق حسن و جمال نے متعین فرمایا ہے۔ یعنی موزونیت تناسب اور ہم آہنگی! فرمایا:-

" اَلَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ وَ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْراً "

یعنی ہر شے کی تخلیق میں تناسب توازن اور ہم آہنگی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

پھر بات صرف حسن انسانی تک ہی محدود نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی تمام تر تخلیقات میں حسن وجمال موجود ہے سورج کی سنہری کرنوں میں چاند کی روپہلی چاندنی میں، پہاڑوں کی بلندیوں، زمین کی پستیوں میں، دریاؤں کی روانی میں، سمندروں کی بے کرانی میں، دن کے اجالوں میں، رات کے اندھیاروں میں، بادل کی گرج میں، بجلی کی چمک میں، آنکھ مچولی کھیلتے ہوئے ستاروں میں۔ غرض ایک صاحب نظر جس طرف بھی نگاہ اٹھاتا ہے اس کی باذوق نگاہیں موقع ہائے حسن وجمال کی دل آویزیوں میں کھو کر رہ جاتی ہیں اور نگاہ حسن شناس فیصلہ کرتی ہے کہ (اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ) یہ سوال اب بھی اپنی جگہ پر قائم ہے کہ کیا قرآن پاک میں بھی انسان کے جمالیاتی حسن کو مخاطب کر کے دعوت نظارہ دی گئی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کس طرح ممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ جو خود حسن وجمال کا منبع اور مبدء ہے وہ اپنے پاک کلام میں ضروری شق کا ذکر نہ فرماتا۔ اس نے ذکر ہی نہیں فرمایا بلکہ دعوت دی ہے کہ چشم بینا کو وا کر کے اپنی جمالیاتی حسیات کو بیدار کر کے ذرا دیکھو تو کہ کائنات کے چپے چپے پر میں نے حسن وجمال کے جلوے یوں بکھیر دیئے ہیں کہ تم جدھر بھی دیکھو گے وہ جلوے تمہاری نگاہوں میں کھب کر رہ جائیں گے۔ چنانچہ فرماتا:-

(اَفَلَمْ یَنْظُرُوْا اِلَی السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ کَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَ زَیَّنّٰهَا وَ مَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ) (سورہ ق)

اے حسن کے متلاشی انسان، ذرا نگاہوں کو افلاک کی بلندیوں کی طرف موڑ دے اور حسن تخلیق کو دیکھ، آسمان کی لاانتہا رفعتوں کو بھی ہم نے بے کیف نہیں رہنے دیا۔ افلاک کے اس نیلگوں شامیانے میں ہم نے ستاروں کے جھلمل جھلمل کرتے موتی ٹانک دیئے ہیں۔

☆☆ باقی آئندہ انشاءاللہ ☆☆

ممبرات لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کی سالانہ سپورٹس

ہمیشہ کی طرح اس سال بھی Nordrhein ریجن کی سالانہ کھیلوں کا مقابلہ بہت کامیاب رہا۔ اس پروگرام کے لئے سکول کا ایک سپورٹس ہال لیا گیا جہاں پردے کا مناسب انتظام تھا۔ 10 مئی بروز اتوار صبح 11 بجے اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ سے ہوُا۔ پھر ریجنل صدر صاحبہ نے عہد عربی و اردو الفاظ میں دہرایا۔ ناصرات الاحمدیہ سفید سوٹ میں ملبوس مارچ پاسٹ کے لئے تیار تھیں جوں ہی ترانہ "ہیں دین کی ناصرات ہم" شروع ہوُا ناصرات نے اپنے جھنڈے کے ساتھ مارچ پاسٹ شروع کیا۔ جو بہت ہی روح پرور نظارہ تھا۔ اس کے بعد مقابلہ جات شروع ہوئے لجنہ و ناصرات نے بڑے شوق سے کھیلوں میں حصہ لیا۔ اس موقع پر انفرادی کھیلوں کے علاوہ ٹیبل ٹینس، بیڈمنٹن اور والی بال کے میچ بھی کروائے گئے ان مقابلہ جات میں جرمن احمدی ممبرات نے بھی حصہ لیا۔ خوشگوار موسم اور پاکیزہ ماحول میں تمام ممبرات نے نہایت نظم وضبط کے ساتھ جملہ پروگراموں میں حصہ لیا۔ کھیلوں کے یہ مقابلے شام 6 بجے تک جاری رہے اور تقریباً 200 ممبرات نے اس پروگرام میں حصہ لیا۔ West-falen اور Rhein- Mosel ریجن کی صدران بطور مہمان شامل ہوئیں۔

تمام شعبوں میں کارکنات نے بھی بڑے احسن رنگ میں ڈیوٹی دی۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں ریجنل امیر صاحب نے اپنی ٹیم کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔

(جزاکم اللہ) .

(رپورٹ: امۃ الکریم ملک، صدر لجنہ اماء اللہ ریجن Nord-Rhein)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Rhein-Mosel ریجن کی ناصرات کا تفریحی پروگرام

لجنہ اماء اللہ جہاں ناصرات کے لئے تربیتی و تعلیمی پروگرام مرتب کرتی ہے وہاں ناصرات کے لئے تفریحی پروگرام بھی تشکیل کئے جاتے ہیں تاکہ بچیوں کو تفریحی سامان بھی مہیا کیا جائے، ایک دوسرے سے رابطے بڑھیں اور آپس میں اخوت و محبت کی فضا قائم ہو۔ ریجن رائن موزل کی صدر صاحبہ نے بھی ناصرات کے لئے ایک پکنک پروگرام ترتیب دیا اور ہمبرگ کی سیر کے لئے ایک ہفتہ کا پروگرام بنایا۔ 21 ممبرات کا یہ قافلہ دعا کے ساتھ 3 بجے روانہ ہوُا اور رات ساڑھے دس بجے بیت الرشید ہمبرگ پہنچ گیا۔ جہاں ریجنل صدر صاحبہ اور ہمبرگ سٹی کی صدر صاحبہ نے اپنی ٹیم کے ساتھ استقبال کیا اور 5 دن کا پروگرام ترتیب دیا۔ دوران سیر بچیوں کو بیت المہدی، مسجد فضل عمر، میوزیم، ایرانی مسجد اور Heid Park Shif کی سیر کروائی۔ سیر کے دوران بچیوں کے شوق کو بھی مد نظر رکھا گیا اور صدر صاحبہ ہمبرگ نے اپنی ممبرات کو بطور گائیڈ ساتھ بھجوایا۔ سیر کے علاوہ M.T.A کے لئے کوئز پروگرام بھی ریکارڈ کیا گیا جو بہت دلچسپ رہا اور ایک مختلف موضوعات پر ناصرات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور ایک دوسرے کے خیالات اور تجربات سے فائدہ حاصل کیا۔ اس سفر کو کامیاب بنانے کے لئے ریجنل امیر صاحب Rhein-Mosel و ہمبرگ سٹی نے بھرپور تعاون کیا۔ اس سفر کی دلوں پر نقش ہونے والی بات مہمان نوازی (ہمبرگ) اور امیر صاحب ہمبرگ کی نصیحتیں ہیں جو انہوں نے بچوں کو کیں۔ تفریح کے دوران نماز اور دعائیں خاص طور پر کی گئیں اور سفر کے دوران ایک ممبر بلند آواز میں دعا پڑھتی اور ساتھ سب دہراتی جاتیں۔ اس ایک ہفتہ کے پروگرام سے تمام ممبرات لطف اندوز ہوئیں اور تقریباً تمام بچیوں نے ایسے پروگرام دوبارہ بنانے کا بھی کہا تاکہ تربیت کے ساتھ ساتھ تفریح بھی ملے۔

(رپورٹ: -فوزیہ ارشد ریجنل صدر Rhein-Mosel)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Fulda میں ناصرات کی تعلیمی کلاس کا انعقاد

ناصرات کی دینی اور دنیاوی تعلیم کو پروان چڑھانے کے لئے تربیتی کلاس کا آغاز ماہ اپریل سے کیا گیا۔ اس کلاس میں ناصرات کو آدابِ زندگی، اسلامی تعلیم اور دیگر ضروری مسائل کی تعلیم دی جاتی ہے۔ وقت کی مناسبت سے قرآن کریم کی اصلاح بھی کروائی جاتی ہے۔ اس کلاس سے ناصرات اور واقفینِ نو بچیاں استفادہ کرتی ہیں۔ حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے سو فیصد ہے۔ اور کلاس کی نگرانی صدر صاحبہ اور سیکرٹری ناصرات کرتی ہیں۔

(رپورٹ: - ناصرہ احمد، سیکرٹری ناصرات، فلڈا ویسٹ)

تصحیح

ماہنامہ خدیجہ مئی 1998 صفحہ نمبر 2 پر "قرآن کریم کے کمالات" میں درج شعر کے پہلے مصرعہ کے آخر میں "ہے" اور دوسرے مصرعہ میں تیسرا لفظ "کے" رہ گیا تھا۔ اسی طرح خدمت مجاہدین کے عنوان کے نیچے تیسری سطر میں لفظ "موضوع" لکھا گیا جبکہ صحیح لفظ "موزوں" ہے۔

ادارہ اس سہو کے لئے معذرت خواہ ہے۔ (ایڈیٹر)

اقوال زریں

☆ آج کا کام کل پر مت رکھو۔

☆ ہر چیز کا ایک حسن ہوتا ہے۔ اور نیکی کا حسن یہ ہے کہ فوراً کی جائے۔

☆ جو تجھے تیرے عیب سے آگاہ کرے وہ تیرا دوست ہے۔

☆ زیادہ ہنسنا موت سے غفلت کی نشانی ہے۔

☆ تین چیزیں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔

1:- سلام کرنا

2:- دوسرے کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا

3:- مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حاجتیں پوری کرینگے کیا تری عاجز بشر

کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

ہمارے آقا

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

پیارے بچو! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سب سے بڑے آقا اور تمام نبیوں کے سردار ہیں۔ آپؐ کے ذریعہ ہی اسلام جیسا کامل اور مکمل مذہب ہمیں نصیب ہوُا۔ آپؐ پر قرآن مجید نازل ہوُا۔ جس میں ہماری بھلائی اور بہتری کی تمام اچھی سے اچھی باتیں موجود ہیں۔

رسول پاکؐ آج سے چودہ سو سال پہلے 24 اپریل 571ء کو ملک عرب کے شہر مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپؐ کا خاندان بہت اعلیٰ اور شریف خاندان تھا۔ آپؐ کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ تھا۔ آپ کے والد آپؐ کے پیدا ہونے سے پہلے فوت ہو گئے تھے اور آپؐ ابھی چند سال کے ہی تھے کہ والدہ بھی وفات پا گئیں اور آپؐ یتیم رہ گئے۔ ماں باپ کی وفات کے بعد آپؐ نے پہلے اپنے دادا عبدالمطلب کے گھر پرورش پائی۔ آپؐ شروع ہی سے اچھے اچھے اور نیک کام کیا کرتے تھے۔ بری باتوں سے ہمیشہ بچتے۔ ایک خدا کی عبادت کرتے۔ غریبوں کی مدد کرتے اور ہمیشہ سچ بولتے تھے جب آپ چالیس برس کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی اور رسول بنایا اور دنیا کی اصلاح کرنے کا کام آپؐ کے سپرد کیا۔ آپؐ سے پہلے دنیا میں جتنے نبی اور رسول آئے سب کی لوگوں نے سخت مخالفت کی۔ اسی طرح آپؐ کی بھی سخت مخالفت ہوئی۔ جب آپؐ نے لوگوں کو سمجھایا کہ بتوں کو خدا نہ سمجھو اور ایک خدا کی عبادت کرو تو مکہ کے لوگ جو بتوں کی پوجا کرتے تھے آپؐ کی جان کے سخت دشمن بن گئے۔ انہوں نے آپؐ کو اور آپؐ کے ماننے والوں کو جو مسلمان کہلاتے تھے سخت تکلیفیں دیں۔ طرح طرح کے دکھ اور ظلم کئے لیکن آپؐ نے اور آپؐ کے صحابہ نے کوئی پرواہ نہ کی آپ متواتر تیرہ سال تک دُکھ سہتے رہے۔ ظلم برداشت کرتے رہے اور دن رات اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔ آخر جب ظلم حد سے بڑھ گیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپؐ اور آپؐ کے ساتھی مکہ سے نکل گئے اور مدینہ منورہ جا کر آباد ہو گئے۔ اس واقعہ کو واقعہ ہجرت کہتے ہیں۔ دس سال تک آپؐ وہاں رہ کر تبلیغ کا کام کرتے رہے۔

اس عرصہ میں کافروں سے آپؐ کی کئی لڑائیاں ہوئیں۔ لیکن ہر لڑائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان ترقی کرتے چلے گئے اور اسلام کے دشمنوں کی طاقت کم ہوتی چلی گئی اور بالآخر مکہ بھی فتح ہو گیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہو گئے۔ دشمنوں کا خیال تھا کہ اب مسلمان ہمارے ظلموں کا خوب بدلہ لیں گے لیکن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو معاف کر دیا اور اس طرح آپؐ دوست و دشمن سب کے لئے رحمت ثابت ہوئے۔ آپؐ کے اس حسن سلوک اور پاک نمونہ کا یہ نتیجہ نکلا کہ بہت جلد سارا عرب مسلمان ہو گیا۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے بعد صرف دو سال زندہ رہے۔ واقعہ ہجرت کے گیارہ سال بعد 26 مئی 632ء کو مدینہ منورہ میں آپؐ نے انتقال فرمایا۔ وہیں آپؐ کا مزار مبارک ہے۔

(ماخوذ از راہ ایمان و دینی معلومات)

نماز کے آداب

☆ جس وقت نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف رکھو اور یہ سمجھ لو کہ میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں کھڑا ہونے لگا ہوں۔

☆ ہر ایک نماز کو اس کے ٹھیک وقت پر سنوار کر ادا کرو اور مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کرو۔

☆ نماز میں جو کچھ بھی پڑھو ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھو۔

☆ نماز پڑھتے ہوئے آنکھیں کھلی رکھو مگر انہیں سجدہ گاہ کی طرف رکھو اور ادھر اُدھر ہر گز نہ دیکھو۔

☆ نماز میں دیوار کے ساتھ سہارا مت لگاؤ۔ نہ ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر سہارا لینے کی کوشش کرو۔

☆ نماز کے اندر اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ پسندیدہ بات ہے۔

☆ جب تک مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھو ذکر الٰہی کرتے رہو۔ مسجد میں آکر اونچی آواز سے باتیں کرنا اور شور مچانا منع ہے۔

☆ بیماری کی حالت میں بیٹھ کر یا لیٹے ہوئے نماز ادا کرو۔ نماز کو چھوڑ دینا ہر گز جائز نہیں۔

☆ نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا منع ہے۔

☆ اگر نماز ہو رہی ہو تو فوراً شامل ہو جانا چاہئے۔ اور جس قدر رکعتیں پڑھی جا چکی ہوں امام کے سلام پھیرنے پر کھڑا ہو کر اُن کو پورا کرو اور ابتدائی سنتوں کو بعد میں پڑھ لو۔

☆☆☆ دوست ☆☆☆

☆ دوست نما دشمن سب سے خطرناک ہے۔ (ٹیپو سلطان)

☆ دوست کو نصیحت تنہائی میں اور تعریف سب کے سامنے کرو۔ (سائرس)

☆ دوستی ایک خود پیدا کردہ رشتہ ہے۔ (حضرت علیؓ)

☆ ایک سچے دوست کا حصول اللہ کی نعمتوں میں سے بہترین نعمت ہے۔ (کمال اتاترک)

☆ سچا دوست دو جسموں میں ایک روح کی طرح ہوتا ہے۔ (ارسطو)

☆ پرانا دوست سب سے بہتر آئینہ ہے۔ (وکٹر ہیوگو)

☆ ضروری اعلان ☆

شعبہ ناصرات کے تحت ہر ماہ بہترین کارکردگی کرنے والی پہلی دس برانچز کے نام الفضل میں شائع کئے جائیں گے۔ لہٰذا سیکرٹریان ناصرات سے گذارش ہے کہ بچیوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ زیادہ سے زیادہ قرآن کلاس، اردو کلاس اور تربیتی کلاس کا انعقاد کر کے ہر ماہ کارکردگی رپورٹ بھجوایا کریں۔

(امۃ المتین شاہد، نیشنل سیکرٹری ناصرات)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆ اگر امام رکوع میں ہے اور تم پیچھے سے آکر رکوع میں شامل ہو جاؤ تو تمہاری یہ رکعت پوری ہو جائے گی۔

(ماخوذ از راہِ ایمان)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

AL-NIDA

International Edition

"I (ALLAH) SHALL CAUSE THY MESSAGE TO REACH THE CORNERS OF THE WORLD."

-Prophecy Revealed to the Promised Messiah (A.S.)

Volume 1, Issue 7 A Publication of Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Canada **June 1998**

In this Edition:

- *Question/Answer Session with Huzur (A.T.B.A.)*
- *Dangers of eating Hamburgers*
- *Tabligh Question*
- *World News in Brief*
- *Canadian Bank Mergers*
- *Upcoming Events*
- *Information on A Canadian University*
- *Internet Sites*
- *Facts about Canada*
- *Atfal Section*

"Lord, expand my mind, and make my task easy, and remove every impediment from my speech that people may understand easily what I say."
(Holy Quran 20:26-29)

The views expressed in this publication are those of the Editing & Publishing staff and not necessarily those of the Ahmadiyya Muslim Community

Sadr Majlis:
Dr. *Syed M. Aslam Daud*

Muhtamim Isha'at:
Maud Chaudhary

Editor:
Shazad Ahmad

Address:
Al-Nida International Edition
10610 Jane St.
Maple, Ontario (Canada)
L6A 1S1
Tel: 905-832-2669 ext 222
416-410-6522
Fax:905-832-3200
e-mail: alnida@writeme.com

www.khuddam.ca

IS IT SAFE TO EAT HAMBURGERS?

This was a question posed by an American Investigative TV show, Dateline on NBC (June 8/98). Hidden cameras were used to conduct the investigation and they revealed shocking information about the contents of ground beef purchased from many different U.S. supermarkets. It should be noted that it is illegal in the U.S. to sell mixed meats as pure ground beef - this practice is referred to as 'adulteration' and, it is considered to be a health hazard by the U.S. federal government.

The reasoning can be found in the cooking temperature required to kill parasites and bacteria. In some meats or poultry the temperature is higher than that for fresh ground beef. So, **if a consumer thinks that they are only cooking ground beef, they may not kill the dangerous pathogens that could be found in pork or chicken, which is contained in the mixed or 'adultered' meat**. Also, U.S. laws require meat-grinding machines to be completely disassembled and sanitized after grinding meat from different animals.

The investigation stated that death caused by mixing meats 'appears to be extremely rare' but that 'it's hard to know because doctors often don't think to look for trichinosis so it just may be rarely reported.'

Dateline's investigative team, armed with their hidden cameras, went to large and small supermarkets all over the United States to see how closely federal laws regarding mixed meats were being followed. The investigators picked stores at random and had a well-known, nationally recognized lab test 100 samples of ground beef purchased from different supermarkets. The tests would detect if the samples contained pork, poultry or lamb mixed in with the ground beef.

The results ranged from good news to very bad news. While some supermarkets passed the test with flying colours, in every one of the ten cities sampled, one or more supermarkets had failed the test. Joe Ferrara, New York State's chief inspector for the Department of Agriculture, says he is not surprised. New York is one of only two states we found that randomly tests ground beef for adulteration. It uses the same test that the Dateline investigation did.

The Dateline investigation revealed that certain chain stores such as A&P passed the test in one state but failed in another. It was also surprising to learn that even the trendy 'natural' food stores and supermarkets failed the purity test in complete contrast to the image they are promoting along with the higher prices they charge.

Inspector Ferrara commented that, **"there is no question that [adulteration] occurs as a result of not cleaning the [meat] grinder, but more often in our view, it occurs as a result of deliberate adulteration."**

In conclusion, Dateline's investigation found 29 of the 100 samples purchased were adulterated. (I.e. 29 percent of the ground beef tested had at least one, sometimes two, and in a few cases three different kinds of other meats, even poultry, in it) The best cities were San Francisco, Washington, D.C. & Atlanta. Only one store with adultered beef was found. New York City, Philadelphia and Dallas, each had 4 out of 10 stores that failed the test, while 6 out of 10 ground beef packages in Miami failed the test. May Allah protect us from all kinds of sickness. *Ameen.*

UNDERSTANDING BAHISTEE MAQBARA

One of the questions posed at the Jalsa Salana Canada 1997 involved the sacred cemetary, Bahishtee Maqbara in Qadian, India. The Question and Huzur's detailed answer are listed below:

Question: Is it true that whoever is buried at Bahishtee Maqbara will automatically go to heaven?

Answer: No, that is not true. Promised Messiah (A.S.) has said a thing with different angles and he, himself has made it very clear that, to be buried in a piece of land will not be sufficient for a person to be forgiven or granted paradise. That is why the Promised Messiah (A.S.) emphasized the central point that is, earning the pleasure of God which would grant paradise to everyone. But, by inviting such dedicated people to sacrifice their time and their property continuously for the sake of God entitles them to be buried under the cover of wasiyyat, not in a very specific ground or soil. This is what the Promised Messiah (A.S.) is pointing out. Now, it so happened in the time of the Promised Messiah (A.S.) that the eye of the nizam-e-Jama'at on the character of the people did not play any important role because only those offered wasiyyat who were excellent Ahmadis, who stood sometimes half the night saying tahajjud prayers, who offered the financial sacrifices and, who willed that after their death at least 1/10th of their wealth should go to the Jama'at.

Now, anybody can say that such people will go to the paradise because of these outstanding qualities, which qualify everyone to enter paradise. So, the Promised Messiah (A.S.) has built his discussion around this theme. He said, remember that your burial in this ground would not be sufficient but if you are true to God and you dedication is really aimed at what you claim, then such people who are buried at Bahistee Maqbara will go to heaven. Otherwise, it is wrong, in my opinion, and according to the same principle laid down by the Promised Messiah (A.S.), that when later on, some people do wassiyat and we do not know what sort of daily life they spend and the administration has no means to discover this. We know that the extreme cases are thrown out by Allah in a manner that they commit mistakes and they come to the notice of the Jama'at but some may continue to be shielded by the lack of knowledge. You see, the mist also creates a sort of shield over things, so we do not know exactly how they behave. Many times when I have gone into the wassiyat papers, I am so profoundly shocked that now a days there are certain people who write the wassiyat and deceive the central administration on the point of their income, for instance. Even if their wassiyat is accepted, I do not believe that these people will go to heaven because they are playing with the word of God. God had so decreed that such people would be treated specially by Allah, and they have tried to make a back door entry or a crash entry into the system while they had not deserved it.

(continued on page 2)

World News in Brief:

COMPUTER HACKERS TARGETTING PAKISTAN

According to a recent Internet news article (see www.newsbytes.com), a group of computer-savvy teenagers have targeted Pakistan's computer networks to protest the series of underground nuclear tests that were conducted there. The group calls itself MilW0rm and is composed of teenaged computer hackers or 'crackers' from around the world. In a similar protest earlier this month, the group broke into India's Bhabha Atomic Research Center. The group also 'hacked' into the US Military and National Aeronautics and Space Administration (NASA) network earlier in the year.

The report stated that Indian officials at BARC confirmed the break-in and said, "It's all taken care of, there's nothing to worry about". According to a BARC official, "It's a very normal loophole in Sendmail." Sendmail is the de-facto Internet standard software for electronic mail (E-mail) systems. "Definitely, there was some problem with Sendmail, they were using an old version," he said. The official then refused to comment further on the situation. Neither the Indian nor Pakistan Embassies in Washington, DC has responded to Newsbytes' requests for comment according to this report.

WORLD CUP '98 SOCCER

Japan made their debut in soccer's world championship this year as it played Argentina. Japan is also set to be co-hosts in the 2002 World Cup. The Japanese team had some good chances to score and tie the game unfortunately, they couldn't capitalize on these opportunities. Japan's goalie, Yoshikatsu Kawaguchi made a series of great saves. In the end, Argentina's star striker, Gabriel Batistuta scored the only goal of the game. Japan lost to Argentina with a final score of 1 - 0.

(Based on article from www.canoe.ca)

Hadith of the Month

Tamim Dari relates that the Holy Prophet, Peace and Blessings of Allah be Upon him, said: 'Faith is goodwill.' We asked, 'Towards whom?' He answered: 'Towards Allah, His Book, His Messenger, leading Muslims and the general public.' ***(Muslim)***

Upcoming Events:

- Jalsa Salana Canada, **July 3-5, 1998**
- Annual National Ijtema of Majlis Khuddam-ul Ahmadiyya, Canada Ijtema, **August 1-3, 1998**

UNDERSTANDING BAHISHTEE MAQBARA

(continued from page 1)

So this is why I have told the administration to search all the records and wherever in doubt they should present the papers to me. When I read the papers, my shock is further increased by discovering certain people who sometimes do not say the five daily prayers when investigated, or those who try to cheat the Jama'at in so many ways - in fact they try to cheat Allah. There are some people who did their wassiyat after, being 86 years old. By that time they had disposed all their property and distributed it to their children and they wrote, 'honest to God we have no money. Can't we be a member of wasiyyat?' So I said if you have no money then, wasiyyat is not essential on you. You should beg for *zakat* because it is another system you belong to. But when we investigate further it is discovered that they willfully cheat, they believe the Jama'at,. Regarding them, Allah states in the Holy Quran (2nd Surah, Al-Baqara) that these are people who make a sort of back door entry into the wasiyyat. If they die, many times it happens that something makes it possible for them to be shifted to Bahishtee Maqbara, but it is not a law. It is still possible for a man to be buried at Bahishtee Maqbara and not go to paradise.

> *"Allah is to decide between you and I. So, with that perfect decision-maker what worry should we have?"*

So, regarding Bahishtee Maqbara and wasiyyat the Promised Messiah (A.S.) mentions that, it is a hope and expectation, and imploring to God, to let those good people who have sacrificed their life, time, and wealth for the sake of Allah and, were sincere people indeed, let them enter heaven. But as the systems grows further and moves away from the time of the Prophet, the issues and problems begin to appear. I am trying my every effort to rectify these things and to reduce the number of those who have willed, to a really meaningful number of such people who act according to the will of God. So, man's knowledge is limited and all these things are subject to man's knowledge. If on the other hand, the idea that everybody, whose wasiyyat is accepted and he dies, he will go to heaven, there is no need for *hashr-nashr* for them. It is unthinkable. Allah knows best and he is free. He is not dependent on my decision of accepting someone's wasiyyat or rejecting someone's wasiyyat. So, when somebody insists that they are right even though the Jama'at has cancelled their wasiyyat, I say to such people, you should not be worried because, if you are right and I am wrong, you will go to heaven and I may be punished for being wrong. Allah is to decide between you and I. So, with that perfect decision-maker what worry should we have? ❖

TABLIGH QUESTION *by: Adeel Zakiullah (Majlis Scarborough)*

Q: What was the prophecy that God made regarding the advent of the Holy Prophet Muhammad (P.B.U.H.) in the Old Testament?

A: The prophecy was:

"I will raise them up a Prophet among their brethren, like unto thee, and will put my words in his mouth; and he shall speak unto them all that I shall command him" **Deuteronomy 18:18**

In this verse God said to Moses (P.B.U.H.) that He would raise a prophet "like unto thee" (Moses), who was the Law-giving prophet that brought the famous Ten Commandments to the Israelites.

The obvious conclusion from the prophecy is that another Law-giving prophet's appearance was foretold to Moses (P.B.U.H.). Our Christian brothers insist that Jesus Christ (P.B.U.H.) was the object of the prophecy. But this is not true, as he did not fulfill any one of the conditions of the Prophet mentioned in the prophecy.

First of all, Jesus was not a Law-giving prophet rather he was a follower of the law brought by Moses. In his own words Jesus said, "Think not that I have come to destroy the Law, or the prophets. I am not come to destroy, but to fulfill. (Mat. 5:17). Next, Jesus was not from the brethern of Israelites, rather he was from their children through his mother Mary. Thirdly, Jesus Christ (P.B.U.H.) neither claimed to be the Prophet nor did his disciples ever understand him to be as such. He was accepted by his followers as The Christ (Mathew 16: 13-16), a status different from that of The Prophet mentioned in the prophecy of Moses. Fourthly, the New Testament Gospels do not consist of words, which God put, in Jesus' mouth. They only tell us his story and what he and his disciples said and did.

> ***"Verily we have sent to you a Messenger, who is a witness over you, even as we sent a Messenger to Pharaoh"***
>
> **(Holy Quran 73:16)**

In Contrast, Prophet Muhammad (P.B.U.H.) fulfilled all the requirements of the prophecy made by Moses. He did not follow the old Mosaic Law as Jesus (P.B.U.H.) did. Instead, Prophet Muhammad (P.B.U.H.) brought the new Quranic Law, thus he became a Law-giving prophet in accordance with the prophecy. The Holy Quran says *"Say, O Muhammad* (P.B.U.H.), *I am a man like unto you: only the words of God come unto me"* (Holy Quran 18:111). This is in conformity with the prophecy, which stated that God's 'words would be put in the Prophet's mouth.'

Also, he was not from the children of Israelites as Jesus was rather Prophet Muhammad (P.B.U.H.) was from the brethren of Israelites, namely, the Ishmaelites,. This fulfilled yet another requirement of the prophecy.

Last but not least, Prophet Muhammad (P.B.U.H.) was proclaimed as not only The Prophet but also as "like unto Moses", when the Holy Quran said *"Verily we have sent to you a Messenger, who is a witness over you, even as we sent a Messenger to Pharaoh"* (Holy Quran 73:16)

Thus, we see that in the divine scheme, Prophet Muhammad (P.B.U.H.) was the object of the Prophecy made by Allah in the Old Testament, to mark the last stage in the spiritual progress of humanity through the acceptance of Islam. ❖

CANADIAN BANK MERGERS

BY: MAUD CHAUDHARY

On January 23rd, 1998, the Board of Directors of Bank of Montreal (BMO) and Royal Bank of Canada (RBC) announced a definitive agreement, subject to regulatory and shareholder approval, to merge both banking groups into a new bank as equal partners. This article will analyze the proposed merger, between BMO and RBC in terms of the domestic and international environment, specifically in relation to its effects on the Canadian economy and its international competitiveness.

This merger will create a Canadian-based, internationally competitive bank with a strong North American platform, which allows us to cost-effectively deliver quality products and services to Canadians, and retain high-quality financial service jobs in Canada. The merger is a Canadian response to the sharply rising level of global competition in the financial services market, which is evolving at a rapid pace. Canada's recent successes in improving its fiscal situation, trade performance and economic fundamentals, together with its strong economic growth and human capital have made it a much more attractive market. New international competitors have been and continue to enter, the Canadian marketplace, joining global giants like Hong Kong Bank and Citibank who have already carved out a significant presence in Canada. For example, U.S. and overseas competitors such as Wells Fargo & Co., MBNA Corp., Capital One Financial Corp., Fidelity, ING, GE Capital Corp. and others have made entries into the domestic market recently.

The new bank would rank in the top 10 in North America and the top 25 in the world for market capitalization. Based on fiscal 1997 year-end, this bank would have generated 41 per cent of its total income from outside Canada from more than 300 branches and offices in more than 35 countries.

The Bank of Montreal is a highly diversified financial services organization that includes Nesbitt Burns and, Chicago-based Harris Bank. Bank of Montreal also has an equity position in an alliance with Grupo Financiero Bancomer, the leading Mexican financial institution. The bank and its 34,000 employees serve seven million customers, throughout 1,250 locations.

Royal Bank of Canada is the country's largest provider of personal and business banking, corporate and investment banking and wealth management. The Royal Bank Financial Group includes Royal Trust, RBC Dominion Securities, RBC Insurance and Royal Bank Action Direct. The bank has 58,000 employees who serve 10 million customers through 1,600 branches and offices in 35 countries.

On April 17th, nearly 3 months after the first mega-merger, the Canadian Imperial Bank of Commerce (CIBC) and Toronto Dominion Bank (TD) announced a definitive agreement to combine their operations as equal partners and create a new, Canadian-owned, globally competitive financial services company. Thus among the "Big 5" (which includes BMO, RBC, CIBC, TD and BNS), the only remaining bank without a partner is Scotia Bank. We will have to wait and see as to what kind of strategy Scotia follows, since it would not like to sit idle and let these Mega Banks reduce its market share!! As this wave of mergers continues, just a few days earlier in a different industry, we heard the news of the merger between the German luxury car maker Daimler- Benz and the US giant, Chrysler, which is considered by some as the largest industrial merger of all times!! thus indicating the importance of competition and accessibility for companies to stay in the global marketplace. ❖

TOP 10 NORTH AMERICAN BANKS RANKED BY MARKET CAPITALIZATION

(Billions of US$)

1. NationsBank	$57.7
2. Citicorp	$54.8
3. BankAmerica Corp.	$47.3
4. Chase Manhattan Corp.	$44.5
5. First Union	$43.7
6. Banc One Corp.	$31.6
7. Norwest Corp.	$28.0
8. Wells Fargo & Co.	$27.9
9. U.S. Bancorp	$27.0
10. New bank	$26.6

(As of Jan. 16, 1998, source; mbanx)

fun and Informative Places on The Internet

www.barnard.columbia.edu
www.bluemountainarts.com
www.nfb.ca
www.nutrition.org
www.planetdiary.com

Facts about Canada

- Some Famous Canadians include: Actors, Richard Dean Anderson (Macgyver), Michael Ironside, and Matthew Perry; authors, W.P. Kinsella and Lucy Maud Montgomery; newscaster Stone Phillips; musicians, Shania Twain, and The Tragically Hip; and inventor Alexander Graham Bell *(invented the telephone in 1874)*
- The National Film Board (NFB) of Canada has been producing various films about Canadian Heritage since 1939 and has won over 3,300 awards to date
- Canada has more companies listed on the NASDAQ exchange (New York) than any other foreign nation
- Yonge St. starts in Toronto, Ontario And stretches northward for about 1900km making it the longest street in the world

INFORMATION ON A CANADIAN UNIVERSITY
RYERSON POLYTECHNIC UNIVERSITY

- Located in the heart of downtown Toronto, Ontario
- Canada's leading centre of applied, professional education – founded in 1948 as Ryerson Institute of Technology
- Developed out of a retraining and reintegration institute established for veterans of the World War II
- Main Campus is in downtown Toronto with a the smaller Brampton campus located North West of Toronto
- Over 30 different Full-time and Part-time undergraduate degree programs in Arts & Science and Engineering fields. Various Diploma and Continuing Education programs are also available
- Full-time Tuition Fees for Canadian students total $3,658.43/year.
- International Students Fees are $11,623.83/year
- Approximate Student population of 40,000 full-and part-time students
- Established in 1992, the Rogers Communications Centre at Ryerson Polytechnic University has become Canada's premiere facility for degrees, research and professional development in the creation of electronic media and digital communications.

Refer to the Following for more information:

Ryerson Polytechnic University, 350 Victoria Street, Toronto, Ontario (Canada) M5B 2K3.
(416) 979-5088
www.ryerson.ca

SAYINGS OF THE PROMISED MESSIAH (A.S.)

BE LIKE SAHABA

I wish to see that my followers have become like the companions of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, in giving preference to Allah's Will.
Nothing else should stand in their way. They should attach no importance to their riches nor to their lives... The companions faced heavy odds to win Allah's pleasure. If anyone of them was not tried for Allah's sake, he would feel sorry and worried. They had understood that the treasure of Allah's pleasure was hidden under trials and tribulation.... the verse of the Holy Quran.... exactly defines the position to which they had reached. It says, some of them have been martyred and have reached their goal, while there are others who still await the chance to lay down their lives and attain martyrdom. The Sahaba never sought worldly gains or that they should live long, amass wealth and enjoy a carefree life. Whenever I look to their example, I cannot but admit the highly ennobling spiritual powers of the Holy Prophet (P.B.U.H.). One wonders how he totally revolutionized their lives and made them turn their faces towards Allah alone.
In a nutshell, our only object should be to seek Allah's pleasure and we should make every effort to achieve it; even though we are required to undergo hardships. For Allah's pleasure is far better than this world and much superior to all worldly pleasures. **(Malfoozat vol. 8, pg. 82-83)**

ATFAL-UL-AHMADIYYA SECTION

Questions and Answers:

Questions:

Q1. What is one incorrect allegation that the Muslim world has against Ahmadiyyat?

Q2. Is it true that Ahmadi Muslims do not believe in the Finality of the Holy Prophet [P.B.U.H.]?

Q3. What does Ahmadiyyat say about the Holy Prophet Muhammad [P.BU.H.] being called '*Khataman Nabiyeen*' by Allah?

Q4. State an example of a lower prophet coming after, but in complete harmony with the teachings or Law of a higher prophet who came before.

Answers:

A1. They allege that Ahmadi Muslims do not believe in the Holy Prophet [P.B.U.H.] as the 'Seal of the Prophets'.

A2. Ahmadi Muslims believe Prophet Muhammad [P.B.U.H.] to be the highest of all the Prophets of Allah. Ahmadiyyat also believes that Prophet Muhammad [P.B.U.H.] is Allah's final Law –bearing Prophet.

A3. Ahmadi Muslims believe the Holy Prophet [P.B.U.H.] to be the last Law bearing prophet of Allah in addition to being the chief of all the prophets. Ahmadiyyat preaches that a prophet subservient to the Holy Prophet [P.B.U.H.] can come afterwards for the reformation of Muslims in the latter days. The Promised Messiah, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad [A.S.], is an example of such a prophet and reformer.

A4. Jesus Christ [P.B.U.H.] is an example of one of the many subordinate prophets who came after Prophet Moses [P.B.U.H.] came with the Judaic Law. All of these later prophets followed the Law of Moses [P.B.U.H.] – Judaism.

☺ Jokes! Humour! Fun! ☺

Having lost his donkey a man, got down to his knees and started thanking God. A passerby saw him and asked, "Your donkey is missing; what are you thanking God for?" The man replied "I am thanking Him for seeing to it that I wasn't riding the donkey at that time, otherwise I would have been missing too!"

☺ ☺ ☺ ☺ ☺

A person with two red ears went to his doctor. The doctor asked him what had happened to his ears and he answered, "I was ironing a shirt and the phone rang - but instead of picking up the phone I accidentally picked up the iron and stuck it to my ear." "Oh Dear!" the doctor exclaimed in disbelief. "But what happened to your other ear?" "The scoundrel called back!"

☺ ☺ ☺ ☺ ☺

The doctor told an overweight man that if he ran eight kilometers a day for 300 days, he would loose 34kg. At the end of 300 days, the man called the doctor to report he had lost the weight, but he had a problem. "What's the problem?" asked the doctor. The man said, "I'm 2400kms from home!"

Quranic Verse

"Call unto the way of thy Lord with wisdom and goodly exhortation and argue with them in a way that is best. Surely, thy Lord knows best who has strayed from HIS way; and HE also knows those who are rightly guided." [16:126]

THE PROMISED MESSIAH (A.S.)

By Ayyaz Khan (Majlis Vaughan, Age 12)

Mirza Ghulam Ahmad (A.S.) was born in Qadian, India on February 13, 1835. His father's name was Hazrat Mirza Ghulam Murtaza (A.S.) and his mother's name was Chiragh Bibi (A.S.). The Promised Messiah (A.S.) received all of his education at home. His religious education started at the early age of six, when a tutor by the name of Fazle Ilahi was retained to teach him the Holy Quran and the Persian language. When he was 10 years old, another tutor by the name of Fazal Ahmad taught him Arabic grammar. Although The Promised Messiah (A.S.) could swim, ride and play games, he was not very fond of doing so. Right from a very early age Hazrat sahib (A.S.) was involved in the study of the Holy Quran and Hadith of the Holy Prophet (S.A.W.). He also read a lot of Islamic literature. Even at this young age his favorite pastime was praying and studying Islam. According to the custom of the time, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (A.S.) was married at the very early age of 16 to his cousin. Even after his marriage, the Promised Messiah (A.S.) spent most of his time in seclusion where he prayed and meditated.

In compliance to his father's wishes the Promised Messiah (A.S.) took up his position as a reader in court, in 1864 at the age of 29. He worked at Sialkot for about 4 years. But his heart was never in his job. He spent all his spare time in worship and the study of religious books along with participating in debates with the Christian missionaries. The Promised Messiah (A.S.) would challenge Christian missionaries and prove them wrong.

The spiritual experiences of Hazrat Sahib (A.S.) started at a young age when he started having dreams. He met various saints and prophets, these prophets also included the Holy Prophet of Islam (S.A.W.). In the year 1875 at the age of forty, the Promised Messiah (A.S.) kept fast for over a period of 8-9 months. He gradually reduced his food to about half a piece of bread and increased his prayers and devotions. As a result God blessed him with great spiritual insight. He wrote more then 80 books, mostly in Urdu and some in Arabic. On March 1882 Hazrat sahib received a revelation from Allah that he was being appointed by Allah as a reformer of the current era (14th century) of Islam.

Around the year 1881, he started to receive revelations regarding his marriage and was married a second time on November 17, 1884. In January 1886 at the age of 51 he traveled to "Hoishiarpur" with the intention of spending some time alone. Near this town, he sought seclusion in a house for a period of 40 days and 40 nights. It was during this period that he was blessed with the glad tidings of a son to be born who would be named "Mahmood".

In April 1908 Hazrat Sahib (A.S.) traveled to Lahore. There, he made numerous speeches and wrote his last book titled "Paigham-e-Sulah". On May, 20, 1908 The Promised Messiah (A.S.) received his last revelation in Arabic, it was "Yes, it is the time of departure and death is near". Six days later, on May 26, 1908, the Promised Messiah (A.S.) passed away. He was buried in Bahistiee Maqbara in Qadian. ❖

Life's Lesson on The Value of Time

Imagine there is a bank that credits your account each morning with $86,400. It carries over no balance from day to day. Every evening deletes whatever part of the balance you failed to use during the day.

What would you do? Draw out every cent, of course!!!!

Each of us has such a bank. Its name is TIME. Every morning, it credits you with 86,400 seconds. Every night it writes off, as lost, whatever of this you have failed to invest to good purpose.

It carries over no balance. It allows no overdraft. Each day it opens a new account for you. Each night it burns the remains of the day. If you fail to use the day's deposits, the loss is yours. There is no going back. There is no drawing against the "tomorrow".

You must live in the present on today's deposits. Invest it so as to get from it the utmost in health, happiness, and success! The clock is running. Make the most of today!

Yesterday is history. Tomorrow is a mystery. Today is a gift.

That's why it's called the present!